www.naqshbandiaowaisiah.com

ماہنامہ
المرشد

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ

القرآن الکریم

ترجمہ

وہ فلاح پا گیا جس نے تزکیہ کر لیا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا پھر نماز کا پابند ہو گیا۔

اللہ رسول محمد

اپریل
2006ء

میلاد النبی ﷺ سے بعثت رحمت عالم ﷺ تک

www.naqshbandiaowaisiah.com

ماہنامہ المرشد

بانی: حضرت العلام مولانا اللہ یار خانؒ مجدد سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

سرپرست: حضرت مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

اپریل 2006ء صفر / ربیع الاول

جلد نمبر 27 | شمارہ نمبر 9

مدیر

چوہدری محمد اسلم

جوائنٹ ایڈیٹر: ضمیر حیدر

سرکولیشن منیجر: رانا جاوید احمد

کمپیوٹرائزڈ کمپوزنگ اینڈ لے آؤٹ

رانا شوکت حیات محمد ندیم اختر

قیمت فی شمارہ 25 روپے

LRL # 41

بدل اشتراک

پاکستان	250 روپے سالانہ
بھارت / سری لنکا / بنگلہ دیش	
مشرق وسطیٰ کے ممالک	100 ریال
برطانیہ۔ یورپ	36 اسٹرلنگ پاؤنڈ
امریکہ	60 امریکن ڈالر
فاریسٹ اور کینیڈا	60 امریکی ڈالر

فہرست

اداریہ	محمد اسلم	3
کلام شیخ	سیماب اویسی	4
یہ کیسی محبت ہے؟	امیر محمد اکرم اعوان	7
تصوف کے تقاضے	امیر محمد اکرم اعوان	17
اکرم التفاسیر	امیر محمد اکرم اعوان	31
سوال وجواب	امیر محمد اکرم اعوان	37
بعثتِ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم	امیر محمد اکرم اعوان	39
تو نے محبوب کا روپ دھارا نہیں	عبدالرزاق اویسی	47
گستاخانہ خاکے	ابوالاحمدین	49
برڈ فلو	آصف محمود	51
من الظلمت الی النور	عبیداللہ قادری	53

انتخاب جدید پریس۔ لاہور 042-6314365   ناشر۔ پروفیسر عبدالرزاق

رابطہ آفس = ماہنامہ المرشد، اے۔ ٹی۔ ایم بلڈنگ پل کویان، سمندری روڈ فیصل آباد فون 041-2668819

0301-6045981 موبائل   Web Site: WWW.alikhwan.org.pk   E-Mail:info@alikhwan.org.pk

سرکولیشن آفس = ماہنامہ المرشد اویسیہ سوسائٹی کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون 042-5182727

www.naqshbandiaowaisiah.com

"قرآن حکیم کو اس نیت سے پڑھو کہ میرا پروردگار مجھ سے باتیں کر رہا ہے"۔

اچھوتے انداز اور منفرد طرز تحریر کی حامل

تفسیر قرآن حکیم اسرار التنزیل سے اقتباس

گمراہی یا ثواب

جس طرح بعض اعمال کے نتیجے میں دل پر مہر ہو جاتی ہے کان اور آنکھیں حق سننے یا دیکھنے سے محروم ہو جاتی ہیں اور خصوصاً ایک حال میں کہ جب کوئی اپنی خواہشات کی پیروی کر کے اسے درست سمجھنا شروع کر دے اور احکام الٰہی اسے نامناسب یا دوسرے لفظوں میں غلط نظر آنے لگیں تو اس کی سزا یہ ہوتی ہے جو دنیا میں مل جاتی ہے اور آخرت کی تباہی اور دائمی جہنم کا سبب بنتی ہے صد افسوس کہ یہ مرض آج کل کے نام نہاد ترقی یافتہ طبقے میں پھیل رہا ہے اسی طرح ہر نیک عمل کا ثواب یہ ہے کہ دل میں ایک کیفیت ایک جذبہ پیدا ہوتا ہے جو مزید اطاعت الٰہی کی خواہش کہہ لیجئے اور مزید خلوص پیدا ہوتا ہے نیکی میں لذت محسوس ہوتی ہے اور گناہ سے نفرت بڑھتی ہے جو آخرت کے انعامات کا سبب بنتی ہے لہٰذا ہر آدمی کو اپنا ثواب ایک طرح سے جانچنا چاہیے۔ یہ تصور درست نہیں کہ اُدھاری مزدوری ہے عبادت کا سارا ثواب آخرت میں ملے گا یہ بات سمجھنے کی ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

اداریہ

دنیا بھر میں یوں تو سارا سال عظمتِ رسالت مآب ﷺ کے سلسلہ میں مختلف تقاریب اور محافل جاری رہتی ہیں مگر ماہِ ربیع الاول میں بالخصوص مسلمانانِ عالم نبی رحمت ﷺ سے عقیدت ومحبت کے اظہار کے لئے اپنے اپنے انداز میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں ابتداً سیرت کانفرنسیں منعقد ہوتیں' میلاد کے جلسے ہوتے' محافل نعت کا اہتمام کیا جاتا' درود وسلام سے فضائیں معطر ہوتیں مگر وقت کے ساتھ ساتھ عقیدت کے انداز بھی تبدیل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ آج ہم جلسے وجلوس سے گزر کر جشن تک آ پہنچے ہیں۔ ہر ایک کو اُس کا اندازِ عقیدت مبارک مگر سوال یہ ہے کہ گذشتہ ۵۸ سالوں سے یہ جتنا اہتمام کیا جا رہا ہے اس کے معاشرے پر کیا اثر مرتب ہو رہے ہیں اور عملی زندگی پر اس کا اثر کس قدر ہے؟

اس سوال پر غور کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ بحیثیت قوم ہم مسلسل پیچھے کی طرف جا رہے ہیں اور اسلامی فلاحی مملکت کا جو خواب دیکھا گیا تھا وہ ہنوز شرمندہ تعبیر ہونے سے قاصر ہے۔ ایسا کیوں ہے' وہ کون سی کوتاہی ہے جس کی بدولت حضور رسالت ﷺ سے اس قدر عقیدت ومحبت کے اظہار کے باوجود بھی ہم تمام شعبہ ہائے زندگی میں تباہی کا شکار ہیں۔

۲ سال قبل امیر المکرم مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہٗ نے دارالعرفان منارہ ضلع چکوال میں جلسہ بعثت رحمت ﷺ کا انعقاد فرما کر دنیا کو احساس دلایا کہ ہماری تنزلی اور تباہ حالی کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم میلادالنبی کی خوشیوں میں مگن ہو کر بعثتِ عالی کو یکسر فراموش کر بیٹھے ہیں۔ عامۃ المسلمین کے علاوہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی طرف سے بھی یہ سوال سننے میں آیا کہ ''بعثتِ عالی'' کا مفہوم کیا ہے۔

بعثت رحمت عالم ﷺ کا آسان سا مفہوم تو یہ ہے کہ دنیا کی تاریخ میں پہلی بار تمام روئے زمین پر قیامت تک کے لئے حضور ﷺ نبی اور رسول بن کر مبعوث ہوئے انسانیت خالق حقیقی سے آشنا ہوئی' مشتِ غبار کو براہ راست رب العالمین سے مخاطب ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور قیامت تک کسی نئے نبی اور رسول کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ مگر بعثت عالی کا ایک دوسرا پہلو جس کو بالعموم نظر انداز کر دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ آقا نامدار ﷺ جس وقت دنیا میں تشریف لائے اُس وقت دنیا پر جہالت کا راج اور ظلم کی حکومت تھی مخلوق خدا انسانی حقوق سے یکسر محروم تھی اور معاشی' معاشرتی' اخلاقی اور روحانی اعتبار سے انسانیت تباہی کے آخری درجے تک پہنچ چکی تھی' دنیا میں کسی آئین' قانون یا نظام کا سرے سے وجود ہی مٹ چکا تھا۔ معلم انسانیت ﷺ نے اس تباہ حال معاشرے اور جان گسل ماحول میں جلوہ افروز ہوئے اور مسلسل ۴۰ سال تک صدیوں سے انسانیت پر ٹوٹنے والے ناقابل بیان مظالم اور ناقابل برداشت بربریت کو مشاہدہ فرمایا اور پھر ۴۰ سال کے بعد ۲۳ سال کے مختصر ترین عرصہ میں انسانیت کے ہر دکھ کا مداوا اور ہر زخم کا علاج تحریر فرما دیا۔ ۲۳ سالہ حیات مبارکہ میں آپ ﷺ نے اپنے قول وفعل کے ذریعے ایک ایسا آئین' دستور اور نظام مرتب فرمایا جس سے نہ صرف یہ کہ انسانیت کو ہر طرح کے ظلم سے امان ملی بلکہ قیامت تک ہر شخص کے انسانی حقوق بھی محفوظ ہو گئے۔ اس مقدس مشن کے دوران نبی آخرالزمان ﷺ کو جو تکالیف برداشت کرنا پڑیں وہ بیان سے باہر ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی مقدس جماعت اس نظام کو لے کر عرب کے صحراء سے اٹھی اور روئے زمین سے ظلم وزیادتی کا نام ونشان مٹا کر دنیا کو گہوارہ امن ومحبت بنا دیا' تاریخ عالم گواہ ہے کہ غیر مسلم کو بھی انسانی حقوق اور عدل وانصاف اسلام کے زیرِ نگیں آ کر میسر ہوا۔ وقت کے ساتھ ساتھ ایمان ویقین میں کمزوری در آئی' بارگاہ اقدس ﷺ سے تعلق کمزور ہوا' من مانیوں کے دروازے کھلے' عقل وخرد نے کرشمہ سازیں دکھائیں اور وہ حیات آفریں آفاقی نظام بتدریج مٹتا چلا گیا۔

آج حالت زار یہ ہے کہ دنیا قبل از اسلام کے دور میں واپس جا چکی ہے۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک دنیا میں قتل وغارت گری کا بازار گرم ہے' امن وعدل ناپید ہے' جان ومال اور عزت آبرو کا تحفظ ختم ہو چکا ہے اور انسانیت تڑپتی' سسکتی اور بلبلاتی نظر آتی ہے بدقسمتی سے ۵۸ اسلامی ممالک میں بھی وہ دستور اور نظام نظر نہیں آتا جو انسانیت کے نجات دہندہ ﷺ نے مخلوق خدا کی بھلائی اور کامیابی کے لئے ۱۵۰۰ سال قبل عطا فرمایا تھا۔ بدبختی اور جہالت کی انتہا یہ ہے کہ آج اُمت مسلمہ کی سیاسی قیادت کو وہ نظام ناقابل عمل نظر آتا ہے اور بزعم خود دانشوری کے دعوے دار سرِعام اس مقدس اور متوازن نظام پر تنقید کرتے نظر آتے ہیں۔ اس پس منظر میں آج خود کو تلاش کرنا ہوگا کہ ہم کہاں ہیں اور ولادت باسعادت کی خوشیوں کے ساتھ ساتھ پورے خلوص سے بعثت رحمت عالم ﷺ پر از سر نو غور کر کے اس حیات آفریں نظام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی سعی کرنا ہوگی جس میں انسانیت کی بہتری' بھلائی اور کامیابی کا راز مضمر ہے ورنہ صرف اپنی ہی نہیں اہل مغرب کی تباہی کے ذمہ دار بھی ہم ہی کہلائیں گے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

کلامِ شیخ

سیماب اویسی

امیر محمد اکرم اعوان' سیماب اویسی کے قلمی نام سے شاعری کرتے ہیں۔ آپ کے کلام کے مندرجہ ذیل مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

گردِ سفر — نشانِ منزل

کونسی ایسی بات ہوئی ہے — سوچ سمندر

متاعِ فقیر — آس جزیرہ — دیدہ تر

آپ کی شاعری کیا ہے؟

فرماتے ہیں۔

"میری شاعری میری کیفیات اور میرے جذبات کے اظہار کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ اشعار کیسے ہیں؟ ان کا معیار کیا ہے بلکہ یوں کہیے کہ یہ اشعار ہیں یا نہیں' اس کی مجھے خبر نہیں' اس لئے کہ میں نے یہ فن سیکھا ہے اور نہ اس کے اسرار و رموز۔ میں نے بہت سکھایا کم' سب کچھ محض اپنے عظیم شیخ کی توجہ اور نگاہ کا حاصل ہے۔

اگر ان اشعار میں واقعی کوئی کمال نظر آئے تو یہ اللہ کی عطا اور شیخ المکرّم کا فیضِ نظر ہے اور اس کے سارے سقم کی ذمہ داری میری کمزوریوں کا نتیجہ ہے۔

اللہ کرے میں جو چاہتا ہوں وہ کہہ سکا ہوں اور جو کہہ گیا ہوں وہ کسی کی سمجھ میں آسکے تو میں نے اپنا مقصد حاصل کر لیا کہ بندہ صرف بات پہنچا سکتا ہے باقی سب توفیقیں اللہ کو ہیں۔"

ایک جھلک

اثاثہ ہے مومن کا الفت نبیؐ کی
چلو نعت اک آج لکھیں نئی سی
محمدؐ کی عظمت کا جھنڈا اٹھاؤ
کوئی نعت خوں سے بھی لکھ کر دکھاؤ
کٹھن ہم پہ کتنی گھڑی آگئی ہے
مسلماں کے خوں کی ندی بہہ رہی ہے
زمانہ نئی چال چلنے لگا ہے
کہ یہ اژدھا زہر اگلنے لگا ہے
چلا ہے یہ مسلم کو مغلوب کرنے
چلا دین حق کو ہے مرعوب کرنے
ابوبکرؓ سا عزم پھر لے کے اٹھو
شجاعت کو فاروقؓ سے لے کے اٹھو
تم عثمانؓ وحیدرؓ سا جذبہ دکھاؤ
صحابہ کی سنت کو پھر لے کے آؤ
اٹھو ظالموں پر تو بجلی گرا دو
ہے اسلام زندہ یہ سب کو بتا دو
بتا دو کہ تم دین حق کے امیں ہو
شہیدانِ حق کے تمہیں جانشیں ہو
یہ باطل کی شوکت مٹا دے جہاں سے
بڑھے روشنی پھر تمہاری اذاں سے
گرے سر جو کٹ کر زمانہ کہے یہ
میں پہچانتا ہوں کہ سیماب ہے یہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

اقوالِ شیخ

☆......حضور اکرم ﷺ کسی فرد کے خلاف تشریف نہیں لائے۔ کسی قوم کے خلاف تشریف نہیں لائے' افراد کیلئے تشریف لائے' اقوام عالم کیلئے تشریف لائے' سب کو بچانے کیلئے تشریف لائے' اور ساری انسانیت کیلئے آپ ﷺ رسول ہیں۔ آپ جہالت کے خلاف تشریف لائے۔

☆......گناہ تاریکی سے ہوتا ہے اور گناہ سے دل پر تاریکی آتی بھی ہے' انسان جب ظلم کرتا ہے اس کا اپنا دل تو سیاہ ہوتا ہی ہے فضا میں بھی سیاہی پھیلتی ہے۔

☆......اگر کسی نے دینوی علم نہیں پڑھا دین پڑھا ہے تو اس کے پاس آدھا علم ہے۔ کسی نے صرف دنیا پڑھی ہے دین نہیں پڑا' تو ایک آدھا اس کے پاس ہے۔

☆......آج ماڈرن ٹیکنالوجی میں یا جدید تحقیق میں کہا جاتا ہے کہ مسلمان سب سے پیچھے ہیں اور یہ بالکل غلط کہا جاتا ہے مسلمان خواہ برائے نام بھی ہو دماغی صلاحیتیں اس میں کافر سے کئی گناہ زیادہ ہوتی ہیں۔ مسلمان حکومتیں پیچھے ہیں مسلمان پیچھے نہیں ہیں۔

☆......میلاد النبی ﷺ منانے کا صحیح اسلوب یہ ہے کہ اپنی ذات کو سامنے رکھ کر تجزیہ کرو۔ تم کتنے محمد عربیؐ کے ساتھ ہو اور کتنے محروم ہو۔ تمہاری سوچیں کتنی آپ کی غلامی میں ہیں اور کتنی آپ سے دور ہیں۔ ہمارے دل کتنے آپ کی غلامی میں ہیں اور کتنے آپ کی درگاہ سے دور ہیں۔

☆......کسی بھی ملک میں وہی سکہ چلتا ہے جس پر اس ملک کی حکومت کی مہر ہو باقی نہیں چلتا۔ یہ ہمارا کردار' ہمارے اعمال جو ہیں یہ سکہ ہے میدان حشر کا' یہ دولت ہے آخرت کی' یہ سرمایہ ہے قبر کا' برزخ کا' ہمیں یہ دیکھ لینا چاہئے کہ کس کس کام پر محمد رسول اللہ ﷺ کی مہر ہے۔

☆......بعثت عالی کے بعد کوئی دوسری ہستی نہیں ہے کہ جس کی طرف دیکھا جائے۔ کوئی ہے تو صرف اس لئے ہے کہ وہ ہمیں حضور کی بارگاہ تک لے جائے۔ اس بارگاہ سے آشنا ہو۔ آپ کا حکم ہم تک پہنچا دے۔ آپ کی بات ہمیں سنا دے ورنہ کوئی در وا نہیں ہے سوائے درِ محمد مصطفیٰ ﷺ کے۔

☆......اللہ کریم جس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں یا جس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں اسے گناہوں سے نفرت ہو جاتی ہے اور نیکی سے رغبت ہو جاتی ہے اُسکی زندگی بدل جاتی ہے وہ بھلائی کی طرف چل پڑتا ہے اور بُرائی سے اجتناب کرتا ہے اور اگر خدانخواستہ بتقاضائے بشری کہیں کوئی غلطی ہو جائے تو اس پر پہروں روتا ہے۔

☆......زندگی کے سارے وسائل مسلمانوں کے پاس ہیں اور مسلمان کافروں کی خیرات پہ گزارا کر رہے ہیں اُن وسائل پہ غیر ملکی کمپنیاں قابض ہیں اور جو ان سے بچتا ہے وہ بطور خیرات مسلمانوں کو دے رہے ہیں۔

☆......قانون فطرت ہے کہ جب تک کوئی قوم اپنے آپ میں تبدیلی نہیں لاتی' اپنے آپ کو تبدیل نہیں کرتی اللہ کریم اسکے حالات تبدیل نہیں فرماتا۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

تیسرا سالانہ

جلسہ

بعثتِ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم

9 اپریل 2006ء بروز اتوار

بمقام

دار العرفان منارہ، ضلع چکوال

خصوصی خطاب

امیر المکرم مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ

نامور مذہبی سکالرز،

علماء کرام اور اہل فکر و دانش خطاب فرمائیں گے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر احتجاج

یہ کیسی محبت ہے؟

اسمبلی سے ایک مولانا سالانہ نو لاکھ کی دوا لے رہے ہیں۔

یہ کوئی محبت رسول نہیں ہے' یہ کوئی محبت دین نہیں ہے' بلکہ یہ انتہائی بھونڈا طریقہ ہے کہ دنیا کے کام نکلوانے کیلئے دین کا اور محبت رسالت پناہی کا حوالہ دیکر اپنا مقصد حاصل کر لینا اس لئے ہم نے کسی جلوس میں شرکت کی ہے نہ ساتھیوں سے کہا ہے کہ کہیں جلوس میں شریک ہوں کیونکہ یہ طریقہ ہی غلط ہے۔

اُمید رکھتا ہوں کہ علما حضرات مجھ سے خفا نہیں ہوں گے' میں اُن سے محبت رکھتا ہوں اُن کی قدر کرتا ہوں اُن کی عزت کرتا ہوں لیکن بارگاہ رسالت میں کسی کی خاطر جھوٹ نہیں بولا جا سکتا' بات سچی کرنی پڑے گی۔ خواہ اس کی زد میری اپنی ذات پر آئے خواہ دوسرے افراد پر آئے۔ بات کھری ہوگی بات سچی ہوگی۔ اللہ توفیق دے ہمارے دینی قائدین اگر اللہ پاک انہیں قبول فرمائے یہ سیدھے ہو جائیں تو ملک کو تو سیدھا ہوتے دیر ہی نہیں لگتی' مسئلہ تو یہاں پھنسا ہوا ہے!

5 مارچ 2006ء کو ماہانہ اجتماع کے موقع پر دار العرفان منارہ میں

امیر المکرم مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ العالی کا فکر انگیز خطاب

الحمدللہ رب العلمین.

والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد والہٖ واصحابہ اجمعین

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین ر ء وف رحیم.

اللھم سبحنک لا علملنا الاما علمتنا انک انت العلیم الحکیم.

مولایَ صل وسلم دائماً ابدا

علی حبیبکَ من زانت بہ العُصُروا

دنیائے رنگ و بو میں ہر وقت کچھ نہ کچھ بنتا ہے' کچھ نہ کچھ مٹتا ہے۔ کارگاہِ حیات کا یہ نظام ہے اور "ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں" تبدیلی کا عمل جو ہے یہ مسلسل چل رہا ہے۔

اس کائنات بسیط کو اللہ کریم نے فضول پیدا نہیں فرمایا اس کی تخلیق کا یقیناً مقصد ہے اور انسانیت کو اشرف المخلوقات بنا کر یہ ساری کائنات اُس کے آگے بچھا دی...... وخلق لکم مافی الارض جمیعاً۔ روئے زمین پر جو کچھ ہے وہ تمہاری ضرورت اور خدمت کے لئے پیدا فرما دیا۔ اسی طرح مختلف آیات میں چاند' سورج' ستارے...... ساری کائنات کی توجہ کا مرکز "بنی آدم" ہے۔ بنی آدم کی تخلیق "معرفتِ الٰہی" کے لئے ہے' اللہ کی

www.naqshbandiaowaisiah.com

عظمت سے آشنا ہونے کے لئے اللہ کی ذات کو پہچاننے کے لئے ہے اور اللہ کی پہچان کرانے کے لئے اللہ کریم نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سلسلہ جاری فرمایا اور ہر نبی نے معرفتِ الٰہی کی طرف دعوت دی تا آنکہ آقا نامدار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے اور اس شان کے ساتھ مبعوث ہوئے کہ کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہ رہی۔ ہمیشہ کے لئے' تمام زمانوں کے لئے نبی رحمت بن کر تشریف لائے اور انسانیت کا درد لے کر مبعوث ہوئے' تمام نوعِ انسانی کو حق کی طرف دعوت دی' تمام نسل انسانی کے لئے بابِ رحمت کو وا رکھا' ارشاد باری ہے...... عزیز علیہ ماعنتم کہ نبی انسان کو' نوعِ انسانی کو' بنی آدم کو جہاں بھی ٹھوکر لگتی ہے اُس ٹھوکر کا دکھ محسوس فرماتے ہیں آقا نامدار ﷺ۔ زمانہ اقدس میں بھی مخالفت رہی اور حضور اکرم ﷺ کو ایذائیں بھی پہنچائی گئیں' بہتان بھی لگائے گئے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے یہ لوگوں کا اپنا ایک مزاج بن جاتا ہے جب راندہ درگاہ ہوتے ہیں تو بنیاد یہ ہوتی ہے کہ وہ نیکی کے خلاف زبانی بھی اور عملی بھی برائی کو رواج دیتے ہیں' شرم وحیاء کے خلاف بے حیائی کو رواج دیتے ہیں' یہ اُن کی بدنصیبی ہے اور بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچاتے ہیں کہ پھر اللہ کی کتاب' اللہ کے رسول ﷺ کی ذات گرامی کو نشانہ بناتے ہیں' تو اس سے نہ کوئی اللہ کریم کا نقصان ہوتا ہے اور نہ عظمت نبوت متاثر ہوتی ہے بلکہ ایسا کرنے والا اپنے لئے دوزخ کے اسفل السافلین میں جگہ بناتا چلا جارہا ہوتا ہے اور اپنے گناہوں میں اضافہ کرتا چلا جارہا ہوتا ہے ایسے لوگوں کی دنیا بھی تاریک ہوتی ہے اور آخرت بھی۔ آج کل جو ہنگامے ہورہے ہیں اور جس وقت سے ہم گزر رہے ہیں اور ملک عزیز میں جو کچھ ہورہا ہے یہ شائد اکثریت نے ایسے محسوس کر لیا ہے کہ "اب ہی ہوا ہے" یہ اب ہی نہیں ہوا یہ ہمیشہ سے ہوتا آرہا ہے لیکن عہدِ نبوی میں ہوا' جاہ نثارانِ نبوت نے اُس کا جواب دیا۔ کعب بن اشرف یہودی نے توہین آمیز کلمات کہے اور مسلسل کہنے شروع کئے' یہود کے ایک قبیلے کا سردار تھا اور بڑے محفوظ قلعے میں رہتا تھا لیکن جاں نثارانِ نبوت نے وہیں اُسے واصل جہنم کر دیا تو اس کا بڑا سادہ سا جواب ہے جو عہدِ رسالت میں ملتا ہے کہ جس کسی نے ذات گرامی رسول اللہ ﷺ پر بہتان طرازی کی یا اُس نے جو کہا اُسے تسلسل دیا اور کرتا چلا گیا تو اس کی زندگی ختم کر دی گئی' اُس کی زندگی کا چراغ گل کر دیا گیا۔

بعد میں آنے والے زمانوں میں بھی یہ ہوتا چلا آیا اور یہاں کی تاریخ میں موجود ہے کہ لاہور کے ایک ہندو نے شانِ اقدس میں ایک گستاخانہ کتابچہ شائع کیا اور اُسے ایک عام مسلمان نے جو بظاہر نہ ملاں تھا نہ مولوی' اُس کے داڑھی بھی نہ تھی' وہ شائد پکا نمازی بھی تھا یا نہیں لیکن مسلمان تھا اور اُسے اپنے نبی سے عشق تھا اُس نے اُسے واصل جہنم کر دیا اور یہ عجیب واقعہ تھا کہ بڑے بڑے مسلمان وکلا نے جمع ہو کر اُسکا مقدمہ لڑا اور سب نے اُسے مشورہ دیا کہ "تم انکار کر دو کہ میں نے یہ قتل نہیں کیا" تو تمہارے مقدمہ میں اتنی جان نہیں ہے کہ تم خود اگر قبول نہ کرو تو ایسی جاندار شہادتیں نہیں ہیں کہ آپ کو سزا ہو حکومت انگریز کی تھی۔ لیکن اُسنے کہا "نہیں' میں نے ایک نیکی کی ہے' میں اس نیکی کا انکار کیسے کر دوں' میں نے قتل کیا ہی جان دینے کے لئے ہے میں جان بچانے کے لئے جس بات کا مجھے اللہ سے اجر ملنا ہے میں اُس بات کا ہی انکار کر دوں کہ یہ کام میں نے نہیں کیا تو پھر مجھے اجر کون دے گا' فردِ قیامت اللہ کریم فرمائیں کہ تم تو کہتے تھے میں نے نہیں کیا پھر کیا لینے آئے ہو......

چنانچہ انہیں پھانسی کی سزا ہوئی' شہید ہوئے' یہ میرے خیال میں انگریزی دور سے لے کر آج تک ان گذشتہ ۲۰۰ سالوں میں بھی متعدد

www.naqshbandiaowaisiah.com

واقعات ہمیں ملتے ہیں صرف ایک کا میں نے حوالہ دیا لیکن متعدد ملتے ہیں۔ لیکن یہ سب کیوں ہوتا ہے؟

عہد رسالت پناہی میں ہوا' محبتوں کے عروج کا زمانہ تھا' جس نے زبان کھولی اُس کی زبان کٹ گئی' بعد میں یہ آج تک ہوتا آیا اور جب کسی نے زبان کھولی تو کوئی جلوس نہیں ہوئے تھے' کوئی جلسے نہیں ہوئے تھے' کوئی شور نہیں مچا تھا' تاریخ میں یہ نہیں ملتا کہ کہیں شعور مچا ہو یا کہیں جلوس نکلے ہوں یا جلسے ہوئے ہوں' ایسا نہیں ہوتا' اب چونکہ ہم اُس درجے پر چلے گئے ہیں کہ ہم میں وہ جرات ایمانی نہیں رہی' نہ ہمارا وہ رشتہ رہا' نہ وہ تعلق رہا تو اب ہم نے جلسے اور جلوسوں پر کفایت کر لی اور پھر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر مغرب کا کوئی ملک یا مغرب کا کوئی اخبار یہ گستاخی کرتا ہے تو بسیں اور دوکانیں یہاں مسلمانوں کی جلا دی جاتی ہیں یہ کونسی محبت ہے؟ اس میں اہل مغرب کا کیا بگڑا؟ یہاں کتنا نقصان ہوا' کتنی جانیں ضائع ہوئیں' کتنے لوگ مارے گئے' کتنے گھر اُجڑے' کتنے غریب لوگ تھے جنہوں نے اُدھار پہ' قسطوں پہ گاڑیاں لے رکھی تھیں وہ جلا دی گئیں' کتنے لوگوں کی کاریں توڑ دی گئیں' کتنی دوکانیں لوٹ لی گئیں۔ کمال ہے!

کیا ہم اپنا وعدہ ایفا کر رہے ہیں؟ کیا ہماری معیشت اسلامی ہے؟ کیا ہمارا کردار اسلامی ہے؟ کیا ہماری سوچیں اسلامی ہیں؟ کیا جو کچھ ہم سوچتے ہیں وہ شرعی حدود کے اندر ہے؟ ایک کافر نے گستاخی کا ارتکاب کیا تو ہم اتنے سیخ پا ہوتے ہیں' کلمہ پڑھنے کے بعد جو گستاخیاں ہم کرتے ہیں ان کا نتیجہ کیا ہوگا؟

جرم کس نے کیا سزا کس کو مل رہی ہے۔ یہ کونسی محبت ہے' اس کا کیا تقاضا ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ کلمہ پڑھنے کے بعد' ایک آدمی سرے سے کلمے سے انکار کرتا ہے تو اس پہ کچھ فرض نہیں ہے اُسے کلمے کا قائل کرنے کی کوشش یا محنت کی جائے' ایک ہی بات پہ اُس کے ساتھ اصرار رہے گا کہ اللہ اُسے توفیق دے تو پیار سے' محبت سے' زبان سے' عمل سے' تعلیم سے' تقریر سے اُسے قائل کرنے کی کوشش کی جائے کہ اُس کے نصیب میں ہو تو وہ مسلمان ہو جائے' کافر کے لئے دعا بھی کی جاسکتی ہے کہ اللہ اسے ایمان دے جب تک وہ مر نہیں جاتا اور کچھ بھی اُس پہ فرض نہیں ہے۔ یہ کلمہ اسلام ایک ایسی چیز ہے کہ جو آدمی کے اپنے سارے اختیارات ختم کر لیتا ہے' بندے کے پلے کچھ نہیں بچتا' الوہیت کی ساری عظمتیں اللہ کے لئے ہو جاتی ہیں' اُس کی اپنی بڑائی' اُس کی اپنی رائے' اُس کی اپنی ذات' پسند یہ ختم ہو جاتی ہے کہ میں بہت بڑا ہوں' میں اتنا بڑا حاکم ہوں' میں اتنا بڑا زمیندار ہوں' میں اتنا بڑا سیٹھ ہوں' میں اتنا بڑا عالم ہوں یہ ساری باتیں ختم ہو جاتی ہیں اور ساری برائیاں اللہ کے لئے رہ جاتی ہیں اور کس طرح سے زندگی بسر کرنی ہے' کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا' اس میں بھی اس کی رائے ختم ہو جاتی ہے' وہ سارا اختیار چلا جاتا ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس!

سوچنا یہ چاہئے کہ مجھ سمیت ہم سب نے عظمت کی ساری باتیں اللہ کے سپرد کر دیں' زندگی کے سارے کام کیسے کرنے ہیں' کون سے کرنے ہیں اور کون سے نہیں کرنے یہ سارا کچھ محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ یہ ایک وعدہ ہے لا الٰہ اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کہ میں

www.naqshbandiaowaisiah.com

اب سے جب سے مجھے کلمہ نصیب ہوا تا دم آخر اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ الوہیت صرف اللہ کے لئے ہے اور کیا کرنا ہے' کب کرنا ہے' کیسے کرنا ہے یہ اختیار محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس ہے' کچھ سمجھ آ ئے اطاعت کروں گا' نہ سمجھ آ ئے تب بھی اطاعت کروں گا' میری سمجھ میں بات آئے مانوں گا' میری سمجھ میں بات نہ آئے مانوں گا' کیا ہم اپنا وعدہ ایفا کر رہے ہیں؟ کیا ہماری معیشت اسلامی ہے؟ کیا ہمارا کردار اسلامی ہے؟ کیا ہماری سوچیں اسلامی ہیں؟ کیا جو کچھ ہم سوچتے ہیں وہ شرعی حدود کے اندر ہے؟ ایک کافر نے گستاخی کا ارتکاب کیا تو ہم اتنے سیخ پا ہوتے ہیں' کلمہ پڑھنے کے بعد جو گستاخیاں ہم کرتے ہیں ان کا نتیجہ کیا ہوگا؟

کسی نے خط لکھا شائد یا کوئی صاحب ملے مجھے کہا کہ "میرے لئے دعا کریں میں نماز پڑھوں" میں نے کہا "میری دعا سے آپ کیوں پڑھو گے' اللہ نے حکم دیا پڑھو' آپ نہیں پڑھتے' نبی کریم ﷺ نے پڑھی بھی اور پڑھنے کا حکم بھی دیا' آپ نہیں پڑھتے تو میں کس باغ کی مولی ہوں کہ میرے کہنے سے آپ پڑھنے لگ جاؤ گے یعنی اللہ کریم کی بات اگر آپ پر اثر نہیں کر رہی' نبی کریم ﷺ کے ارشادات پر آپ عمل نہیں کر رہے تو میں کس کھیت کی مولی ہوں کہ میں کہوں گا تو آپ نماز پڑھنے لگ جائیں گے۔"

جب ہم احکام الٰہی کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں تو کیا اسے آپ گستاخی نہیں سمجھتے؟ جب ہم حضور ﷺ کی سُنتوں کو پامال کرتے ہیں' چھوڑ دیتے ہیں' ترک کر دیتے ہیں' اُس کے خلاف چلے جاتے ہیں تو کیا یہ گستاخی نہیں ہے؟ ایک گستاخی کافر کرتا ہے تو وہ کافر ہے اور ایک

اصول کے اختلاف پر آئیں تو گنے چنے فرقے رہ جاتے ہیں اور فروعات کو اہمیت دیں تو پھر ہر گھر میں ایک نیا فرقہ بن جاتا ہے۔

گستاخی مومن کرتا ہے جو دعویٰ ایمان رکھتا ہے تو زیادہ مجرم کون ہے؟ تو پھر اپنے خلاف جلوس نکالو' اپنے لئے ملامت کے نعرے لگاؤ اور جب ہم نے کلمہ پڑھنے کے بعد اطاعت چھوڑ دی تو کافر کو بھی جسارت ہوئی کہ ان میں تو جان باقی نہیں ہے' یہ تو ایک قوم ایک قبیلہ بن گئے ہیں کہ ان کا نام مسلمان ہے' ان میں "رہ گئی رسم اذان روح بلالی نہ رہی"' یہ گنتی کے مسلمان ہیں' مردم شماری میں مسلمان ہیں ورنہ وہ بات نہیں ہے' یہ اپنے کام میں حلال حرام کی پرواہ نہیں کرتے' جو شخص حرام کھانے سے نہیں ڈرتا اُس سے کس نیکی کی توقع کی جاسکتی ہے' کس خیر کی توقع کی جاسکتی ہے! تو پھر میری ذاتی رائے میں یہ جلسے اور جلوس اگر اصلاح کا پہلو ہیں تو ہمیں اپنے آپ کے خلاف جلسے جلوس نکالنے چاہئیں اور یہ دوسری بات کم از کم میری سمجھ میں نہیں آئی کہ یورپ کے کسی اخبار نے گستاخی کی ہے تو پرویز مشرف کی حکومت ختم کر دینا چاہئے مجھے کوئی پرویز مشرف سے اتفاق نہیں ہے لیکن یہ اتنا لمبا چکر کاٹنے کی ضرورت کیا ہے اگر حکومت ٹھیک طریقے سے نہیں چل رہی تو سیدھا حکومت سے بات کرو کہ یا ٹھیک ہو جاؤ یا اسے ختم کیا جائے اس میں اتنا لمبا چکر کاٹنے کی ضرورت کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے یہ سارا دکھ درد ہمیں حضور کی محبت میں نہیں ہے بلکہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہم کسی حوالے سے حکومت ختم کرنا چاہتے ہیں یا خود لینا چاہتے ہیں۔ تو اپنے کسی دنیوی مقصد کے لئے عظمت رسالت کو ذریعہ بنانا کیا یہ بجائے خود ایک گستاخی نہیں ہے؟ کیا یہ گستاخی نہیں ہے کہ ہم اپنا مقصد نکالنے کے لئے یا اپنے سیاسی مقاصد کے لئے عظمتِ رسالت کو ہدف بنائیں اور وہ بہانہ بنا کرلے آئیں۔ میرے خیال میں تو ہمیں اپنے دعوے اسلام پر نظر ثانی کرنا چاہئے' اپنے کردار پہ نظر ثانی کرنی چاہئے اور اگر ہم بحیثیت مسلمان ہر کام میں حضور اکرم ﷺ کی نافرمانی کرتے ہیں تو کافر سے کون شکوہ کرے گا' کافر کو بھی تب ہی جرات ہوتی ہے کہ 58 کے قریب اسلامی ریاستیں ہیں اگر اتنی ریاستیں عظمت رسالت کے تحفظ پر متفق ہو جائیں تو کون گستاخی کی جرات کرسکتا ہے؟ اگر یہ ساری ریاستیں خود اپنا نظام' اپنی زندگی' اپنا کاروبار حکومت ہی حضور کی پسند کے خلاف چلا رہے ہیں تو کوئی کافر اگر بھونکتا ہے تو کتا تو بھونکے گا ہی!

وہ جو ایک محاورہ ہے نا کہ کتا بندے کو کاٹ لے تو خبر نہیں بنتی کہ کتے کا کام ہے کاٹنا اگر بندہ کتے کو کاٹے تو خبر بنتی ہے کہ یہ عجیب بات ہوئی ہے بندے نے کتے کو کاٹ کھایا۔ وہی مسئلہ یہاں ہے کافر گستاخی کرتا ہے تو وہ اتنی اہم نہیں ہے جتنی کلمہ گو گستاخی کرتا ہے آپ اس پر توجہ کیوں نہیں دیتے' آپ کو اس کا دکھ کیوں نہیں ہوتا کہ مجھ سے دامانِ رحمت کیوں چھوٹ رہا ہے اور اگر مسلمانانِ عالم اس بات پر آ جائیں تو یہ سارے جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔

یہ سارے فرقے کس بات کے ہیں؟

ہر کوئی اپنی منوانا چاہتا ہے۔ کسی بات پر اختلاف ہے تو اللہ کی طرف رجوع کرو' بارگاہِ رسالت میں آ جاؤ۔ ایک مرکز ہے تمہارے پاس

جس طرح جہاد کیلئے اسلحہ کی ضرورت ہوتی ہے' جس طرح جہاد کیلئے صحت کی ضرورت ہوتی ہے اُسی طرح نیت اور ارادے کی ضرورت بھی ہوتی ہے اور نیت ہو تو اُس کی تیاری کیلئے اپنے آپ کو اطاعت کے سانچے میں ڈھالا بھی جاتا ہے۔ جو خود ہی عملی زندگی میں حضور کی مخالفت کر رہے ہیں وہ حضور کے دین کیلئے جہاد کیا کریں گے؟

اختلاف ختم ہو جائیں گے۔ عجیب بات ہے کہ اختلاف اصول میں ہو تو وہ اختلاف ہوتا ہے' فروعات کا اختلاف' نام کا اور لغت کا اختلاف ہوتا ہے عملاً وہ اختلاف نہیں ہوتا مثلاً نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپؐ نے نماز میں "رفع یدین" فرمایا۔ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپؐ نے نماز میں ایک ہی دفعہ رفع یدین فرمایا پھر نہیں فرمایا۔ یہ دونوں باتیں ثابت ہیں' اب ایک مسلمان ہر تکبیر پر رفع یدین کرتا ہے تو حضور کی ایک ادا کی پیروی کر رہا ہے ایک دوسرا صرف پہلی تکبیر پہ رفع یدین کرتا ہے تو حضورؐ ہی کی ایک دوسری ادا کی پیروی کر رہا ہے یہ اختلاف تو نہیں ہے! اختلاف تو تب تھا کہ کوئی انکار کر دیتا کہ نماز سے پہلے تکبیر ہے ہی نہیں' اللہ اکبر نہیں کہا حضور نے یہ تو اختلاف ہو گیا جب اس پہ سارے متفق ہیں کہ حضورؐ نے سورۃ فاتحہ کے بعد "آمین" فرمایا اب بلند سے بھی ثابت ہے اور خاموشی سے بھی ثابت ہے' کچھ بلند آواز میں کہہ دیتے ہیں وہ ایک ادا کی پیروی کر رہے ہوتے ہیں کچھ خاموشی سے کہتے ہیں وہ دوسری ادا کی پیروی کر لیتے ہیں' فقہا میں جو اختلاف ہے وہ ترجیح کا ہے یہ سمجھ

www.naqshbandiaowaisiah.com

لیجئے! آئمہ اربعہ میں جو اختلاف ہے یہ ترجیح کا ہے یعنی جو بات میں کہہ رہا ہوں اس پر حضورؐ نے آخر میں عمل فرمایا اور یہ سب سے زیادہ بہتر ہے۔ انکار ایک دوسرے کا آئمہ اربعہ نہیں کرتے' اصول میں اختلاف نہیں کرتے' فروعات اور تشریحات میں بھی اختلاف نہیں ہے' کسی نے ایک ادا اختیار کرلی' کسی نے دوسری اختیار کرلی اور اس طرح حضور اکرم ﷺ کی تمام اداؤں پر عمل ہو گیا یہ تو کوئی لڑنے کی بات نہیں ہے۔ اب اصول کی بات ہے' کسی کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ پر اختلاف ہے تو یہ اصول کا اختلاف ہے' کوئی نئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ اصول کا اختلاف ہے۔ تو جب اصول کے اختلاف پر آئیں تو گنے چنے فرقے رہ جاتے ہیں اور فروعات کو اہمیت دیں تو پھر ہر گھر ایک نیا فرقہ بن جاتا ہے۔ تو یہ کیوں روز ایک نیا فرقہ بنتا ہے؟ اس لئے کہ لوگ اپنی پسند پہ عمل کرتے ہیں اور مرکز سے محروم ہو جاتے ہیں۔ بارگاہ الوہیت میں آؤ۔ بارگاہ رسالت میں آؤ' اپنی پسند چھوڑ دو' حضور کی پسند اپنالو اختلاف ختم ہو جائے گا۔

تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ کسی کو حکومت وقت کو ہٹانا ہے تو وہ سیدھا سیدھا میدان میں اُترے اور حکومت کو للکارے کہ تم غلط کر رہے ہو ہم تمہیں نہیں مانتے' ہم تمہارے خلاف میدان میں نکل رہے ہیں یہ تمہارا نظام ختم کر دیں گے یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ آڑ تو لیں عظمتِ رسالت کی اور اُسے لے جائیں حکومت کے خاتمے کی طرف تو جو کچھ یہ ہو رہا ہے کم از کم میں اسے صحیح نہیں سمجھتا' یہ طریقہ کار نہیں ہے اور آپ اس میں Participate نہ کریں یہ درست نہیں ہے' یہ جائز نہیں ہے۔ اُس ایک آدمی کو دیکھ لیجئے جس نے ہندو کو اس لئے قتل کر دیا کہ وہ توہینِ

> **غریبوں کی بستیں جلانے' غریبوں کی دکانیں لوٹنے اور شہری نظام درہم برہم کر دینے سے کچھ نہیں ہوگا' یہ سارا کچھ شرعاً جائز نہیں ہے' اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ حکومت سے کسی کو اختلاف ہے تو ضرور اپنے اختلاف کا اظہار کرے لیکن یہ کیسا اختلاف ہے کہ جو لیڈر اختلاف کے لئے آگے لگے ہوئے ہیں وہ کھاتے وہیں سے ہیں اور اختلاف بھی کرتے ہیں یہ کونسا اختلاف ہے؟**

رسالت کا مرتکب ہوا تھا تو جان بچانے کے لئے بھی اُس نے مجسٹریٹ کے سامنے یہ کہنے سے انکار کر دیا کہ میں نے اسے قتل نہیں کیا۔ اُس نے کہا میں کیوں انکار کروں' میں نے قتل کیا ہے اس نے میرے نبی کی بارگاہ میں گستاخی کی تھی میں نے اسے قتل کر دیا' بات ختم' میں نے ٹھیک کیا ہے۔ اسلام کی حکومت ہوتی تو مجھے انعام ملتا' حکومت کافر کی ہے' انگریز کی ہے وہ مجھے سزا دے دے' انعام ملے یا سزا ملے میں حاضر ہوں۔ یہ تو ہوئی نا بات' اب یہ منطق میری سمجھ میں نہیں آتی کہ یورپ کے اخبار نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے اس لئے موجودہ حکومت کو ہٹا دیا جائے۔ یہ کس طرح دلیل بنتی ہے' کچھ آپ کی سمجھ میں آتی ہے؟ بھائی اگر حکومت ٹھیک نہیں ہے تو یہ ایک دن میں تو بگڑ نہیں گئی۔ روز اول سے ٹھیک نہیں ہے آپ اس کا مقابلہ کریں۔ حکومت کے پاس سے تو آپ وظیفے لے رہے ہیں' لاکھوں روپے ماہانہ لے رہے ہیں' اسمبلیوں میں بیٹھے ہیں' سینٹ میں بیٹھے ہیں' آدھے ملک پر حکومت کر رہے ہیں' آدھی حکومت تو ہے آپ کی' اب آدھی حکومت کو ہٹانے کے لئے آپ اتنا لمبا چکر کیوں

www.naqshbandiaowaisiah.com

کاٹ رہے ہیں؟ اور اگر واقعی یہ متحدہ مجلس عمل یا متحدہ اپوزیشن حکومت کو گرانا چاہتی ہے تو انہیں تو جلوس کی ضرورت ہی نہیں ہے' اسمبلیوں میں چار پانچ سیٹیں حکومت کے پاس زیادہ ہیں باقی ساری ان کے پاس ہیں یہ استعفے دے دیں حکومت دھڑام سے گر جائے گی' اسمبلیاں ٹوٹ جائیں گی' حکومت قائم رہ ہی نہیں سکتی'' بائی الیکشن'' ہوتے ہیں لیکن اتنے بائی الیکشن نہیں ہوتے کہ آدھی اسمبلی استعفی دے دے تو آدھی اسمبلی کے بائی الیکشن ہو جائیں' آخر بین الاقوامی قوانین بھی کچھ اپنی حیثیت رکھتے ہیں' لیکن اگر استعفے دے دیں تو وہ وظیفے ختم ہو جائیں جو لاکھوں روپے ہر مہینے ان کے گھروں میں آتے ہیں' ادھر تو اپنے خاندان سمیت لوگ گھسے ہوئے ہیں' بیوی بچوں کو لے کر لے رہے ہیں' ایم این اے بنے ہوئے ہیں اور سینیٹر بنے ہوئے ہیں' اُدھر نعرے بازی ہو رہی ہے' اُدھر حضور کی محبت کا غلبہ ہو گیا ہے' کمال ہے وہاں آپ کو حضور کی محبت کیوں یاد نہیں آتی' جب غریب آدمی پر پٹرول کو چار گنا بڑھا دیا گیا' چینی کی قیمت دس گنا بڑھا دی گئی اور آپ نے احتجاج نہیں کیا' جب اسمبلی میں آپ کی تنخواہیں تین گنا بڑھا کر پچھلے سال سے آپ کو Arrears دیئے گئے تو کیا وہ حلال تھے' جائز تھے وہ صحیح ہیں؟ کوئی رعایت پبلک کو ملتی ہے تو کہتے ہیں کہ اگلے جون سے اگلے مالی سال سے شروع ہوگی' اسمبلی والے کو جو رعایتیں ملیں وہ پچھلے سال سے شروع ہوئیں وہ سارے Arrears تو تمام علمائے' تمام نیک اور پارسا لوگوں نے' جو اسمبلی میں سینٹ میں بیٹھے ہیں' بیوی بچوں سمیت وصول کر لئے وہاں تو یہ نہیں کہا کہ یہ سارے فنڈز تو وہ ہیں جو غریب کی جیب سے آتے ہیں' ہم یہ کیوں کھائیں' یہ آپ کیوں بڑھا رہے ہیں اور پھر کسی لیڈر کا نہ بیٹا مرتا ہے نہ گاڑی جلتی ہے نہ دوکانیں جلتی ہیں نہ خود اُسے کوئی لاٹھی لگتی ہے نہ اُس پر کوئی آنسو گیس پھینکی جاتی ہے' عزت واحترام سے اُسے گھر بٹھا دیا جاتا ہے اور جو لوگ بیچارے بھوک کے مارے گھروں سے نکلتے ہیں ان پر پولیس کی لاٹھیاں بھی پڑتی ہیں' جیل میں بھی جاتے ہیں' مارے بھی جاتے ہیں گولی بھی چلتی ہے' آگے ہوتے ہیں لیڈران کرام اور گولی پیچھے والے کو لگتی ہے' آگے سے گولی آرہی ہے' آگے والے کو نہیں لگتی جو پیچھے غریب آدمی ہے اُس کو جا لگتی ہے۔ یہ کوئی محبت رسول نہیں ہے' یہ کوئی محبت دین نہیں ہے' بلکہ یہ انتہائی بھونڈا طریقہ ہے دنیا کے کام نکلوانے کے لئے دین کا اور محبت رسالت پناہی کا حوالہ دے کر اپنا مقصد حاصل کر لینا۔ اس لئے ہم نے نہ کسی جلوس میں شرکت کی ہے نہ ساتھیوں سے کہا ہے کہ کہیں جلوس میں شریک ہوں کیونکہ یہ طریقہ ہی غلط ہے! میرے بھائی! پہلے اپنے آپ کا جائزہ لو کہ ہم کتنا ادب کر رہے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کا۔ اللہ کا نبی حکم دیتا ہے اور ہم خلاف ورزی کرتے ہیں کیا یہ گستاخی نہیں ہے؟ اپنے آپ کو اطاعت کے سانچے میں ڈھالو' اپنے دل میں وہ محبت پیدا کرو جو اطاعت پر مجبور کر دے' اپنے دل میں وہ جذبہ پیدا کرو۔ رہی یہ بات کہ اس ملک میں کیا ہوگا تو یہ ملک انشاء اللہ باقی رہے گا' یہ ملک انشاء اللہ اسلامی ریاست بنے گی' صرف اس ملک میں ہی اسلامی حکومت نہیں ہوگی پورے برصغیر پر ہوگی انشاء اللہ اور یہ اسلام کی نشاط ثانیہ کا مرکز ہے لیکن یہ مذاق مذاق میں نہیں ہوگا اس میں بڑے لوگ شہید ہوں گے بڑے بڑے کافر واصل جہنم ہوں گے' یہ بڑا میدان لگے گا' بڑا میدان سجے گا' سچ اور جھوٹ الگ الگ ہو جائیں گے۔ اس ملک کو کوئی خطرہ نہیں ہے' اس کے دشمنوں کو خطرہ ہے انشاء اللہ العزیز نہ صرف یہ کہ یہ ملک باقی رہے گا بلکہ پورے برصغیر کو پاکستان کی شکل دے دے گا اور یہ پوری دنیا میں محبت رسول اللہ ارشادات رسول اللہ علوم دین بانٹے گا اور اسلام کی

www.naqshbandiaowaisiah.com

نشاۃ ثانیہ کا سبب بنے گا۔ یہیں غزوہ الہند بپا ہوگا۔ یہیں نیک و بد کی تمیز ہوگی۔ میں تو بڑے عرصے سے کہہ رہا تھا لیکن لوگوں کو سمجھ نہیں آرہی تھی اب تو ظاہری حالات بھی اس طرف آ نہیں رہے؟ اب دنیا کی ساری باطل قوتیں بھی یہیں جمگھٹے نہیں کر رہیں؟ تو میاں! اپنے آپ کو فٹ رکھو اور تیار رکھو کیا پتہ کل ہی کام ہو جائے' کیا پتہ سال میں ہو جائے' دس سال میں ہو جائے اور اگر مر بھی گئے تو اس تیاری میں مر جانے والا بھی اجر سے محروم نہیں ہوگا۔ اللہ کریم اُسے انہی لوگوں میں شمار کرے گا جو غزوہ الہند میں شامل ہوں گے۔ تو اپنا "فوکس" اپنی اصلاح پہ رکھو کہ اللہ رب العزت الم غلم کو پسند نہیں فرمائے گا۔ انہی کو یہ سعادت نصیب ہوگی جو حضور اکرم ﷺ کے اطاعت گزار ہوں گے اور ان کے دل میں واقعی اللہ کی اور اللہ کے رسول کی محبت ہوگی یہ ضروری نہیں کہ وہ کروڑوں کی تعداد میں ہوں "کتنے کم لوگوں نے کتنی زیادہ فوجوں پر اللہ کی مدد سے فتح پائی" یہ تو تاریخ بھری پڑی ہے یہ سارے اسلام کی بنیاد' سارے کفر کے مقابلے میں ۳۱۳ صحابہ کرام نے رکھی۔ پوری دنیا پہ جو اسلام پھیلا اُس میں پہلا

سب کو غصہ تو پرویز مشرف پہ آتا ہے لیکن آپ دیکھیں تو سہی کہ ہمارے دینی رہنما کیا کر رہے ہیں۔ ہم جو دیندار ہونے کا دعویٰ لئے بیٹھے ہیں ہمارا کردار کیا ہے! اس ساری صورتحال میں لوگوں کو بھی سمجھاؤ کہ یہ کیا پاگلوں اور بے وقوفوں کی طرح احتجاج کر رہے ہو' کچھ کرنا چاہتے ہو تو اسلام کو ایک زندہ دین ثابت کرو' مسلمان بن کر دکھاؤ۔

مقابلہ جو قتال کا ہوا اُس میں تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت عالی میں ۳۱۳ خوش نصیب ہی تھے اس لئے ضروری نہیں ہے کہ کتنے ہوں گے' جتنے ہوں گے اللہ اُن کی مدد فرمائے گا' جو اس تیاری میں زندگی بسر کرتے ہیں اگر موت بھی آ گئی تو وہ اپنے اجر سے خالی نہیں رہیں گے اور جس طرح جہاد کے لئے اسلحہ کی ضرورت ہوتی ہے' جس طرح جہاد کے لئے صحت کی ضرورت ہوتی ہے اُسی طرح نیت اور ارادے کی ضرورت بھی ہوتی ہے اور نیت ہو تو اُس کی تیاری کے لئے اپنے آپ کو اطاعت کے سانچے میں ڈھالا بھی جاتا ہے' جو خود ہی عملی زندگی میں حضور کی مخالفت کر رہے ہیں وہ حضور کے دین کے لئے جہاد کیا کریں گے؟ لہٰذا اپنے آپ پر "فوکس" کرو' بڑی بات ہے۔ اپنے ساتھیوں پر' احباب پر' اہل خانہ پر فوکس کرو' بڑی بات ہے۔ اپنے وقت کو ضائع نہ کرو ایک ایک لمحے کو صرف کرو' ضائع نہ کرو یہ جو ایک محاورہ ہے کہ "وقت پاس کر رہا ہوں" وقت تو خود بخود گزر جاتا ہے آپ کے روکے سے رکتا نہیں ہے' آپ وقت کو پاس نہ کریں وقت کو استعمال میں لائیں' جو فرصت کے لمحات ہیں' انہیں استعمال کریں' آج اگر عقل سلامت ہے' صحت سلامت ہے' اعضاء و جوارح سلامت ہیں تو آپ عملی زندگی کو عمل کے سانچے میں ڈھالیں' محض وقت کو نہ گزاریں' ہم وقت کو پاس نہیں کرتے وقت ہمیں پاس کر جاتا ہے اور ہم پیچھے رہ جاتے ہیں۔ وقت تو گزر رہا ہے' یہ اللہ کا نظام ہے اُس نے چلایا ہوا ہے' چلتا رہے گا' ایک ایک لمحے کو استعمال میں لاؤ' ایک ایک لمحے کو درود و سلام سے مزین کرو' ایک ایک لمحے کو سجدوں سے آراستہ کرو' ایک ایک لمحے کو رزق حلال کی تلاش میں صرف کرو' ایک ایک لمحے کو نیکی میں صرف کرو' ایک ایک لمحے کو برائی سے بچنے کے لئے صرف کرو' ایک ایک

www.naqshbandiaowaisiah.com

لمحے کو گن گن کر صرف کریں۔ اللہ کریم ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے اور ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ایسی روشن اسلامی حکومت بنے کہ کسی کو یہ جرات نہ ہو کہ وہ ٹیڑھی نظر سے مدینہ منورہ کی طرف دیکھ بھی سکے۔

غریبوں کی بسیں جلانے' غریبوں کی دوکانیں لوٹنے اور شہری نظام درہم برہم کر دینے سے کچھ نہیں ہوگا۔ یہ سارا کچھ شرعاً جائز نہیں ہے' اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ حکومت سے کسی کو اختلاف ہے تو بڑی اچھی بات ہے ضرور اپنے اختلاف کا اظہار کرے لیکن یہ کیسا اختلاف ہے کہ جو لیڈر اختلاف کے لئے آگے لگے ہوئے ہیں وہ کھاتے وہیں سے ہیں اور اختلاف بھی کرتے ہیں یہ کونسا اختلاف ہے؟ ساری Facilities سارے وظیفے وہیں سے لے رہے ہیں' گاڑیاں سرکاری لئے پھرتے ہیں' علاج سرکاری خرچے پر ہو رہا ہے' نو نو لاکھ کا ایک مولانا کا بل آتا ہے اسمبلی سے' جو دوائیں لی ہیں اس نے۔ انہیں کونسی بیماریاں لگی ہوئی ہیں' ایسی کوئی بیماری ہم نے نہیں سنی کہ ایک سال میں ۹ لاکھ کی دوائی کھا گئے۔ پتہ نہیں وہاں سے لے کر باہر بیچتے رہتے ہیں اور لوگوں کو کہتے ہیں سڑکوں پہ نکل جاؤ۔ یار! یہ ساری حقیقتیں ہیں' میں گستاخی نہیں کرنا چاہتا لیکن حقیقتیں تو سامنے ہونی چاہئیں۔ اگر اسمبلی میں ایک سہولت ہے کہ یہاں سے ایم۔ این اے کو مفت دوا ملتی ہے تو وہ دوائیاں لے کر آگے کاروبار شروع کر دے' وہاں سے لیتا رہے' آگے بیچتا رہے۔ یہ تو غریب آدمی کی رقم ہے' ہم ہی ٹیکس دیتے ہیں یار' یہ تو سارا غریب کا خون ہے اگر آپ کا کردار یہ ہے کہ وہاں سے ۹ لاکھ کی دوا کون کھا جائے گا' ہاں! میرا خیال ہے بیچتے ہی ہوں گے۔ تو کیا فائدہ؟ یہ کونسی مسلمانی ہے؟ یہ کیسا اسلام ہے؟ اگر یہ کردار علما کا بھی ہے تو یہ بڑے دکھ کا مقام ہے پھر تو ہین رسالت کا سبب یہ لوگ بن رہے ہیں! ایک ایک بندے نے بہو بیٹیوں تک کو بٹھایا ہوا ہے اسمبلی میں اور کروڑوں روپے وظیفے لے رہے ہیں اور کہتے ہیں "حکومت گرا دو" کونسی حکومت گرا دو' تم ہی تو اوپر بیٹھے ہو' اُتر جاؤ یار...... کس کو گرائیں؟ آپ ہی کو گرائیں سڑک پر' لوگ بھی بے وقوف ہیں ان ہی کو پکڑ کر گرا دیں' حکومت گر گئی حکومت میں تو تم شامل ہو' جو حکومت میں شامل ہیں ان ہی کو کیوں نہ گرایا جائے کہ پھر حکومت گر جائے گی' دو نہ استعفے سینٹ سے اور اسمبلی سے' دیکھتے ہیں کتنے دن حکومت چلتی ہے۔ اُدھر تو کہتے ہیں کہ نہیں' نہیں اس طرح نہیں کرنا۔ موج لگی ہوئی ہے' وہ پیسے بند ہو جائیں گے' سرکاری گاڑیاں چھن جائیں گی' سہولتیں ختم ہو جائیں گی۔ تو میرے بھائی! یہ سارا دھوکہ ہے اور اے کاش! جن لوگوں کو دینی لیڈر رہونے کا دعویٰ ہے اللہ انہیں توفیق دے اور وہ یہ دھوکا چھوڑ دیں۔ اللہ ہم سب کو معاف فرمائے' یہ ہمارے گناہ ہیں کہ ہماری قیادتیں ایسی ہو گئی ہیں' سب کو غصہ تو پرویز مشرف پہ آتا ہے لیکن آپ دیکھیں تو سہی کہ ہمارے دینی رہنما کیا کر رہے ہیں۔ ہم جو دیندار ہونے کا دعویٰ لئے بیٹھے ہیں ہمارا کردار کیا ہے!

میرے بھائی! اس ساری صورت حال میں لوگوں کو بھی سمجھاؤ کہ یہ کیا پاگلوں اور بے وقوفوں کی طرح احتجاج کر رہے ہو' کچھ کرنا چاہتے ہو تو اسلام کو ایک زندہ دین ثابت کرو' مسلمان بن کر دکھاؤ کہ یہ شخص مر سکتا ہے حرام نہیں کھا سکتا' یہ شخص کٹ سکتا ہے جھوٹ نہیں بولے گا' یہ شخص مر سکتا ہے دوسرے کو ایذا نہیں دے سکتا' نبی کریم ﷺ کی اطاعت نہیں چھوڑے گا' مر جائے گا' اسلام کو زندہ دین بناؤ۔ اسلام کو ہم نے رسومات اور رواجات میں جکڑا ہوا ہے' قرآن حکیم پر غلاف چڑھا کہ الماری میں بند کیا ہوا ہے' اپنی مرضی سے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں تو مسلمان اگر ایسا

www.naqshbandiaowaisiah.com

کریں گے تو ظاہر ہے کافر ہم سے دوقدم آگے ہی جائیں گے۔ یہ ہماری کمزوری ہے ہمارے ایمان کی کمزوری ہے ہمارے کردار کی کمزوری ہے کہ ہمیں یہ روز بد دیکھنے پڑ رہے ہیں۔ اللہ کریم ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے اور ہمیں توفیق عمل دے، ہمارے رہنماؤں کی خطائیں بھی معاف فرمائے اور ان کی اصلاح پہلے فرما دے۔ میری باتوں سے ناراض تو ہوں گے، خفا بھی ہونگے لیکن رضا مندی اللہ کی اور اللہ کے رسول ﷺ کی بہتر ہے بہ نسبت انسانوں کی رضامندی کے خواہ وہ کسی روپ میں ہوں اور دینی عالم یا مولوی یا پیر جو ہوتا ہے اُس کی زندگی ذاتی نہیں ہوتی اُسکی لائف پبلک ہوتی ہے، ہر بندے کو حق ہوتا ہے کہ اُس پر تنقید کرے، یا یہ مقام چھوڑ دے یا لوگوں کی باتیں سننے کا حوصلہ پیدا کرے۔ سیاسی لیڈر جو بنتا ہے سارا ملک اُس پر تنقید کرتا ہے، وہی بندہ ہے جو آپ کے ساتھ رہتا تھا لیکن جب وہ ایک ''پولیٹیکل لیڈر'' بن گیا تو سارے اُس کی ہر بات پر تنقید کرتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو بھی آگے لگتا ہے اُس کی زندگی پر تنقید کرنا، جتنے لوگ اُسکے پیچھے آ رہے ہیں ان کا حق بنتا ہے کہ ہمارے سروں پر سوار ہو تو کم از کم تم تو سیدھے رہو۔

اُمید رکھتا ہوں کہ علما حضرات مجھ سے خفا نہیں ہوں گے، میں ان سے بھی محبت رکھتا ہوں، ان کی قدر کرتا ہوں، ان کی عزت کرتا ہوں لیکن بارگاہ رسالت میں کسی کی خاطر جھوٹ نہیں بولا جا سکتا، بات سچی کرنی پڑے گی، خواہ اس کی زد میری اپنی ذات پر آئے خواہ دوسرے افراد پر آئے، بات کھری ہوگی، بات سچی ہوگی، تو اللہ توفیق دے ہمارے دینی قائدین اگر اللہ پاک انہیں قبول فرمائے یہ سیدھے ہو جائیں تو ملک کو تو سیدھا ہوتے دیر ہی نہیں لگتی، مسئلہ تو یہاں پھنسا ہوا ہے۔

اللہ کریم ہماری خطائیں معاف فرمائے اور ہمیں ایسے مواقع دیکھنے نصیب نہ فرمائے، ہمارے ہی گناہوں کا ثمر ہے کہ آج ہمیں یہ دل آزار مواقع دیکھنے پڑ رہے ہیں، اپنی توجہ اپنے آپ پر کیجئے اور جتنا دین کا کام کر سکتے ہیں، کریں، جہاں تک حضور ﷺ کے ارشادات پہنچا سکتے ہیں، پہنچائیں۔ آپ ﷺ کا حکم ہے کہ ایک جملہ بھی میرا تمہارے پاس ہو تو اُسے آگے پہنچاؤ، لوگوں تک، امانت ہے رسول اللہ ﷺ کی، لوگوں تک پہنچایئے اور اپنے سینے سے لگایئے اور اسلام کو ''Own'' کیجئے کہ میرا دین ہے، میں مسلمان ہوں، میرا نبی ہے، میرا اللہ ہے۔ بندہ Own تب ہی کر سکتا ہے جب خود اطاعت کے سانچے میں ڈھل جائے، خود مخالفت کر رہا ہو اور کہہ رہا ہو کہ میرا نبی ہے تو مزہ تو نہیں آتا، وہ تو کافر بھی کہتے ہیں کہ یہ مذاق کر رہا ہے عملاً تو مخالفت کر رہا ہے لیکن نعرہ لگا رہا ہے کہ میں ساتھ ہوں، یہ ساری باتیں سوچنے سے تعلق رکھتی ہیں، اللہ ہمیں فکر صالح نصیب کرے، سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں، سوچ سمجھ کر چلیں، سوچ سمجھ کر فیصلے کریں۔

وآخر دعونا ان الحمدللہ رب العالمین

☆☆☆☆

www.naqshbandiaowaisiah.com

"تصوف دوا بھی ہے اور غذا بھی لیکن اس سے بھی کوئی گمراہ ہوتا ہے تو پھر اللہ کی مرضی' میرا اس میں کوئی قصور نہیں"۔

میں کسی کو جماعت سے نکالتا نہیں کہ میری اتنی جرات نہیں ہے۔ میری ذمہ داری لوگوں کو بھگانے کی نہیں بلانے کی ہے۔ لیکن میں یہ بتا رہا ہوں کہ یہ کشف کے اور اپنی پیری کے شوقین یہ جو کچھ کرتے ہیں یہ بچیں گے نہیں مارے جائیں گے۔

انسان دنیا میں ہر وقت خطرے میں ہے اور اس میں اگر یہ خیال آ جائے کہ میں تو اتنا عظیم انسان ہوں کہ میں نے روئے زمین کو ذاکر کر دیا تو یہی شرک ہو جائے گا' سارا کچھ ضائع ہو جائے گا' ایمان بھی خطرے میں پڑ جائے گا۔

تمام مجاہدے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بندے کی ذات کی نفی ہو جائے اور عظمت الٰہی اُس کے دل و دماغ میں بس جائے۔ وہ جان جائے کہ جو کچھ ہے وہ اللہ ہے میں کچھ نہیں ہوں۔ لیکن اگر اپنی بزرگی اور بڑائی کا خیال دل میں آ جائے تو یہ تو پتہ میدان حشر میں چلے گا یہ تو شرک ہے اللہ سے۔ لوگوں سے اپنی بزرگی منوانا چاہتا ہے' خود کو بڑا منوانا چاہتا ہے' لوگوں کی حاجت براری کا خود کو سبب سمجھتا ہے تو اللہ پناہ دے یہ تو تب پتہ چلے گا جب آنکھ بند ہو گی۔ پھر آنکھ کھلے گی آنکھ کھلتی ہی تب ہے جب آنکھ بند ہو جاتی ہے۔

سالکین اور ذاکرین کیلئے امیر المکرم مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ کا خصوصی خطاب

امیر محمد اکرم اعوان دارالعرفان منارہ' ضلع چکوال 2-10-2005

الحمدللہ رب العلمین

والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللہ الرحمن الرحیمo

محمد رسول للہ ۔ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم براھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من للہ ورضوانا سیما ھم فی وجوھھم من اثر السجودo

www.naqshbandiaowaisiah.com

ذالک مثلھم فی التورٰتہِ ۝

اللھم سبحنک لا علملنا الاما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔

مولایٰ صل وسلم دائما ابدا

علیٰ حبیبک من زانت بہ العصروا

اُصولی طور پہ دیکھا جائے تو سارے دین کی بنیاد معرفت پیامبرﷺ پر ہے۔ جس بھی شخص نے عظمت پیامبرﷺ کو نہیں پہنچانا وہ اللہ کو نہیں پہچان سکتا۔ معرفت الٰہی جو مقصود حیات ہے اُس کی بنیاد معرفت پیامبرﷺ ہے اور کسی نے عظمت پیامبرﷺ کو پہچانا نہیں اُسے اپنے دین کی فکر کرنا چاہئے۔ روئے زمین پر یہ ایک بارگاہ ایسی ہے جس کے آداب خود اللہ کریم نے اپنی کتاب میں بیان فرمائے ہیں اور جو بات قرآن میں ثابت ہوتی ہے' جس بات کا حکم قرآن میں ہے وہ فرض عین ہوتی ہے۔ اُسے علما ''منصوص'' کہتے ہیں۔ یعنی نص قرآنی سے ثابت ہے۔ اور قرآن کی نص سے جو حکم ثابت ہوتا ہے وہ فرض عین ہوتا ہے اور جتنے فرائض ہیں روزہ ہے نماز ہے حج ہے زکوۃ ہے سارے قرآن سے براہ راست ثابت ہیں اسی طرح آداب بارگاہ نبوتﷺ کتاب حکیم سے ثابت ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ کسی ملک کا حکمران بھی اگر کسی ایسے بندے کے پاس چلا جائے کسی ایسی جگہ چلا جائے جہاں اُسے کوئی جانتا نہ ہو تو اُس بادشاہ سے بھی وہ عام آدمی کی طرح سلوک کرتا ہے۔ لیکن اگر اُسے پتہ ہو کہ یہ ملک کا بادشاہ ہے تو زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں۔

مولوی سعدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک حکایت بیان فرماتے ہیں کہ کسی ملک کا حکمران شکار پہ نکلا۔ شکاریوں کا جیسا لباس پہنا ہوا تھا۔ کسی شکار کے پیچھے گھوڑا لگایا اور اپنے مصاحبوں سے جو ہمراہی تھے' خدام تھے' سپاہی تھے اُن سے الگ ہو گیا اور جنگل میں بھٹک گیا' اُسے پیاس لگی تو جنگل میں پھرتا پھرتا اُس کا گھوڑا ایک ندی کنارے پہنچا۔ جہاں کوئی ایک دیہاتی تھا اُس نے باغ لگا رکھا تھا۔ وہاں رُکا تو اُس نے مسافر سمجھ کر مہمانداری کی۔ اُس نے کہا مجھے پیاس ہے اُس کے باغ میں بہت اچھے انار تھے اُس نے ایک انار توڑا اور اُسے جوس بنا کر اُس کے پاس کوئی ہوگا طریقہ اُس کی رس نکال کر اُس نے گلاس بھر کے پیش کیا۔ اُس نے پیا اور بہت ٹھنڈا بھی تھا مزیدار بھی تھا۔ تو اُس نے کہا ایک گلاس اور لے آؤ۔ وہ جب دوسرا گلاس بنانے گیا تو کچھ وقت تو لگا۔ بادشاہ نے سوچا۔ اس ملک میں تو زراعت میں اتنی گنجائش ہے۔ اتنے قیمتی انار ہیں۔ اس طرح دوسرے پھل ہوں گے تو جو ٹیکس میں لیتا ہوں زراعت کا وہ تو بڑا معمولی سا ہے اور ان کی تو بہت زیادہ آمدن ہے اس پہ وہ اپنے دل میں سوچتا رہا کہ اس پہ ٹیکس بڑھانا چاہئے۔ وہ جب دوسرا گلاس لایا تو اُس نے پیا تو اس نے کہا یہ پہلے والے اس درخت کا انار تو نہیں اُس کا پھل تو نہیں ہے۔ اس نے کہا جی اسی کا ہے اور اُسی کے ساتھ کا پھل ہے اور اُسی درخت کا پھل ہے تو اُسنے کہا کہ اس میں تو ترشی ہے۔ اور وہ تو لذیذ تھا شیریں تھی اُس میں اور اس میں ترشی ہے تو کاشتکار بیٹھ گیا۔ اُس نے کہا میرے بھائی! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کے سلطان کے دل میں کوئی بات آ گئی ہے جو اس پھل کا ذائقہ بدل گیا ہے نا تو شاید بادشاہ کے دل میں کوئی غلط بات آ گئی ہے' اُس نے کچھ غلط سوچا ہے۔ عام آدمی کے سوچنے سے تو یہ بات نہیں ہوتی۔ تو تب اُس نے سمجھا اُس نے بتایا میں بادشاہ ہوں میں یہ سوچ رہا تھا۔

تو بتانا مقصد یہ تھا کہ دنیوی حکمران بھی جو ہوتے ہیں اُن کی سوچ اور فکر سے اہل ملک کی تقدیریں بدل جاتی ہیں۔ اور میرے خیال میں ہر آدمی کو یہ تجربہ ہے کہ جو بھی حکمران آتا ہے اُس کی سوچوں کے مطابق ہمارے مسائل بدلتے رہتے ہیں۔ فراخی تو کوئی لا نہیں سکا۔ لیکن تکالیف و مصائب کی صورتیں بھی بدلتی رہتی ہیں۔ کسی کے عہد میں بھوک نے ستایا اور کسی کے زمانے میں ناانصافی ہوئی۔ کسی کی سوچ و فکر کے ساتھ قتل و غارت گری آ گئی اور ہم لوگ تو وہی ہیں تو ایک دم سے ایسے کیوں بدل جاتے ہیں۔ اگر دنیاوی سلاطین کی ادنیٰ سی سوچ و فکر پورے ملک کو متاثر کرتی ہے اور لوگوں کے حالات بدل

www.naqshbandiaowaisiah.com

جاتے ہیں۔ تو وہ ہستی جو سارے [illegible] جہانوں کی طرف مبعوث ہوئی اُس کی بارگاہ کے آداب کیا ہوں گے اور اُسے کچھ فرمانے کی ضرورت پیش آئے گی یا صرف اُن کے خیال سے چیزیں [illegible] جائیں گی آپ کیا سمجھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو کچھ فرمانے کی ضرورت پیش آئے گی یا آپ ﷺ کے خیال عالی سے جہانوں کی قسمتیں بدلتی چلی جائیں گی۔ میرا ایمان اس دوسرے جملے سے ہے کہ آپ ﷺ کچھ فرمائیں یا نہ فرمائیں جو آپ ﷺ کے قلب اطہر میں بات آئے گی وہ اس زمین کو نہیں [illegible] اور اس جہان کو نہیں سارے جہانوں کو متاثر کرے گی اور کسی کو خبر ہو کہ میرے سامنے رسول اللہ ﷺ جلوہ فگن ہیں اُسے باتیں بھول جائیں گی۔

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے قرآن [illegible] میں آتا ہے کہ وہ لوگوں سے فرماتے تھے کہ مجھے تمہاری ذات کے بارے یہ بھی نظر آرہا ہے کہ تم نے رات کیا کھایا اور کتنا کھایا' تمہارے دل [illegible] کیا خیال ہے اور تم کیا سوچتے ہو۔ اولیاء اللہ میں کتنے لوگ ایسے گزرے ہیں جن کے یہ واقعات مشہور ہیں کہ بندے کے اندر کی بات سے بھی [illegible] تھے اور اہل اللہ کا یہ طریق رہا ہے کاملین کا یہ طریقہ رہا ہے کہ کوئی بندہ اپنی بات کرنے آتا ہے اور وہ لب نہیں کھولتا' وہ اُسے مخاطب نہیں [illegible] اور سے کررہے ہوتے ہیں جواب اُس کا ہو جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اُسے جتائیں یا سر بزم یہ بتائیں کہ تم کیا سوچ رہے ہو۔ اس لئے [illegible] اپنی بڑائی بتانا مقصد نہیں ہوتا۔ سائل کے سوال کا جواب دینا ہوتا ہے اگر ایک ولی اللہ کو اللہ اتنی بصیرت دیتا ہے تو بارگاہ نبوت ﷺ میں [illegible] حاجت رہ جاتی ہے' بغیر کہے سب بات واضح ہو جاتی ہے۔

ربع صدی الحمد للہ حضرت جی [illegible] کے ساتھ گزری پچیس برسوں میں کتنی دفعہ ایسی صورت حال پیش آئی کہ برداشت سے بات باہر ہوگئی۔ حضرت رحمتہ اللہ سے دعا کے لئے [illegible] چاہا اور یہ بات عام نہیں تھی۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ملنا آسان نہیں ہوتا تھا۔ ہم تھوڑے سے ساتھی ہوتے تھے اور وہ زمانہ آج [illegible] یوٹیشن کا نہیں تھا ہمارے پاس بھی کاریں نہیں تھیں۔ یہاں سے اگر بس پر بیٹھیں تو ''چیل'' سے بس تبدیل کرنے کے لئے انتظار کرنا پڑتا [illegible] لنگ'' لے جاتی تھی وہاں سے بس تبدیل کرنے کے لئے انتظار کرنا پڑتا تھا۔ جو وہاں ملتی تھیں وہ ''دندہ شریف'' تک لے جاتی تھی وہاں [illegible] وہاں سے پیدل پہنچے۔ تو عموماً دن راستے میں کٹ جاتا تھا۔ اکثر یہ ہوتا تھا کہ عصر کے وقت وہاں پہنچتے بتانے کی یا اطلاع کرنے کی جرأت [illegible] ہوتی تھی۔ قاعدہ میرا تو یہ ہوتا تھا کہ عصر کی اذان کے وقت تک اگر پہنچ گئے تو آذان کہہ دی۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کا گھر مسجد کے ساتھ تھا۔ سن [illegible] لیتے تھے لیکن پوچھتا کوئی نہیں تھا۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی عادت مبارک تھی کہ عصر کے بعد باہر بیٹھتے تھے لیکن گاؤں کے لوگ جمع ہو جاتے [illegible] اپنی باتیں کرتے رہتے تھے۔ ہمیں بات کرنے کی فرصت نہیں ملتی تھی۔ اجازت نہیں ہوتی تھی وقت ہی نہیں ہوتا تھا۔ مغرب کا ذکر ہوا حضرت [illegible] علیہ نے عشاء پڑھائی' اندر تشریف لے گئے۔ پھر ہم آپس میں باری مقرر کیا کرتے تھے کہ فجر کی نماز کے بعد حضرت رحمتہ اللہ علیہ طلبا کو درس [illegible] اور اس کے بعد گھر تشریف لے جاتے۔ پھر تھوڑی دیر کیلئے۔ اُس وقت یہ غسل خانے نہیں ہوتے تھے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ باہر رفع حاجت [illegible] یف لے جاتے۔ کوئی سوڈیڑھ سو گز دور چھوٹی سی پہاڑیاں تھیں۔ تو ہم آپس میں باریاں مقرر کرتے تھے کہ کسی کی بات زیادہ ضروری ہے [illegible] جائیں گے تو اُس آنے جانے میں جو بات کرلی کرلی دوسرا دوسری رات رہ لیتا تھا کہ کل میں کرلوں گا۔ حضرت انتہائی بے تکلف تھے انتہائی شفیق [illegible] ایک تقاضائے ادب یہ ہوتا تھا کہ کوئی دم نہیں مارتا تھا۔ میرا پچیس برسوں کا تجربہ ہے کہ جو بات بھی حضرت رحمتہ اللہ کی خدمت میں عرض کی [illegible] غور سے [illegible] تھے۔ کوئی زیادہ سخت بات ہوتی تو آپ رحمتہ اللہ کا چہرہ متفکر ہو جاتا لیکن کبھی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک لفظ جواب میں ارشاد نہیں [illegible] دعائیہ جملہ نہ کوئی استفہامیہ نہ یہ پوچھا مزید کیا بات ہے اور نہ کبھی کوئی زبان سے دعائیہ کلمہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ بات سن کر خاموش [illegible]۔ خاموشی سے سنتے تھے اور خاموش ہی رہتے تھے۔ لیکن وہ کام اُس وقت ہو جاتا تھا جب حضرت رحمتہ اللہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

علیہ کے گوش گزار کیا جاتا تھا تو میرا پچیس سال کا تجربہ ہے کہ یہ اللہ کے بندے ایسے عجیب ہوتے ہیں اور ایک عجیب بات ہے یہ بھی میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جب تک اللہ نے اس مصیبت میں مبتلا رکھنا اللہ کو منظور ہوتا تھا موقعہ ہی نہیں ملتا تھا کہ حضرت رحمتہ اللہ علیہ سے بات کریں خیال ہی نہیں آتا تھا کہ خط ہی لکھ دیں یہ تو اس کا اپنا ایک نظام ہے اور جب اُسے ختم کرنا مقصود ہوتا تھا تو توفیق دے دیتا تھا خط لکھنے کی یا بات کرنے کی اور یہ دو باتیں بڑی عجیب ہیں اور یقینی الحمدللہ ایک تو حضرت رحمتہ اللہ علیہ جواب نہیں دیتے تھے سن لیتے تھے اور دوسری یہ کہ وہ بات اس وقت حسب منشا ہو جاتی تھی اگر یہ عالم ایک ولی اللہ کا ہے تو بارگاہ رسالت پناہی ﷺ کا کیا عالم ہوگا۔ سید اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خواب کی تعبیر کے بارے لکھتے ہیں کسی نے سوال کیا کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی خواب میں۔ اب خواب تو غیر اختیاری ہوتا ہے انہوں نے تعبیر فرمائی کہ جس مسلمان کو خواب میں محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہو جائے اُس کا خاتمہ باالایمان اور اخروی نجات کی سند ہو جاتی ہے۔ کہ خاتمہ ایمان پہ ہوگا اور اُس کی نجات ہوگی یہ خواب کی بات ہے اور خواب کی تعبیر ہے اور اگر کسی کو اللہ اتنی توفیق دے اُس کے قلب میں وہ نور بھر دے کہ اُسے بالمشافہ زیارت نبوی ﷺ ہو جائے تو اُس کا کیا مقام ہوگا!۔

سلاسل تصوف کا مقصد جو ہوتا ہے وہ معیت رسول ﷺ کا حصول ہوتا ہے جو رضائے الٰہی کا سبب ہے۔ مقصد حیات ہے اللہ کی رضا اور اللہ کی رضا کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو چیز اللہ کی طرف سے آئے بندہ اُس پہ شاکر رہے اللہ کا شکر ادا کرتا رہے۔ دعا کا حق دیا ہے اُس نے بندے کو اور جو جتنی دعا کرتا ہے اُس پہ اتنا راضی ہوتا ہے۔ لیکن کسی کی دعا سے فیصلے تبدیل نہیں کرتا۔ اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ چونکہ دعا حکم نہیں ہوتی جو دعا کرتا ہے وہ اللہ کریم کو حکم نہیں دے رہا ہوتا کہ اُس کی اللہ پر اطاعت فرض ہوگئی۔ اُسے ایک شرف نصیب ہو جاتا ہے بارگاہ الٰہی میں اپنی عرض پیش کرنے کا اور یہ ایک الگ شرط ہے کسی کو اللہ کی بارگاہ میں اپنی عرض گزارنے کا موقع نصیب ہو۔ یہ ایک الگ مقام ہے اور یہ ہر بندے کو نصیب نہیں ہوتا اور بارگاہ الٰہی میں رسائی یا اُس کی رضا کو پانے کے لئے معیت پیامبر ﷺ واحد راستہ ہے اور معیت نبوت ﷺ کا معیار جو قرآن نے بتایا ہے قرآن حکیم ہر کام کا ثواب دنیا کے اعتبار سے بھی ارشاد فرماتا ہے ہمارے ہاں ثواب کا بہت چرچا ہے اور لوگ اللہ کے طالب نہیں رہے بلکہ جو لوگ خود کو نیک سمجھتے ہیں اُن کی اکثریت بھی ثواب کی طالب ہے اللہ کی نہیں۔ اور ثواب کو پتہ نہیں کیا سمجھتے ہیں کہ وہ کیا چیز ہے وہ آخرت میں ملے گی اور کوئی پتہ نہیں اس کی ڈیفینیشن کوئی نہیں بتاتا کہ وہ ہے کیا کوئی ٹھوس ہے مائع ہے کوئی نور ہے روشنی ہے کیا چیز ہے۔ ثواب ہے کیا یہ کوئی نہیں بتاتا۔ بس یہی بتاتے ہیں ثواب ملے گا اتنی حوریں ملیں گی اتنے قدم چلو گے تو وہ ثواب ہوگا اتنے قدم چلو گے تو یہ ایک دنیا اُس میں سرگرداں ہے لیکن جو راز کتاب کھولتی ہے اللہ کی وہ یہ ہے کہ ثواب اُس وقت بدلے کو مل جاتا ہے جب بھی کوئی کام کرتا ہے تو اُس کا ثواب نقد وصول ہو جاتا ہے۔ جیسے نماز ادا کرتا ہے تو نماز کا ثواب کیا ہے۔

ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء و المنکر. نماز ادا کرتا ہے تو بے حیائی سے اور منکرات سے بچ جاتا ہے۔ ثواب قرآن نے بدلے کے معنوں میں استعمال کیا ہے اور کافر کے کردار پر جو سزا ملے گی اُسے بھی ثواب کہا ہے۔ ثواب کی ڈیفینیشن یہ ہے کہ جو ہم کرتے ہیں اُس کا جو بدلہ ملتا ہے جو مومن کرتا ہے اُس کا بدلہ بھی ثواب ہے جو کافر کرتا ہے اُس کے بدلے کو بھی ثواب کہا ہے قرآن نے ھل ثوب الکفاز ما کانوا یفعلون. کافروں کو اور کیا ثواب ہوگا؟ وہی جو وہ کرتے تھے جو اُن کا کردار ہے تو ثواب سے مراد نرا بدلہ ہے۔ بھلائی کا بدلہ بھلا اور بُرائی کا بُرا۔ مومن کا بدلہ اللہ کی رضا اور کافر کو اللہ کی ناراضگی۔ دونوں کو ثواب کہا۔

ھل ثوب الکفاز ما کانوا یفعلون. قرآن نہیں بتا رہا کافر کو کیا ثواب ملے گا وہی جو اُس کے کرتوت تھے۔ پھر پتہ نہیں لوگ کس ثواب ثواب کے چکر میں سرگرداں ہیں ثواب کو دیکھنا چاہیئے۔ قرآن کی تلاوت کی اس سے میرے خیالات میں کوئی تبدیلی آئی سوچ میں کوئی مثبت تبدیلی آئی۔ کوئی

www.naqshbandiaowaisiah.com

اللہ کی عظمت کا احساس ہوا پھر ثواب ہوا۔ کچھ نہیں ہوا تو شاید ہماری تلاوت صحیح نہیں ہے رسمی ہے کچھ نہیں ہوا۔ نماز ادا کی دل میں بے حیائی اور بُرائی کے خلاف کوئی بات پیدا ہوئی۔ اس سے بچنے کا ارادہ ہوا تو کچھ ثواب ہوا اور اگر نہیں ہوا احساس ہی کوئی نہیں ہوا تو اس کا مطلب ہے ہم نے نماز نہیں پڑھی ایک رسم پوری کی ہے۔

معیتِ رسالت ﷺ کا ثواب کیا ہے؟ اگر کسی کو محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہو جائے قرآن کریم فرماتا ہے اُس کا ثواب یہ ہے۔

والذین معہ اشداء علی الکفار جسے معیت محمد ﷺ نصیب ہو جائے وہ کافروں کے لئے تو شیر زبن جاتا ہے۔ لرزتے ہیں اُس کے نام سے جس دل میں ایمان نہیں ہوتا وہ اُس نام سے ڈرتا ہے اُس کی ذات سے ڈرتا ہے وہ باعث خوف بن جاتا ہے بے دینوں کے لئے کفار کے لئے۔ اور ہم نے یہ دیکھا ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں ایک اکیلے فرد سے ڈرتی ہیں کہ فلاں جگہ وہ جو بندہ ہے وہ بڑا خطرناک ہے۔ بھئی تمہارے پاس اتنی بڑی سلطنت ہے ریاست ہے ایک بندہ کسی مسجد میں خانقاہ میں بیٹھا ہے اُس ایک بندے کا کیا ڈر ہے۔ لیکن ڈرتے ہیں یہ ہم نے دیکھا ہے۔ اشداء علی الکفار۔ یہ ثواب ہے معیت محمد رسول اللہ ﷺ کا۔

رحماء بینھم اور مومنوں کے لئے باعث کرم بن جاتا ہے ہر ایماندار کو اُس سے نفع کی امید ہوتی ہے محبت کی امید ہوتی ہے۔ پھر ہوتا یہ ہے۔

تراھم رکعا سجدا۔ کہ اُس کا ہر فعل رکوع وسجود بن جاتا ہے ہر کام اللہ کی رضا کو مدنظر رکھ کے کرتا ہے۔ ہر کام ایسے ہو جاتا ہے جیسے خالص اللہ کے لئے رکوع وسجود کیا جاتا ہے اس طرح زندگی کا ہر کام اُس خلوص سے کرتا ہے اور چوتھی نشانی یہ فرمائی۔

سیما ھم فی وجوھھم من اثر السجود اُن کی پیشانیوں پہ تجلیات باری رقصاں ہوتی ہیں۔ جمال الٰہی اُن کی پیشانیوں سے ہویدا ہوتا ہے۔ یہ ثواب ہے معیت رسول اللہ ﷺ کا اور اس کی پہلی مثال مسلمان ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

جنہیں معیت حبیب پاک ﷺ حاصل تھی اور جن میں یہ صفات بدرجہ اتم موجود تھیں اور قیامت تک کے لئے قرآن نے یہ معیار بنا دیا ہے کہ جسے معیتِ رسول اللہ ﷺ حاصل ہوگی اُس میں یہ باتیں ہوں گی۔ بارگاہ نبوت ﷺ کا عالم یہ ہے کہ آپ اونچا دم نہیں مار سکتے۔ اور جب تک حضور ﷺ متوجہ نہ ہوں آپ بات نہیں کر سکتے یہ قرآن نے فرض عین قرار دیا ہے۔ حجرہ مبارک کے باہر کوئی حویلی نہیں ہوتی تھی حجرات مقدسہ کی دیوار تھی۔ اور ایک صحابی جو باہر ویرانے میں جنگل میں رہتے تھے۔ مویشی پال رکھے تھے ریوڑ تھے وہ اپنے ریوڑ مویشی چھوڑ کر آئے کوئی دینی ضرورت کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے بارگاہ نبوت ﷺ میں آئے۔ اب پریشان تھے کہ اتنا گلہ مویشیوں کا چھوڑ آیا ہوں کسی کی فصل نہ اُجاڑ دیں کہیں گم نہ ہو جائے جانور کو جنگل درندے نہ تکلیف دیں تو اُس نے حجرہ مبارکہ کے باہر سے صرف آواز دی۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ گزارش کرنی ہے۔ اللہ کریم نے وحی نازل فرمائی سورۃ الحجرات میں موجود ہے۔

ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثر ھم لا یعقلون یہ اُس کا کرم ہے کہ یہ فرمایا کہ جنگلی صحرائی آدمی ہے جاہل ہے آداب سے ناواقف ہے۔ ایک دیوار ہے اندر حضور ﷺ جلوہ افروز ہیں باہر وہ کھڑا ہے اُس نے یا رسول اللہ ﷺ کہہ کے آواز دی فرمایا جاہل ہے آپ ﷺ کو ڈسٹرب کر رہا ہے پریشان کر رہا ہے اسے جرات کیسے ہوئی پھر فرمایا اگر آپ ﷺ باہر بھی تشریف لاتے تو اسے بات کرنے کی اجازت تب تھی جب آپ ﷺ اُس کی طرف متوجہ ہوتے۔ **تخرج الیھم** حتیٰ کہ آپ ﷺ اُس کی طرف متوجہ ہوں تو اپنی گزارش پیش کرے۔ اگر آپ ﷺ باہر تشریف لاتے ہیں کسی اور طرف متوجہ ہوں تو یہ کہنے کا حق نہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ میری طرف توجہ فرمائیے۔ اس کا حق نہیں ہے اور یہ رعایت فرمائی اللہ نے کہ چونکہ جاہل ہے نادان ہے اس لئے ایمان سے خارج نہیں کیا۔ فرمایا۔ **اکثر ھم لا یعقلون** یہ نادان ہے بے وقوف ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

تو یہ ساری اللہ اللہ ذکر اذکار کا مقصد صرف یہی ہوتا ہے کہ بندے کو اللہ سے واصل کیا جائے۔ ہر آدمی کا اپنا اپنا مقام ہے' احترام ہے' آپس کی محبت ہے لیکن کوئی بندہ بھی منزل نہیں بن سکتا۔ لیکن شاید یہ ایسا دور آ گیا ہے بدنصیبی کا کہ حیرت ہوتی ہے وہ پروردگار عالم ہے اور اُس کی ذات اور اُس کی صفات اُس کی شان کے لائق ہیں۔ جیسی اُس کی ذات ہے ویسی اُس کی صفات ہیں۔ وہ پالنہار ہے وہ پالنے والا ہے۔ یہ اُس کے حوصلے ہیں ورنہ جن لوگوں کو بیس بیس پچیس پچیس سال ہو گئے صبح شام ذکر کرتے کراتے وہی آشنائے آداب محفل نہیں ہیں۔ تو وہ جو ذکر نہیں کرتے' نماز ہی نہیں پڑھتے اُن کا کیا عالم ہوگا؟ پتہ نہیں وہ کیسے لوگ ہوں گے؟ پھر جو ایمان ہی نہیں لائے وہ کیسے لوگ ہوں گے؟ یہ اُسی کا کام ہے کہ وہ سب کے عیوب ڈھانپتا ہے اور سب کے رزق کا روزی کا اہتمام فرماتا ہے۔ لیکن یاد رکھو ایک ایک لمحے کا حساب ہوگا یہ اُس نے طے کر دیا ہوا ہے۔

یہ ساری گزارش میں اس لئے کر رہا ہوں کہ تمام مجاہدے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بندے کی ذات کی نفی ہو جائے اور عظمت الٰہی اُس کے دل و دماغ میں بس جائے۔ وہ جان جائے کہ جو کچھ ہے وہ اللہ ہے میں کچھ نہیں ہوں۔ لیکن اگر اپنی بزرگی اور بڑائی کا خیال دل میں آ جائے تو یہ تو پتہ میدان حشر میں چلے گا یہ تو شرک ہے اللہ سے۔ لوگوں سے اپنی بزرگی منوانا چاہتا ہے' خود کو بڑا منوانا چاہتا ہے' لوگوں کی حاجات پوری کرنے والا خود کو سبب سمجھتا ہے تو اللہ پناہ دے یہ تو تب پتہ چلے گا جب آنکھ بند ہوگی۔ پھر آنکھ کھلے گی آنکھ کھلتی ہی تب ہے جب آنکھ بند ہو جاتی ہے۔

فکشفنا عنک غطاء ک فبصرک الیوم حدید' آج تمہاری آنکھوں سے حجاب اٹھا دیا اور تمہاری نگاہیں فولادی ہو گئیں دیکھو اب سب کچھ۔ جب ظاہری آنکھ بند ہو جاتی ہے جب قبر میں اُترتا ہے آنکھ کھلتی ہی تب ہے پھر پتہ چلتا ہے! میں نے بڑا مطالعہ کیا تاریخ تصوف کو مجھے کہیں نہیں ملا حتیٰ کہ اپنے حضرت رحمتہ اللہ تک۔ حضرت جی رحمتہ اللہ علیہ بھی منع فرمایا کرتے تھے۔ اولیاء سابق میں میں نے کسی کو نہیں پڑھا کہ اُس نے عورتوں کو بھی اُس طرح اللہ اللہ سکھائی ہو اور انہیں اتنی اہمیت دی ہو اور میں حیران ہوتا تھا کہ دین ہے تو مومن کے لئے ہے۔ وہ مرد ہے یا عورت ہے صوفیوں کا ایک طریقہ ہے کہ یہ تصوف کا اظہار واجب نہیں استتار واجب ہے اسے چھپانا ضروری ہے اور دین کا اظہار واجب ہے دین کو بیان کرنا ضروری ہے تو حضرت رحمتہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر یہ تصوف دین ہے تو چھپایا کیوں جائے دین کا تو اظہار واجب ہے اور اگر دین نہیں ہے تو اسے کیا کہا جائے۔ چھوڑ کیوں نہ دیا جائے اس لئے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے برسر منبر اظہار فرمایا' کتب تصنیف کیں' ہر آنے والے کو اس میں شامل کیا' سکھایا کہ یہ دین ہے اور سب کا ہے سب کے لئے ضروری ہے۔ اس کے باوجود حضرت رحمتہ اللہ علیہ منع فرمایا کرتے تھے کہ خواتین کو اس میں نہ لایا جائے۔ میں سوچتا تھا کہ بھئی دین ہے تو دین تو خواتین کے لئے بھی ضروری ہے لیکن مجال دم زدن نہیں تھا اور یہ حق ہے میں باوضو منبر رسول ﷺ پر بیٹھا ہوں کچھ لوگوں کو بڑا شوق تھا خلیفہ بننے کا اور جانشین بننے کا اور انہوں نے دو چار سال حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی جو آخری تھی انہیں ہر وقت اس پریشانی میں رکھا کہ آپ تو فوت ہو جائیں گے' آپ رحمتہ اللہ علیہ وصیت لکھیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دفن کہاں کرنا ہے' آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بعد کون ہوگا' بڑے عجیب لوگ تھے۔ تو ایک دفعہ لکی مروت کا دورہ تھا حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا۔ میں چکڑالہ پہنچا تو یہی بحث کر رہے تھے فوجی حضرات تھے۔ ماسٹر لوگ تھے میں نے کہا میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ آپ میری گاڑی لیں جائیں' حضرت جی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو لے جائیں میں بس پہ واپس چلا جاتا ہوں میں آپ لوگوں کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ کافی بحث مباحثے کے بعد انہوں نے مجھے گھسیٹ لیا گھسیٹ کر ساتھ لے گئے لیکن میرا دل نہیں مان رہا تھا۔ اثنائے راہ میں حضرت رحمتہ اللہ علیہ فرنٹ سیٹ پہ جلوہ افروز تھے میں خود ڈرائیو کر رہا تھا۔ بڑی کار تھی ٹیوٹا کی وہ ایک کراؤن ہوا کرتی تھی' بہت بڑی گاڑی ہوتی تھی۔ تو وہ ساری بحث جو سنتا رہا وہ میرے ذہن میں موجود تھی۔ میں نے حضرت رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کی کہ حضرت رحمتہ اللہ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اپنی اصلاح کے لئے نہ میرا باپ پیر نہ دادا پیر نہ ہماری کوئی گدی نہ ہمیں اُس سے کوئی شغف زمیندار کاشتکار لوگ ہیں

www.naqshbandiaowaisiah.com

عام سے آدمی ہیں' لڑائی بھڑائی والے جاہل سے لوگ ہیں ہم لڑتے بھڑتے عمریں گزار جاتے ہیں میری حاضری کا مقصد یہ تھا کہ میری اصلاح ہو جائے اور میں اس ماحول سے نکل کر دینی ماحول میں اور بہتر ماحول میں اور آخرت کے لئے کچھ حاصل کر لوں۔ وہ ہوا یا نہیں ہوا' یہ تو اللہ کو معلوم ہے آپ کی یہ شفقت ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ربع صدی مجھے برداشت کیا میں جیسا بھی تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قدموں میں جگہ دی۔ میرے لئے یہ بہت بڑی بات ہے اور اس کے بعد کسے خلیفہ بننا ہے کسے آپ کا جانشین بننا ہے یہ میرا مسئلہ نہیں ہے جسے زیادہ شوق ہے اُسے بنائیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جس کو بنا دیں گے جب تک زندگی رہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین کو آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسا دیکھ کر اُس کی خدمت کرتے رہیں گے۔ اب بات ختم ہوگئی میں سمجھا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے میری بات سن لی اور میں بچ گیا اور باقی جانیں جنہیں شوق ہے وہ جانیں اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ جانیں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مرضی یا مشائخ بالا کی مرضی یا اُس سے بھی اوپر اللہ کی مرضی۔

اللہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں کیا ڈالا وہ ساری مصیبت حضرت رحمۃ اللہ علیہ میرے گل ڈال گئے۔ تب سے اب تک الحمد للہ کوشش یہ ہے کہ جو ذمہ داری لگی ہے اُس کا حق ادا ہو۔ اس کام کے لئے جاپان سے امریکہ تک اور چین سے افریقہ تک سفر کیے کوئی ذاتی کسی بزنس کسی کاروبار کسی سفارش کسی دولت کے لئے نہیں اور الحمد للہ اب ایسا وقت آیا ہے کہ دار العرفان سے بیٹھ کر روئے زمین پر ذکر الٰہی روزانہ ہوتا ہے۔ ہزاروں لوگ اُس سے مستفید ہوتے ہیں۔ یہ اللہ کا کرم ہے یہ اُس کا احسان ہے اگر وہ قبول فرمائے اور خاتمہ ایمان پر ہو تو یہ اُس کا احسان ہے چونکہ انسان دنیا میں ہر وقت خطرے میں ہے اور اس میں اگر یہ خیال آ جائے کہ میں تو اتنا عظیم انسان ہوں کہ میں نے روئے زمین کو ذاکر کر دیا تو یہی شرک ہو جائے گا' سارا کچھ ضائع ہو جائے گا' ایمان بھی خطرے میں پڑ جائے گا۔

حضرت جی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ دندہ شاہ بلاول بس سے اُترے ہمارے پاس گاڑیاں نہیں ہوتی تھیں۔ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے ایک گھوڑی آ گئی ایک شاگرد تھے حضرت کے " قاضی صاحب" اللہ مغفرت فرمائے۔ انہوں نے ایک چھوٹے سے قد کی رکھی ہوئی ہوتی تھی عام سی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اُس پہ سوار ہو گئے ان کی گھوڑی ذرا تیز چل رہی تھی میں ہم رکاب تھا۔ باقی لوگ پیچھے رہ گئے تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک محفل میں ایک بہت معروف ولی اللہ کی بات کی تھی کہ کوئی مسئلہ پیش آیا اور میں نے ان سے رابطہ کیا تو میں نے دیکھا کہ وہ تو خود عذاب میں ہیں اور وہ ایسا بندہ تھا کہ اُس کی تصانیف بہت مشہور ہیں۔ اور ایک تصنیف ہے اُس کی چھٹی ساتویں صدی ہجری کی اُس زمانے کا بندہ تھا۔ ما لا بد قبل القیامتہ۔ وہ واقعات جو قیامت سے پہلے ضرور آئیں گے دنیا میں اُس میں انہوں نے اس آج کے زمانے کا نقشہ کھینچا ہے کہ شہروں میں روشنی سوا نیزے پہ ٹنگی ہوگی اُس وقت بات کی ہے یہ جو آج بجلی کے کھمبے ہم دیکھ رہے ہیں اور اُن پہ لائٹیں دیکھ رہے ہیں۔ آج کے ہوائی جہازوں کی بات اُس زمانے میں انہوں نے اپنی اُس کتاب میں کی کہ ایسی سواری ہوگی جو مہینے کا سفر گھنٹوں میں کرے گی لیکن وہ زندہ کھانے پینے والی نہیں ہوگی۔ اب اس سے زیادہ اُس زمانے میں کیا بتاتے۔ اس طرح کے بے شمار واقعات اُس میں انہوں نے لکھے ہیں اُس کا نام ہے "ما لا بد قبل القیامتہ"۔ وہ باتیں جو قیامت سے پہلے ظہور پذیر ہوں گی اور ضرور ہوں گی۔ حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کی عادت مبارک تھی کہ مسائل جو سامنے آتے کسی مطالعہ کی وجہ سے کسی ضرورت کی وجہ سے اُس پر متقدمین کی آرا اور اُن کے فیصلے آپ پڑھتے پھر بعض سے تصدیق بھی کروا لیتے۔

تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کسی محفل میں یہ فرمایا کہ اُن سے میں نے تصدیق کروانا چاہی تو وہ تو خود عذاب میں تھے۔ ساتھ پورا واقعہ بیان فرمایا کہ میں بڑا حیران ہوا اور فرماتے تھے کہ پہلے تو میں نے خود کوشش کی اُس وقت حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے منازل نویں عرش میں ہیں۔ میں نے خود القا کیا کہ یہ زنجیریں انہیں پہنائی گئی ہیں یہ میں القا کروں ٹوٹ جائیں عذاب ختم ہو جائے تو نہیں ہو رہا تھا۔ پھر فرمایا میں نے انہیں بارگاہِ

www.naqshbandiaowaisiah.com

رسالت ﷺ میں پیش کیا اور نبی کریم ﷺ نے اس طرح دیکھا تو وہ زنجیریں ٹوٹ گئیں' عذاب ختم ہو گیا' بندہ درست حالت میں آ گیا' انسانی شکل میں آ گیا۔ پھر فرماتے تھے میں نے انہیں ذکر کرایا مراقبات ثلاثہ کرائے اور فنافی الرسول ﷺ کرایا اور اُن سے پوچھا کہ اب آپ کو آگے لے جائیں تو انہوں نے کہا کہ نہیں مجھے یہاں چھوڑ دو۔ حضور ﷺ کے قدموں میں اب میرے لئے سب سے آگے بھی یہی جگہ ہے۔ اب فرمانے لگے کہ دو جوڑے بڑے خوبصورت کپڑے حضور ﷺ نے انعام میں دیے۔ ایک فرمایا کہ اسے پہنا دو اور دوسرا مجھے عطا فرمایا۔ فرمایا اس کے لئے رکھ دو' آ جائے گا تو پہنے گا۔ اب یہ سارا واقعہ میرے ذہن میں موجود تھا۔ وہ چار پانچ میل کا سفر تھا۔ ساتھی کچھ پیچھے رہ گئے تین چار ساتھی ساتھ تھے وہ ساتھ نہ دے سکے۔ میں اکیلا تھا۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ گھوڑی پر تھے تو مجھے یہ خلش تھی کہ اتنے بڑے اللہ کے ولی کے ساتھ ایسا کیوں ہوا' پوچھا تو جائے میں نے کہا حضرت رحمتہ اللہ علیہ یہ سارا واقعہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا تھا تو اُن کے ساتھ ایسا ہونے کی وجہ کیا تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ بے نیاز کی بارگاہ ہے انہیں اللہ نے وسیع مشاہدات دیئے تھے۔ اب دیکھ لو جو کچھ انہوں نے لکھا ہے جو پیش گوئیاں کی ہیں یہ سب وہ دیکھتے تھے تو انہیں اپنے مشاہدے پہ ایک حد تک اعتماد ہو چلا تھا۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے تیری طرح مجھے بھی یہ خلش تھی۔ پھر میں نے اُن سے پوچھا کہ اس کا سبب کیا ہے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ وقت نزع میرے سامنے ایک راستہ آ گیا کہ اس پہ چلے جاؤ۔ ساتھ ہی دوسرا آ گیا اور آواز آئی اس پہ چلو۔ تو میں نے ارادہ کیا اپنے کشف پر اعتماد کرتے ہوئے کہ یہ دوسرا راستہ جو ہے اس پہ چلتا ہوں اور میں نے قدم اٹھایا۔ ایک پاؤں اٹھایا اُس راستے پہ رکھا نہیں' اٹھایا جیسے تو مجھے خیال ہوا کہ یہ تو کہیں شیطان کا نہ ہو میں نے قدم واپس رکھ دیا لیکن سارے مراقبات ضبط ہو گئے' ساری عبادتیں ضائع ہو گئیں' ساری نیکیاں تلف ہو گئیں اور میں عذاب میں پھنس گیا ہوں۔ بات صرف اتنی سی تھی کہ جب میں نے راستہ سامنے کر دیا تجھے پھر بھی اپنے کشف کی ضرورت ہے کہ پھر اُدھر کا ارادہ کر رہا ہے اور صدیوں عذاب بھگتا اور اُس کے بعد اللہ کو رحم آیا اور اُس نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اس کا سبب بنا دیا' اور مجھے معاف کر دیا اور یہاں تک پہنچا دیا۔ بات صرف یہ تھی کہ ابھی بھی نزع کے وقت بھی تجھے اپنے کشف پہ اعتماد ہے میں جو کہہ رہا ہوں یہ راستہ ہے تو پھر اس کے بعد ضرورت کیا رہ جاتی ہے کہ پھر دوسری طرف تو متوجہ کیوں ہوا اور حضرت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ وہ فرمانے لگے اگر میں اُس پہ پاؤں رکھ دیتا تو ایمان ہی سلب ہو جاتا۔ یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ قدم اٹھایا پھر واپس رکھ دیا تو عبادتیں ضائع ہوئیں مراقبات ضائع ہوئے۔

اب وہ بندہ یہ سوچے جو خود کو بڑا مشکل کشا بنا کے دوسروں کو حوصلے دیتا ہے کہ اُس کا کیا ہو گا۔ مجھے بہت دکھ ہوا ہے اور میں بڑا پریشان ہوں کہ یہ لوگ مجھے بھی مروائیں گے حضرت رحمتہ اللہ علیہ کا ایک واضح حکم ہے۔ میں پھر دہرا دوں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا'' جو لوگ زندگی میں مجھ سے ملا کرتے تھے وہ اگر میری قبر پر بھی آئیں تو مجھے اُن سے اُنس پیدا ہوتا ہے میں اُن کی طرف توجہ کرتا ہوں' لیکن وہ لوگ جو ابھی تک حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے تابع ہیں سرکشوں میں نہیں۔ لیکن جنہیں میں نہیں جانتا جو مجھ سے نہیں ملے اُن کا رابطہ تمہارے ساتھ ہے وہ تمہارے تک آئیں میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ میں اپنا وقت ضائع کرتا ہوں نہ میں اُن کی طرف دھیان کرتا ہوں نہ میری ذمہ داری ہے' اب اس کے باوجود احباب آ جاتے ہیں میرے پاس کہ جی ہم حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پہ ہو آئیں۔ بھئی! میں کیسے منع کروں' ہو آؤ۔ پھر وہ کرتے یہ ہیں کہ ہر نئے آنے والے کو ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہاں جا کر ہوتا کیا ہے؟ بیٹھ جاؤ' اچھا جی مراقبہ کرو' بارگاہ نبوی ﷺ میں پہنچ گئے۔ یا جی رسول اللہ ﷺ سے کہو میری دکان نہیں چل رہی۔ اب دکان میں ڈیڑھ آنے کی ہلدی رکھی ہے اور یہ نہیں دیکھتے اس بات کی حیثیت کیا ہے اور میں کس مقام پہ ہوں اچھا جی دکان چل جائے گی۔ حضور ﷺ فرما رہے ہیں دکان چل جائے گی۔ جی میری صحت ٹھیک نہیں' بیوی کی صحت ٹھیک نہیں' حضور ﷺ فرما رہے ہیں ٹھیک ہو جائے گی۔ تیسری پتہ نہیں کیا بات تھی' مجھے یاد نہیں' وہ کام نہیں ہوا' وہ دیسے بکواس تھا۔ جی حضور ﷺ فرما رہے ہیں یہ بھی ہو جائے گا۔ اب یہ کوئی صاحب کشف ارشاد فرما رہا

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہے۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر بیٹھ کر اُس نئے ساتھی کو۔ لیکن اُسے خود بھی یقین نہیں کہ یہ سارا سچ تو ہے نہیں۔
اگر رُخِ انور محمد رسول اللہ ﷺ تیرے سامنے ہوتا تو لب کشائی کی جرات کیسے کرتا۔ تو تو محض تصور میں جھوٹ بولے جا رہا ہے۔ اب خود کو بھی یقین نہیں کہ یہ سارا ہوگا اگر نہیں ہوگا تو پھر اسے میرے ساتھ بدظنی پیدا ہوگی۔ آخری جملہ فرماتے ہیں "لیکن حضور ﷺ فرما رہے ہیں شکر ادا کرتے رہنا"۔ دیکھا کتنا مبہم جملہ ہے۔ اب اُس کو پھنسا دیا۔ کہ اگر کوئی بات پوری نہ ہوئی تو میں کہوں گا تم نے شکر ادا نہیں کیا ہوگا یار مجھے بتاؤ یہ دین ہے۔ تم ہی بتاؤ یہ دین ہے؟۔

میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر بتا رہا ہوں آپ کو کہ یہ دین نہیں ہے اور اس قسم کے لوگوں کے کردار کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ میں کسی کو جماعت سے نکالتا نہیں کہ میری اتنی جرات نہیں ہے۔ میری ذمہ داری لوگوں کو بھگانے کی نہیں بلانے کی ہے۔ لیکن میں یہ بتا رہا ہوں کہ یہ کشف کے اور اپنی پیری کے شوقین یہ جو کچھ کرتے ہیں یہ بچیں گے نہیں مارے جائیں گے۔ کیا سمجھتے ہو تم بارگاہ نبوت ﷺ کو ڈیڑھ ڈیڑھ آنے کا سودا تمہاری دکانوں میں ہے تمہاری حیثیت کیا ہے تمہیں تو کوئی چوکیدار بھی نہیں جانتا۔ تمہیں کوئی گھاس نہیں ڈالتا۔ تمہاری باتیں تمہاری بیویاں نہیں سنتیں کہ کیا بک رہے ہو اور تم چلے ہو بارگاہ نبوت ﷺ میں اس طرح کی باتیں کرنے اور یہ جو خود کو بزرگ اور صاحب کشف مانتے ہیں۔ کیا کشف خاک کشف ہے ان کا۔ اگر تمہارے سامنے رُخِ انور پیامبر ﷺ ہوتا تو تمہیں باتیں بھول جاتیں۔ چہ جائیکہ تم ہلدی اور گنڈیریاں بیچنے کی باتیں وہاں کرتے پھرو۔ شرم نہیں آتی۔ مختلف ساتھی مختلف جگہ ذکر کراتے تھے۔ میں نے روک دیا۔ میں نے کہا بھئی! جو صاحب مجاز جہاں ہے وہ ذکر کرائے۔ باہر سے کوئی آتا ہے بڑے سے بڑا ہے تو اُس کے پیچھے بیٹھ کر ذکر کرے۔ اب یہ شور مچ گیا اُس کی وجہ یہ تھی کہ جو باہر سے جاتے تھے وہ تو بڑے پیر صاحب بن کے جاتے تھے اور بڑے اپنی حیثیت مان کر جاتے تھے تو وہ تو اب انہیں وہاں پیچھے بیٹھنا پڑا تو شور ہو گیا' جانا چھوڑ دیا۔ پھر خط آنے لگے' اچھا خطوں میں کیا لکھا ہے۔ او جی فلاں حضرت تشریف لاتے تھے ذکر کرانے تو سیڑھیوں تک دارالعرفان بھر جاتا تھا تو اب تو آدھا کمرہ بھی خالی ہوتا ہے تو آپ از راہ کرم انہی کو کہیے وہ آیا کریں میں نے اب فضول خطوں کے جواب دینے چھوڑ دیئے ہیں' پھاڑ کر پھینک دیتا ہوں۔ جس میں کوئی اللہ رسول ﷺ کی دین کی بات ہو اُس کا جواب لکھتا ہوں' اکثر پھاڑ کر پھینک دیتا ہوں۔ کوئی زیادہ مجبور ہو تو اُسے تعویز بھیج دوں ورنہ میں نے تعویز بھیجنا بھی بند کر دیئے ہیں' میں تھک گیا ہوں۔ پھاڑ کے خط پھینک دیتا ہوں بے شمار لوگوں کو واپس جواب نہیں ملا ہوگا نہ ملے۔ آپ کی دنیاداری میں اپنا وقت برباد کرنے کی میرے پاس فرصت نہیں ہے۔ میرے پاس ہزاروں بکھیڑے ہیں اور اُس کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں بھی پوری کرنی ہیں۔ بجائے اس کے کہ آپ اُن بکھیڑوں سے نکل کر اللہ اللہ کی طرف آتے۔ آپ مجھے اللہ اللہ سے نکال کر اُدھر لے جانا چاہتے ہیں۔ خط یہ خط آنے لگے جی فلاں بزرگ آتے تو فلاں۔ اب میں جانتا ہوں کہ فلاں بزرگ کی وجہ سے دارالعرفان کیوں بھر جاتا تھا۔ اس لئے کہ وہ آدھے لوگوں کو تو کشف سناتے تھے۔ باقی آدھوں کو بیماری کا علاج بتاتے تھے۔ باقی آدھوں کو وظیفہ بتاتے تھے۔ کسی کو حضرت کے ذمے لگا دیتے کہ تمہارے لئے حضرت یہ فرما رہے ہیں۔ تمہارے لئے مشائخ نے یہ فرمایا۔ وہ جو ہجوم تھا وہ اپنی اُس دنیاداری کے بکھیڑوں کے لئے تھا اللہ اللہ کیلئے نہیں تھا۔ وہ جب کشفی بزرگ درمیان سے نکلے تو ہجوم کم ہو گیا وہی لوگ رہ گئے جو اللہ اللہ کرنے آتے ہیں۔ باقی کم ہو گئے تو اُس باقی فوج ظفر موج کا ہم نے کیا کرنا ہے جو اللہ کے لئے نہیں آتی۔ اُس کو ہم نے کیا کرنا ہے۔ اُسے بلانے کے لئے وہاں وہ بزرگ کیوں بٹھائیں۔ کہ وہ بزرگ بھی مارا جائے تم ہی ایمان سے کہو کہ یہ تماشے دین ہیں۔ یہ تو دین کے نام پر بدمعاشی ہے۔ بے دینی ہے۔

جمعے کے روز یا جمعرات کے روز خط تھا جی میری روزی کسی نے بند کر دی ہے۔ میری اولاد نہیں ہوتی کسی نے بند کر دی ہے۔ میری صحت ٹھیک نہیں کسی

www.naqshbandiaowaisiah.com

نے بند کر دی ہے۔ میں نے دو جملے اُسے جواب میں لکھے ہیں کہ بھئی عقیدے کا فرق ہے۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ روزی بھی اللہ دیتا ہے اولاد بھی وہ دیتا ہے صحت بھی وہ دیتا ہے اگر وہ نہیں دیتا تو کوئی دے نہیں سکتا۔ وہ دیتا ہے تو کوئی روک نہیں سکتا۔ میرا عقیدہ یہ ہے۔ تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ لوگ روک بھی دیتے ہیں۔ لوگ دلوا بھی دیتے ہیں۔ اس لئے میرا آپ کا بڑا فاصلہ ہے۔ میرے پاس آپ کا علاج نہیں ہے۔ کتنا فاصلہ ہے بنیادی عقیدہ ایمان سے اس خیال کا مجھے بتاؤ؟ اسلام میں ہے اس کی گنجائش؟ تو میں نے یہی جواب لکھ دیا کہ میرے بھائی تم کسی اپنے ہم خیال سے اس کا علاج دریافت کرو۔ میں چونکہ دوسرے طبقے کا آدمی ہوں مجھے کیا پتہ۔ میرا تو سب کچھ اللہ کرتا ہے۔ جو دیتا ہے کوئی روک نہیں سکتا جو نہیں دیتا کوئی چھین کر دے نہیں سکتا۔ اُس کی مرضی نہیں دیتا اولاد تو اُس کی مرضی' دیتا ہے تو اُس کی مرضی۔ اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ کتنی بڑی سلطنت چھوڑ کر مر رہے ہیں اور ان بے چاروں کی اولاد نہیں ہے کہ بیٹا تخت نشین ہو جائے۔ تجھے روٹی تو اپنے لئے نہیں ملتی۔ دکان پہ تیرے پاس کوئی گاہک نہیں آتا۔ صحت تیری خراب ہے تو تُو اُس کو جانشین کو کیا دے کے جائے گا کہ تُو اُس کے غم میں گھلا جا رہا ہے کہ میرا کوئی ولی عہد ضرور ہونا چاہئے۔ شکر کر کہ خود بھوکا مر رہا ہے۔ آگے مرنے والا تو کوئی نہیں ہے۔ پتہ نہیں کیا سوچتے ہیں یہ لوگ اور اگر بنیادی عقیدہ اسلام ہی درست نہ ہوا تو پھر اس سارے وقت ضائع کرنے کا فائدہ کیا؟ سفر بھی کیا' کاروبار بھی چھوڑا' کرایے بھی بھرے' خرچ بھی کیا' یہاں ساری رات بے آرام بھی رہا' تو پھر اس سے حاصل کیا ہوا؟۔

میں تو زندگی کے اُس حصے میں ہوں جہاں موت قریب ہوتی ہے۔ موت تو ہر ایک کے قریب ہے لیکن عمر کا ایک حصہ آتا ہے جہاں زیادہ احساس ہو جاتا ہے۔

نہ کسی کو جماعت سے نکالتا ہوں۔ مجھے اس کا حق ہی نہیں ہے لیکن خود کو الگ کر لینے کا حق تو میرے پاس ہے میں نے اس لئے پچھلے مہینے سے خواتین کو منع کر دیا تھا کہ میں خواتین سے نہیں ملوں گا نہ آپ کی بات سنوں گا۔ اس لئے نہیں کہ میرا کچھ انہوں نے بگاڑ دیا کہ ہر بات دنیا ہی کی ہوتی ہے۔ ہر جھگڑا دنیا ہی کا ہوتا ہے۔ ہم دین کے لئے بلاتے ہیں۔ دین کی کوئی بات ہی نہیں کرتا کسی کی ساس خراب ہے کسی کا میاں بدمعاش ہے' کسی کے سسرال بُرے ہیں۔ بھئی! ان بکھیڑوں کی ہمیں کیا ضرورت ہے ہر خاتون کے میکے ہی بھلے ہوتے ہیں' سسرال ہی بُرے ہوتے ہیں۔ کمال ہے عجیب بات ہے اور اس طرف احباب نے ایک نئی دکان کھول لی۔ اب خط آ رہا ہے کہ جی ہم حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گئے پھر بارگاہ رسالت ﷺ میں پہنچے پھر وہاں یہ عرض کیا دکان نہیں چلتی۔ حضور ﷺ نے فرمایا چل پڑے گی پھر آپ کی صحت خراب ہے آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہو جائے گی۔ لیکن حضرت جو بتا رہے تھے انہوں نے فرمایا لیکن حضور ﷺ فرما رہے ہیں شکر کرتے رہنا۔ اب یہ اُس حضرت جی نے بدمعاشی رکھی ہے درمیان میں۔ پتہ حضرت کو بھی ہے کہ جو کشف کر کے بتا رہا ہے کہ یہ بات تو سارا میں جھوٹ بول رہا ہوں اور جھوٹ بول رہا ہے' مشائخ پر' نبی کریم ﷺ پر اور حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ خوب سن لو۔

من كذب على متعمدا مليتبو من النار . او کمال قال رسول الله ﷺ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنی جگہ دوزخ میں اور جہنم میں آگ میں تلاش کرے۔ اب اگر اُس بتانے والے صاحب کشف کو یہ یقین ہوتا کہ یہ حضور ﷺ فرما رہے ہیں تو پھر آگے شرطیہ جملہ لگانے کی کیا ضرورت تھی کیا حضور ﷺ مشروط کرتے ہیں بات کو۔ جملہ شرطیہ اس لئے لگایا۔ "شکر کرتے رہنا" اب شکر کا کیا پتہ کیا کہ نہیں کیا۔ اور شکر کیسے کیا کیسے نہیں کیا۔ یہ شرطیہ جملہ وہ صاحب کشف یہ جو باتیں بتا رہا ہے وہ بدمعاشی سے لگا رہا ہے کہ کام تو اس کے ہوں گے نہیں۔ میں نے کہہ دیا حضور ﷺ فرما رہے ہیں پھر یہ کہے گا کہ تم نے جھوٹ بولا۔ تو میں کہوں گا تم نے شکر ہی نہیں کیا ہوگا۔ یار یہ دین نہیں ہے خدا کے لئے یہ دین نہیں ہے۔

تصوف تو دین کا عطر ہے۔ جان ہے روح ہے دین کی۔ تصوف تو دور کی بات ہے یہ دین ہی نہیں ہے اور میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

آں را کہ خبرش شد خبرش باز نہ آید۔

جس کو خبر ہو جائے اُس کی تو اپنی خبر گم ہو جاتی ہیں۔اب میں سوچ رہا ہوں کہ کروں کیا۔آپ سے بھی ملنا چھوڑ دوں۔میں نے پہلے چھوڑ رکھا ہے۔آپ آکر یہاں دو دن قیام کرتے ہیں۔میں کبھی آپ سے نہیں ملتا۔اس لئے نہیں ملتا کہ یہ میری پوجا نہ شروع کر دیں۔مجھے نہ لے ڈوبیں میں اس لئے نہیں ملتا۔کہ ان کا رُخ میری طرف نہ ہو جائے جی حضرت نے یہ فرمادیا۔یہ حضرت کون ہوتے ہیں فرمانے والے۔بھئی! ہم تو ایک نوکر ہیں اُس بارگاہ کے اور ہماری ذمہ داری ہے کہ آپ کو ذکر کا طریقہ سکھائیں ذکر سکھائیں بات کریں بات سمجھائیں بیان کریں یہ تو ہماری ذمہ داری ہے۔اب آپ سے مٹھیاں بھروانا ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔آپ کو اپنے اللہ اور اللہ کی بارگاہ اور اللہ کے حبیب ﷺ کی بارگاہ چھڑا کر اپنی بارگاہ کا غلام بنانا یہ تو گستاخی ہے یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔میں اس لئے آپ لوگوں سے الگ رہتا ہوں۔

ایک زمانہ تھا ہم اسی طرح بیٹھتے تھے۔درمیان میں حضرت رحمتہ اللہ علیہ رونق افروز ہوتے تھے خوش طبعی بھی ہوتی تھی۔آپ کا مزاج تھا کہ کبھی آپ ایسے خاموش ہوتے کہ کوئی بولتا نہیں تھا کبھی آپ ہنس بول رہے ہوتے تھے تو سارے ساتھی بھی ساتھ بولتے ہوتے تھے۔اب وہ زمانہ گیا وہ لوگ ٹھوس اور سالڈ تھے۔وہ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ تھے اور جیسے ہم پیر ہیں اور جیسے آپ مرید ہیں۔اب تو بات بات پہ خطرہ ہے کہ یہ یہیں تک رُک جائیں گے انہیں اللہ رسول یاد ہی نہیں رہے گا۔اس لئے ان سے الگ رہنا ہی بہتر ہے۔لیکن اس کے باوجود پھر ملاقات ہوتی ہے۔پھر بات ہوتی ہے لیکن اگر یہی طریقہ کار رہا تو بھئی میں یہ چھوڑ دوں گا۔ملنا بھی چھوڑ دوں گا۔یا اپنے آپ کو بدلو۔کچھ نہیں رکھا آپ کی بڑائی میں۔اب نصف صدی ہوئی مجھے کبھی مجھ سے آپ نے کوئی کشف کی بات سُنی ہے۔جن کو ایک توجہ دیتا ہوں انہیں ہو جاتا ہے اور میں اندھا ہوں مجھے نہیں ہوتا۔میں نے تو کبھی کوئی مشاہدات بیان نہیں کئے۔نہ لوگوں پر رعب ڈالنے کی ضرورت محسوس کی ہے کہ میں اپنے کشف بیان کروں اور لوگوں پر بڑا رعب پڑے گا میں بہت بڑا ہوں۔نصف صدی میں آپ نے مجھ سے کتنے مشاہدوں کی بات سنی ہے۔بتاؤ کوئی اٹھ کر بعض ایسے ہیں اور اتنے اہم ہیں اور اتنے ضروری ہیں جو آنے والے لوگوں کی رہنمائی کا سبب ہیں میں وہ بھی بیان نہیں کرتا لوگوں کی کمزوری کے ڈر سے۔لکھ کر رکھ دیتا ہوں کہ میرے بعد کسی کے کام آئیں گے۔ لیکن آپ کو نہیں سناتا۔آپ کو کبھی کوئی ایک خاکہ نظر آجائے تو اُس پہ پھر آپ بڑے آدمی بن جاتے ہیں۔پتہ نہیں وہ کشف صحیح بھی ہے کہ نہیں۔

شیخ کی محفل میں لب کشائی کی جرات نہیں ہوتی یہ کتنے دلیر لوگ ہیں جو اس طرح کی باتیں بارگاہِ رسالت ﷺ میں لے جاتے ہیں۔یہ محض ان کا وہم ہوتا ہے وہاں تو بندہ برزخ میں کسی بزرگ کے پاس بھی اگر کوئی جائے تو وہ آئینے کی طرح ہوتا ہے اُس کے سامنے اُس کے اندر کیا ہے اُس کی فکر کیا ہے اُس کا کردار کیا ہے۔برزخ میں تو ہر شے سامنے ہوتی ہے۔اور نبی کریم ﷺ کے سامنے تو دنیا و برزخ سب کچھ برابر۔آپ ویسے ہی حیات ہیں۔جیسے دنیوی زندگی میں حیات تھے۔عالم بدل گیا۔یہ عالم دنیا تھا۔یہاں کی ضروریات دنیا کے مطابق تھیں یہاں کی ہوا روشنی غذا دنیا کی ضروری تھی۔ حضور ﷺ برزخ میں جلوہ افروز ہو گئے وہاں کی روشنی وہاں کی دھوپ چھاؤں وہاں کی غذا وہاں کا ماحول ہو گیا۔زندگی میں تغیر نہیں آیا محمد رسول اللہ ﷺ کی۔عالم بدل گیا۔یہاں جلوہ افروز تھے عالم دنیا میں اب جلوہ افروز ہیں عالم برزخ میں۔لیکن اب بھی وہی اللہ کے رسول اللہ ﷺ اور انہی کی نبوت جاری و ساری ہے۔محمد رسول اللہ ﷺ آج بھی محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔آج بھی آپ ﷺ کی برکات ویسی ہیں آج بھی آپ ﷺ کا فیضان ویسا ہی ہے آج بھی نبوت آپ ﷺ ہی کی ہے تو جب سلطنت آپ ﷺ کی ہے۔حکومت آپ ﷺ کی ہے تو آپ اہل سلطنت کے حالات سے بے خبر ہوں گے کہ درمیان میں کسی صاحب کشف کی ضرورت آئی اور وہ اُسے لے کر گیا اور اُس نے بتایا اس کی ضرورت ہو گی۔آپ کے بتائے بغیر آپ کے بارے اُن کی نگاہ میں سب کچھ ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

کیا خوب فرمایا تھا مرزا مظہر جاناں جاں رحمۃ اللہ علیہ نے۔ کیسے عجیب آدمی تھے فرماتے ہیں۔

خدا در انتظار حمد مانیست
محمد چشم بر راہ ثنا نیست ﷺ

کہ اللہ کو ہماری تعریف کی انتظار ہے کہ ہم آپ ﷺ کی بڑی تعریف کریں کوئی نہیں ضرورت کسی کو نہ اللہ کو نہ اللہ کے رسول ﷺ کو۔

خدا خود مدح خوان مصطفٰے بس۔

رسول اللہ ﷺ کی تعریف جب اللہ نے کر دی تو کس کی ضرورت باقی ہی نہیں رہی۔اور

محمد حامد حمد خدا بس
خدا خود مدح خوان مصطفٰے بس

محمد حامد حمد خدا بس نبی ﷺ کی تعریف اللہ نے کر دی کسی کی ضرورت باقی نہیں رہی اور اللہ کی جو تعریف محمد رسول اللہ ﷺ نے کی۔ دونوں جہان مل کر ویسی نہیں کر سکتے۔

مناجات اگر باید بیان کرد
بیت ہم قناعت مے تواں کرد

اگر تم نہیں رہ سکتے دعا کرتے ہیں اور دعا کرنی چاہئے جو دعا ضروری ہے فرماتے ہیں میرے اس اگلے شعر پہ بس ہے۔اس کے علاوہ کسی دعا کی ضرورت نہیں ہے۔کیا دعا کی جائے

محمد از تو مے خواہم خدارا

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تم گزارش کرتے ہو تو کہو اے محمد ﷺ مجھے اللہ عطا کر دیں۔

محمد از تو مے خواہم خدارا
خدایا از تو عشق مصطفٰے را

اور اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتے ہو تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق مانگو نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ کی ذات مانگو اللہ سے نبی کریم ﷺ کا عشق مانگو۔

دگر لب وا مکن مظہر فضولیست

اے مظہر اس کے علاوہ کبھی لب نہ کھول سب باتیں فضول ہیں۔

سخن از حاجت افزوں تو فضولیست۔ضرورت سے زیادہ بات کرنا فضول ہوتی ہے اس میں سب کچھ آ جاتا ہے دونوں جہان اس میں آ جاتے ہیں کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں اللہ کو مانگو اور اللہ کی بارگاہ میں حضور ﷺ کو مانگو بس بات ختم ہوگئی۔

میرے بھائی میں تو دعا ہی کر سکتا ہوں کہ میں نے بہت غلطیاں کیں جو کام کرنے کی جرات کسی صوفی نے نہیں کی بھلا مجھے کیا ضرورت پڑی تھی کہ خواتین کو اللہ اللہ کراتا اور انہیں اس بات کی طرف لے آتا جبکہ اتنا عرصہ محنتیں کرنے کے بعد پھر ان کی سوچ وہی کی وہی ہے۔وہی جھمیلے وہی جھگڑے وہی باتیں تو کیا فائدہ۔اور میں نے یہ غلطی کی جبکہ کسی بڑے سے بڑے صوفی نے ایسا نہیں کیا تو میں نے کیوں کیا۔ میں تو اس خیال میں رہا کہ ان کا حساب

بھی تو مردوں کے ساتھ ہوگا۔ یہ بھی تو میدان حشر میں ساتھ ہوں گی۔ جہنم جانا پڑے گا تو یہ بھی ساتھ جائیں گی لوگ جنت جائیں گے مرد جائیں گے عورتیں بھی جائیں گی۔ نماز مردوں پہ فرض ہے عورتوں پہ فرض ہے۔ روزہ مردوں پہ فرض ہے عورتوں پہ فرض ہے تو وہ صرف فزیکل سٹرکچر میں فرق ہے۔ اللہ کے سامنے تو دونوں انسان ہیں۔ دونوں مکلف ہیں' دونوں کا حساب ہوگا تو ان کو بھی اللہ اللہ سکھائی جائے۔ میں ایسا بے وقوف تھا۔ جب اب تک کسی نے جرات نہیں کی تو میں نے یہ پنگا کیوں لینا تھا۔ اور اگر میں نے غلطی کر ہی لی تو اب تو ساتھیوں کو چاہئے کہ وہ تو یہ احساس کریں۔ خاص کر خواتین کو تو ہر وقت اللہ کا شکر گزار رہنا چاہئے کہ کسی نہ کسی زمانے میں انہیں بھی اہمیت تو دی سوائے عہد نبوی ﷺ اور صحابہؓ تابعین اور تبع تابعین ان مقدس زمانوں کے بعد کسی نے انہیں گھاس نہیں ڈالی اور اگر کسی نے اللہ اللہ سکھائی بھی تو کسی ایک خاتون کو۔ کتنی خواتین ملتی ہیں تصوف میں۔ تاریخ تصوف سامنے ہے مجھے نام نکال کر دکھاؤ۔ میں نے یہ سمجھا کہ میں نبی کریم ﷺ کی وہ سنت زندہ کر رہا ہوں آپ ﷺ مرد وخواتین کو برابر برکات بانٹتے تھے۔ خواتین بھی صحابیہ ہوتی تھیں مرد بھی صحابی ہوتے تھے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا میری بھولی بسری سنت کو جو یاد کرے گا اور زندہ کرے گا اُسے دو سو شہید کا ثواب ہوگا۔ تو میں نے سمجھا میں بڑا تیر مار رہا ہوں لیکن نتیجہ بھگتنا پڑ گیا۔ بات دوسری طرف جا رہی ہے۔ بڑا سمجھا کہ بڑا تیر مارا ہے روئے زمین میں پھرے ہیں لوگوں کو اللہ اللہ سکھا دیا۔ لوگ ہیں کہ وہ پھر کسی بت کی تلاش میں ہیں۔

جس طرح موسیٰ علیہ السلام قوم کو فرعون سے نجات دلا کر لائے اور سمندر کے پار تھے تو دیکھا ایک قوم بتوں کی پوجا کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا موسیٰ **اجعل لنا الٰھاً** ہمارے لئے بھی کوئی ایسا خدا بنا دے ٹھوک ٹھاک کر مٹی کا جیسے یہ پوج رہے ہیں اب ہمارے ساتھ۔ بھئی! آپ نے عرشی منازل بھی کرا دیے۔ لا مکاں تک بھی لے گئے لیکن کوئی سامنے تو چیز بتاؤ نا یار کوئی ہماری دکان تو چلے کوئی ہمارے بچوں کے روزگار کا سبب بن جائے او یار پھر چل کر اگر آپ نے یہیں رہنا تھا تو ہم نے یہ مصیبت کیوں اٹھائی۔ اگر کوے کے بچے ہی نکلنے تھے تو ہم اکیس دن انڈوں پہ کیوں بیٹھے جان کھاتے رہے اپنی۔ ہم تو سمجھے تھے کہ شاہین اور ہنس راج ہنس نکلیں گے۔ بچے نکلے تو کوے کے کیا فائدہ اس سے انڈے توڑ دیے ہوتے۔

تو خدا کے لئے اپنے آپ پر رحم کرو۔ میرے ساتھ بھی کچھ رعایت کرو۔ مجھے بھی اللہ کے حضور جواب دینا ہے۔ اب میں کہتا ہوں میں بیعت نہیں کرتا لوگوں کو وہ کسی جا کر بدعقیدہ سے بیعت ہو جائیں گے۔ اب ایک عجیب بات ہے پھر ڈر لگتا ہے۔ کرتا ہوں تو وہ ویسے ہی نکلتے ہیں۔ تو پھر کیا فائدہ۔ تو بندہ جائے کہاں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اب انکار شروع کر دوں کہ میں بیعت نہیں لیتا۔ ڈرتا اس بات سے ہوں کہ کسی گمراہ کے ہتھے چڑھ جائیں گے جو تھوڑا بہت عقیدہ ہے وہ بھی ضائع کر بیٹھیں گے تو اللہ میاں ناراض ہوں گے کہ تو کون ہوتا ہے روکنے والا۔ جب تیری ذمہ داری لگائی گئی۔ میں جماعت سے کسی کو نکال سکتا ہی نہیں۔ میری ذمہ داری نکالنا نہیں ہے لوگوں کو جمع کرنا ہے لیکن میں آپ کو واضح بتا رہا ہوں کہ اپنے آپ کو سنبھالو اور اگر ایسی حرکات جو میں نے عرض کی ہیں ان میں مبتلا ہو گئے تو اللہ کریم شاہد ہے گواہ ہے میں اس سے بری ہوں۔ میں اس میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں زندگی کی حقیقتوں کا سامنا کرو۔ بے دین بھی گزارا کر رہے ہیں جو کسی قبر پر نہیں جاتے کسی زندے کو نہیں مانتے اُن کا بھی گزارا چل رہا ہے۔ ہندوؤں کا گزارا اپنے بتوں سے چل رہا ہے۔ کبھی سانپ کی پوجا کر رہے ہیں کبھی آگ کی پوجا کر رہے ہیں۔ کبھی بتوں کی اُن کا بھی کاروبار چل رہا ہے۔ آپ کے بھی کاروبار ویسے ہی چلیں گے تو پھر کیا ہوا۔

میاں دنیا اُس کی ہے اور وہ خود چلا رہا ہے نہ بت چلا رہے ہیں نہ جادوگر چلا رہے ہیں نہ کوئی روک سکتا ہے نہ کوئی لا سکتا ہے۔ بہت بڑے جادوگر تھے فرعون کے پاس جنہوں نے اژدہوں سے میدان بھر دیا اللہ فرماتا ہے۔

سحروا اعین الناس ۔ لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا۔ انہیں سانپ نظر آتے تھے حقیقت میں وہی رسے اور لکڑیاں پڑی تھیں۔ لوگوں کے تخیل میں

www.naqshbandiaowaisiah.com

یہ بات ڈال دی۔ ایک وہم ہوتا ہے ایک تخیل ہوتا ہے۔ حقیقت نہیں ہوتی۔ اُس کے کاموں میں کوئی جادوگر کوئی بڑے سے بڑا بت گر اُس کے کاموں میں دخل نہیں دے سکتا۔ یہ عقیدہ غیر اسلامی ہے۔ جو وہ عطا کرتا ہے کوئی روک نہیں سکتا جو وہ نہیں دیتا وہ کوئی لے نہیں سکتا۔ مطالعہ کی عادت ڈالو اگر "المرشد" ہی باقاعدگی سے پڑھتے رہو تو عقائد واعمال کے لئے بہترین خزانہ ہے اور وہی سوال لوگ پوچھتے ہیں جو روزانہ اُس میں شائع ہوتے ہیں۔ شاید آپ پڑھتے نہیں۔ اللہ اللہ کرنی ہے تو اللہ کی رضا کے لئے کرو۔ فنافی الرسول ﷺ نصیب ہوتا ہے تو یہ نجات کا ضامن ہے اور جنہیں نجات نصیب ہوتی ہے اُن کا کردار بدل جاتا ہے۔ اہل جنت کا کردار ہو جاتا ہے۔ اگر کردار نہیں بدلا تو کچھ بھی نہیں ہوا۔

یہ سب باتیں میں کہنا نہیں چاہتا تھا۔ بڑی دیر سے سنتا دیکھتا ہوں۔ ضبط کرتا ہوں لیکن آخر ایک حد ہوتی ہے اور انسان کا حوصلہ جواب دے جاتا ہے اور یہ مذاق نہیں ہے۔ عرصہ محشر میں ایک ایک بندے ایک ایک مرد ایک ایک خاتون کے ساتھ کھڑا ہونا پڑے گا۔ اور یہ سوال ہوگا کہ ساری بدمعاشی تو نے سکھائی تھی انہیں۔ وہاں اپنی صفائی دینا پڑے گی کہ یا اللہ میں بہت گنہگار ہوں لیکن یہ کام میں نے نہیں کیا۔ تو کتنی دیر بندہ وہاں کھڑا رہے اور کس کس کا جواب دے یہ بیعت لینا اور پیر بننا یہ آسان بات نہیں ہے۔ آپ پڑھتے نہیں عیسیٰ علیہ السلام کے قصے میں کہ عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا جائے گا۔ یہ باتیں آپ نے انہیں سکھائی تھیں کہ آپ علیہ السلام کو اور آپ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کو پوجیں اور انہیں الہ مانیں۔ تو وہ عرض کریں گے کہ بارالہا تو واقف ہے میرا تو گواہ ہے کہ میں نے جو بتایا تو خود جانتا ہے یہ ان کی اپنی بدمعاشی ہے اگر انبیاء ورسل کا یہ عالم ہوگا تو ولی کی حیثیت کیا ہے یہ تو نبی کے جوتوں کی خاک بھی نہیں ہے اسے تو صرف اتنا کافی ہے کہ جواب دہی کے لئے کھڑا ہونا پڑا تو اس کا تو وہیں پتا پانی ہو جائے گا تو میں تو میاں آج بتا رہا ہوں کہ میں صرف اور صرف حق کا اور ہدایت کا ساتھی ہوں۔ اگر اس کے باوجود بھی کوئی دودھ پی کے ہی مرتا ہے تو پھر اُس کی اپنی قسمت۔ دودھ دوا بھی ہے غذا بھی ہے لیکن کوئی دودھ پی کے مرتا ہے تو وہ اپنا ایسا بدنصیب ہے۔ تصوف دوا بھی ہے اور غذا بھی ہے اگر اس سے کوئی گمراہ ہوتا ہے تو پھر اللہ کی مرضی۔ میرا اُس میں کوئی قصور نہیں ہے تو میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں۔ اور میں برسرِ عام بتا رہا ہوں کہ ایسے لوگوں کا میں ساتھی نہیں ہوں۔

اگر کسی کو کشف ہو بھی تو اصول ہے شریعت کا کہ نبی کے کشف کی ساری اُمت مکلف ہے اور ولی کا کشف درست بھی ہو تو اُس کے اپنے لئے حجت ہے دوسرے کے لئے نہیں۔ بات ہی ختم ہوگئی۔ دوسرے کے لئے وہ دلیل ہی نہیں پھر کیا ضرورت ہے ان باتوں کی اپنی ساری باتیں اللہ سے کرو۔ ٹھیک ہے اولاد نہیں ہے تو مانگو کون روکتا ہے لیکن اُس سے مانگو جو دینے والا ہے۔ دکان نہیں چل رہی بھائی تو چلاؤ۔ مانگو اللہ سے کہ تمہاری دکان میں برکت ڈالے لیکن اللہ سے مانگو۔ کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز چاہئے تو مانگو اُس بارگاہ سے۔ کون روکتا ہے کون درمیان میں آتا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھو اور یہ جو بھگا بھگا کر نئے ساتھیوں کو حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پہ لے جاتے ہیں نا اُس کا یہ نتیجہ نکلتا ہے چند لوگ تو چوہدری بن جاتے ہیں لیکن پچھلے گمراہ ہو جاتے ہیں وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں۔ تو میرے بھائی میرے ذمے تو ہے کہ میں آپ کو ہر چیز سے آگاہ کرتا رہوں۔ میں نے بتا دیا۔ اللہ گواہ ہے میری ذمہ داری پوری ہوگئی۔ نجات کے لئے دعا کرتا ہوں خواتین وحضرات سب کے لئے۔ اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ سب کو ہدایت دے۔

وآخر دعونا ان الحمدللہ رب العلمین

☆☆☆☆

www.naqshbandiaowaisiah.com

امیر المکرم مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ کے فی البدیہہ

خطبات پر مشتمل زیر طبع تفسیر قرآن حکیم

"اکرم التفاسیر"

سے اقتباس.........

حضور اکرم ﷺ نے جو حکم فرمایا اُس کی وضاحت سمجھنے کے لئے اُسے جاننے کے لئے سوال کرنا سعادت ہے لیکن اعتراض کرنا بدبختی اور شقاوت ہے اور اعتراض ایمان سلب کر لیتا ہے اور کفر میں لے جاتا ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اگر کوئی بات موضوع بحث بھی ہو کسی بات پہ مناظرہ بھی ہو، دونوں طرف دلائل بھی ہوں تو بھی ذات اقدس رسول اللہ ﷺ کو موضوع بحث نہ بنایا جائے۔ یہ بھی ہماری بدنصیبی ہے کہ ادنیٰ سی بات ہوتی ہے اُس کے لئے ہم سیدھا جا کر رسول اللہ ﷺ کا نام لیتے ہیں۔ ☆☆☆☆☆

امیر محمد اکرم اعوان

دارالعرفان منارہ، ضلع چکوال 29-7-2005

الحمدللّٰہ رب العلمین.

والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ محمدٍ والہٖ واصحابہٖ اجمعین

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمo

مانسخ من ایۃٍ اوننسھا نات بخیرٍمنھا اومثلھا. الم تعلم ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیرٌ. الم تعلم ان اللّٰہ لہٗ ملک السمٰوٰت والارض. ومالکم من دون اللّٰہ من ولیٍ ولا نصیرٍ. امر تریدون ان تسئلوا رسولکم کما سُئل موسیٰ من قبل. ومن یتبدل الکفر بالایمان فقد ضل سواء السبیل. ودکثیرٌ من اھل الکتب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفاراً حسداً من عند انفسھم من بعد ماتبین لھُمُ الحق فاعفوا واصفحوا حتی یاتی اللّٰہ بامرہٖ. ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیرٌo

اللھم سبحنک لا علملنا الا ماعلمتنا انک انت العلیم الحکیم.

مولایَ صلِّ وسلِّم دائماً ابداً

علیٰ حبیبک زانت بہ العُصُروا

سورۃ البقرہ ہی چل رہی ہے اور کفار کی وہ بات گذشتہ سے پیوستہ کہ وہ نہیں چاہتے کا فر اہل کتاب میں سے ہوں یا مشرکوں میں سے۔

ان یُنزل علیکم من خیرٍ من ربکم. کہ تم پر اللہ کی طرف سے خیر نازل ہو، بھلائی نازل ہو، رحمت نازل ہو اس لئے وہ ایسے حیلے ایسی باتیں ایسے مکر کرتے ہیں کہ تمہیں صراطِ مستقیم سے بھٹکا دیں یا شبہات میں ڈال دیں۔ انہی میں سے ایک بات یہ تھی جو وہ اعتراضات کرتے تھے کہ بھئی! جب اللہ کی کتاب ہے تو پھر اس کی آیات منسوخ کیوں ہوتی ہیں کیا اللہ کو پہلے سے علم نہیں تھا کہ ایک بات کہہ دی پھر اُس کو بدل دیا۔ اس کا مطلب ہے پہلی بات صحیح نہیں ہوگی یا دونوں میں سے ایک تو صحیح نہیں ہے اس لئے تبدیل کرنا پڑی۔ قرآن کی بعض آیات منسوخ ہوئیں اور منسوخ کے تین

www.naqshbandiaowaisiah.com

طریقے تھے۔

ایک طریقہ تو یہ تھا کہ وہ آیت کریمہ ذہنوں سے دلوں سے نکال دی جاتی۔حتیٰ کہ حضور اکرم ﷺ بھی فراموش فرما دیتے۔دوسرا طریقہ یہ تھا کہ آیت کی تلاوت ختم کر دی جاتی لیکن اُس کا حکم باقی رہتا۔جیسے رجم کی آیات ختم کر دی گئی لیکن رجم کا حکم باقی رکھا گیا۔تیسرا طریقہ یہ تھا کہ آیت باقی رہتی لیکن حکم ختم کر دیا جاتا جیسے مرنے والے پر وصیت فرض تھی اور وہ آیات اب بھی قرآن کریم میں موجود ہیں لیکن جب وراثت کے احکام آ گئے تو وہ فرضیت ختم ہو گئی' جس وقت تک میراث کے احکام نہیں آئے تھے مرنے والے پر وصیت ضروری تھی۔لیکن جب وراثت کے احکام آ گئے پھر وصیت کی ضرورت باقی نہ رہی۔تو حکم ختم ہو گیا لیکن آیت قرآن کریم میں موجود ہے۔یہ اعتراض کہ پہلی غلط تھی یا دوسری یہ بوگس ہے چونکہ یہ آیات احکام کے متعلق ہوتی ہیں اور احکام اپنے وقت پر سارے درست ہوتے ہیں۔جب پہلا حکم تھا تو اُس وقت کے لئے وہ صحیح تھا اُسے منسوخ کر کے جب دوسرا حکم آیا تو اُس وقت جب وہ آیا تو اپنے وقت کے لئے وہ صحیح تھا۔اپنے اپنے وقت پر دونوں درست تھے اور اللہ عالم الغیب والشہادۃ ہے اُسے پتہ تھا کہ پہلے یہ حکم دینا ہے اور اس کے بعد اس کی صورت اس طرح تبدیل ہو جائے گی اور احکام ہمیشہ تبدیل ہوتے رہے۔اخبار میں تبدیلی نہیں ہوئی' خبر اگر تبدیل ہو تو دو میں سے ایک صحیح ہوتی ہے ایک درست ہوتی ہے ایک غلط ہوتی ہے۔لیکن احکام کی تبدیلی میں غلطی کا امکان نہیں ہوتا اس لئے کہ ایک وقت کے لئے ایک حکم درست ہے دوسرے کے لئے دوسرا درست ہے تمام آسمانی کتابوں کو لے لیجئے تو جتنی خبریں ہیں اللہ کی ذات کے بارے اللہ کی صفات کے بارے' ملائکہ کے بارے' آخرت کے بارے' میزان کے بارے جہنم اور جنت کے بارے' جزا وسزا کے بارے کسی خبر میں کسی کتاب میں کوئی تبدیلی نہیں۔روز اول جو خبر آدم علیہ السلام نے دی وہی خبر حضرت آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ نے دی تمام انبیاء علیہم السلام نے وہی خبر دی۔سب نے کہا لا الہ الا اللہ۔سب نے آخرت کی بات کی' سب نے ملائکہ کی بات کی' سب نے حساب کتاب کی بات کی' کوئی تبدیلی نہیں۔احکام پہلی جماعتوں میں روزوں کے مختلف تھے پہلی اُمتوں میں نماز کے مختلف احکام تھے نماز کی تعداد مختلف تھی کبھی دو نمازیں فرض تھیں' کبھی روزہ رات دن کا' چوبیس گھنٹے کا فرض تھا کہ ایک ہی دفعہ افطار ہوتا اور اُس وقت کھا پی لیتے پھر اگلے دن دوسرے دن چوبیس گھنٹے بعد اُس وقت افطار ہوتا اور جب کھا پی کر لیٹتے تو روزہ بند ہو جاتا۔تو احکام میں تبدیلی جو ہے وہ حالات کے مطابق ہوتی ہے لیکن یہ لوگوں کو وسوسے ڈالنے کے لئے۔

وہ جی دیکھیں اللہ کی کتاب ہوتی تو آیتیں منسوخ کیوں ہوتیں فرمایا۔

ما ننسخ من ایته او ننسها نات بخیر منها۔ اللہ کسی آیت کو منسوخ فرماتے ہیں یا اُسے ذہنوں سے خارج کر دیتے ہیں تو اُس سے بہتر حکم اُس کی جگہ اُس سے بہتر آیت نازل فرما دیتے ہیں۔

اللہ کے ماننے والے زیر تربیت تھے اسلام کی آمد آمد تھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانثاروں کی تربیت ہو رہی تھی۔اس لئے لمحہ بہ لمحہ اور زیادہ تبدیلی نہیں آئی' بہت تھوڑی سی آیات ایسی ہیں جو تبدیل کی گئیں۔لیکن فرمایا اُس سے بہتر حکم عطا کر دیا گیا۔

الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر'۔ اے مخاطب! کیا تو اللہ کو بے بس سمجھتا ہے کہ اگر ایک حکم دے چکا ہے تو اب وہ مجبور ہو گیا ہے کہ اُسی حکم کا پابند ہو گیا ہے۔نہیں وہ قادر ہے وہ مالک ہے' وہی تو حقیقی سلطان ہے اور وہی حقیقی اولوالامر ہے اُس کی پسند کسی وقت کیا حکم دیتا ہے' وہ کسی کا محتاج تو نہیں ہے وہ تو ہر چیز پہ قادر ہے اور تجھے یہ خبر بھی نہیں۔

الم تعلم ان اللہ له' ملک السموٰت والارض۔ کائنات کی سلطنت وریاست صرف اُس کی ہے۔تو ان چھوٹے چھوٹے بادشاہوں کو تو خود مختار مانتا ہے اور جو ساری کائنات کا اور ہمیشہ اور حقیقی حاکم ہے اُس پر پابندیاں لگانا چاہتا ہے۔اور یہ بھی جانتے ہو تم اور یہ بھی یاد رکھو! کہ اگر اللہ کو کوئی چھوڑ بیٹھے گا تو پھر اُس کے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار اور کوئی دوست نہیں ہوتا۔وہ ایسی ذات ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

بیٹھنے کون دے ہے پھر اُس کو

جو تیرے آستاں سے اٹھتا ہے

اُس کی بارگاہ سے جو اٹھ گیا پھر اسے دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں کوئی سہارا دینے والا نہیں ہوگا اور یاد رکھو! ان کے فضول اعتراضات اور ان کی بودی باتوں میں آ کر کبھی رسول اللہ ﷺ پر کوئی ایسا سوال مت کرنا۔

امر تریدون ان تسئلو رسولکم کما سئل موسیٰ من قبل. کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پریشان کیا تھا اُلٹے اُلٹے سوال کرتے تھے لوگوں کو دیکھا' بتوں کی پوجا کر رہے ہیں تو سوال کر دیا۔ یا موسیٰ علیہ السلام ہمارے لئے بھی کوئی اس طرح کا معبود بنا دو ہمارے پاس بھی ہم اُسے اٹھائے اٹھائے پھریں اُس کی پوجا کریں۔ اس طرح کے عجیب و غریب سوالات کرتے تھے۔ انہوں نے تنبیہہ فرمائی تو فرمایا کیا تم ان یہودیوں کی باتوں میں آ کر یہ فضول قسم کے سوالات رسول اللہ ﷺ پر کرو گے یہ اتنی عظیم ہستی ہے کہ تمام کائنات کے لئے اللہ کی رحمت مجسم ہیں اور اگر کسی کو حضور ﷺ کی ذات پہ اعتراض سوجھا' مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہو گیا اگر کسی کو کلمہ پڑھنے کے بعد اللہ کے رسول ﷺ پر کوئی اعتراض ہے تو فرمایا

ومن یتبدل الکفر بالایمان فقد ضل سواء السبیل. اُس نے ایمان کو کفر سے تبدیل کر لیا اور سیدھے راستے سے گمراہ ہو گیا۔ یاد رکھیں! اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بڑے سوالات کئے ہیں بارگاہِ نبوی ﷺ میں۔ بڑے سوالات کئے ہیں اور یہ اُنہی سوالات کا حاصل ہے پوری اُمت پر یہ اللہ کا کرم ہے کہ ہر حکم کی وضاحت ہو گئی اور اُس کے سارے پہلو صحابہ کرام کے سوالات کی وجہ سے ساری تشریحات کھل کر سامنے آ گئیں۔ لیکن بات کو سمجھنے کے لئے سوال کرنا عین سعادت ہے اور بات پر اعتراض کرنا بالکل مختلف چیز ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے جو حکم فرمایا اُس کی وضاحت سمجھنے کے لئے اُسے جاننے کے لئے سوال کرنا سعادت ہے لیکن اعتراض کرنا بدبختی اور شقاوت ہے اور اعتراض ایمان سلب کر لیتا ہے اور کفر میں لے جاتا ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اگر کوئی بات موضوع بحث بھی ہو کسی بات پہ مناظرہ بھی ہو دونوں طرف دلائل بھی ہوں تو بھی ذات اقدس رسول اللہ ﷺ کو موضوع بحث نہ بنایا جائے۔ یہ بھی ہماری بدنصیبی ہے کہ ادنیٰ سی بات ہوتی ہے اُس کے لئے ہم سید حاجا کر رسول اللہ ﷺ کا نام لیتے ہیں۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ایک ضابطہ بنا دیا کہ سرکاری ادارے جو ہیں اُن میں جو زیادہ موثر مقامات ہیں جنہیں آپ Key Jobs کہتے ہیں وہاں پر اُن لوگوں کو لگایا جائے گا جن کے والدین مسلمان ہیں۔ جو نئے مسلمان ہو رہے ہیں اُن کو نہیں لگایا جائے گا اور اُس کی وجہ یہ تھی کہ اسلام کے خلاف سازشیں زوروں پر تھیں اسلام دنیا کو تسخیر کرتا ہوا چلا جا رہا تھا اور لوگ جوق در جوق' فوج در فوج اسلام میں داخل ہو رہے تھے ممالک فتح ہو رہے تھے تو کفار مشرکین یہود و نصاریٰ نے بھی سازشیں شروع کر رکھی تھی کہ اپنے لوگوں کو برائے نام کلمہ پڑھا کر داخل کر دیا اور کوشش کی کسی خاص مقام پہ پہنچ جائے اور ہمیں وہاں کی خبریں دیتا رہے۔ تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پابندی لگا دی کہ جو باپ دادا سے مسلمان ہے اُس کو یہ جگہ دیں گے اور نئے مسلمان ہونے والے کو اس طرح کا کوئی عہدہ نہیں دیا جائے گا۔ ایک بدوی نے پیش ہو کر یہ بات عرض کی کہ حضور اکرم ﷺ کے والدین بھی تو مسلمان نہیں تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہم پر کیوں پابندی لگاتے ہیں۔ اُن کا چہرہ مبارک جلال سے سرخ ہو گیا اور فرمایا تو اتنا جاہل ہے کہ تو یہ بھی نہیں جانتا کہ حضور ﷺ کے اعلان نبوت فرمانے سے پہلے صرف وہی کافر تھے جو بت پوجتے تھے یا اللہ کے ساتھ شرک کرتے تھے اور جو اللہ کو واحد لاشریک مانتے تھے وہ کافر نہیں تھے۔ اعلان نبوت سے پہلے حضور ﷺ کی نبوت پر ایمان لانا ضروری نہیں تھا لیکن توحید باری کو ماننا ضروری تھا اور تو والدین کی بات کر رہا ہے حضور ﷺ کے دادا بھی اتنے کھرے مسلمان تھے کہ اللہ کو واحد لاشریک اور ہر چیز پہ قادر جانتے تھے ایک ہی دلیل کافی ہے کہ جب ابرہہ آپ کے اونٹ ابرہہ کی فوج لے گئی تو سارے اہل مکہ خالی کر گئے شہر کہ ابرہہ کا لشکر حملہ کرنے چلا آ رہا ہے۔ تو آپ اُس کے کیمپ میں تشریف لے گئے

www.naqshbandiaowaisiah.com

حضرت عبدالمطلب تو وہ بڑا خوش ہوا کہ بھئی یہ مکہ کا سردار آیا ہے اور میں بیت اللہ ڈھانا چاہتا ہوں یہ مجھ سے اُس پر بات کرے گا۔ تو جب اُس نے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے اونٹ تمہارے فوجی ہانک کر لے آئے۔ شہر ہم نے خالی کر دیا ہے ہماری تمہاری جنگ نہیں ہے تو پھر میرے اونٹ ہانک کر لانے کا تو کوئی مقصد نہیں تھا تو آپ میرے اونٹ مجھے واپس دلوا دیں۔ اُس نے کہا میں تو سمجھا تھا کہ مکہ مکرمہ کا بہت بڑا لیڈر آیا ہے اور میرے ساتھ بیت اللہ کے بارے بات کرے گا کعبہ کے بارے بات کرے گا میں کعبہ کو ڈھانا چاہتا ہوں تو انہوں نے ہنس کر فرمایا کہ اللہ نے مجھے اونٹ دیے ہیں مجھے اونٹوں کا مالک بنایا ہے میری فکر اپنے اونٹوں تک ہے لیکن جس گھر کو تو ڈھانا چاہتا ہے اُس کا بھی ایک مالک ہے میری ہمت سے اُس کی حفاظت باہر ہے لہذا میں اُس کی بات نہیں چھیڑتا وہ خود اُس کی حفاظت کر سکتا ہے۔ بعثتِ عالی سے پہلے اس سے بڑا پختہ ایمان کسی کا دکھائیے! حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تو نومسلم نہ ہوتا تو میں تجھے ایسے دُرے لگاتا کہ ہمیشہ یادگار رہتی کہ کوئی شخص انگلی اٹھانے کی جرات نہ کرتا۔ چھوڑ اس لئے رہا ہوں کہ تو نومسلم ہے لیکن تیری دلیل جو ہے وہ درست نہیں ہے تجھے جاب نہیں مل سکتا وہ اتنی احتیاط فرماتے تھے کہ کوئی محض جاسوسی کے لئے کلمہ پڑھ کر سرکاری دفاتر میں نہ گھس بیٹھے۔

تو فرمایا ان کفار کی تو کوشش یہ ہے کہ کسی طرح تمہیں دین پر اعتراض سکھائیں وہ تب سے اب تک لگے ہوئے ہیں۔ نئی حدیثیں گھڑی جا رہی ہیں یا وہ حدیثیں جنہیں علما نے جھوٹی سمجھ کر چھوڑ دیا تھا کہ لوگوں نے از خود گھڑ لی ہیں 'وضعی'' جنہیں کہتے ہیں لوگوں نے وضع کر لی ہیں اُن کا سہارا لیا جا رہا ہے کہیں عورتوں کی امامت کا مسئلہ کھڑا کیا جا رہا ہے کہیں پردے پہ اعتراض ہو رہا ہے کہیں کسی اور بے حیائی کو روشن خیالی کا نام دے کر آگے لایا جا رہا ہے تو یہ ساری چیزیں کس طرح سے آ رہی ہیں اور اس پر کتنی بین الاقوامی حکومتیں اور کتنی بین الاقوامی ریاستیں اس پہ خوش ہو رہی ہیں اور متفق ہیں تو یہ سارے حیلے کیا ہیں؟ غذاؤں میں حرام شامل ہے' معاشی نظام کو اس طرح سود میں جکڑ دیا کہ کوئی پھنک نہیں سکتا۔ مسلمان جو سود کھائے گا اُس کا ایمان کتنا بچے گا؟ خوراک میں خنزیر کے اجزا ملا دیں گے دواؤں میں شراب ملا دیں گے تو ہر حیلہ یعنی یہ کافر بھی جانتا ہے کہ مسلمان حرام کھائے گا تو اُس کا ایمان خراب ہو گا اُس طرح مضبوط نہیں رہے گا اگر نہیں سمجھتا تو خود مسلمان' فکر نہیں کرتا تو خود مسلمان۔ ورنہ کافر بھی یہ بات سمجھتا ہے کہ مسلمان کو اگر حرام کھلایا جائے پھر اُس کے اعمال میں رخنہ ڈالا جائے' تو جو کام نبی کریم ﷺ نے کرنے کا کہا ہے اُس پہ اعتراض کیا جائے' جس سے آپ ﷺ نے روکا ہے اُس کا جواز نکالا جائے تو یہ سارے حیلے اس لئے ہیں کہ مسلمان کو گمراہ کیا جائے بھئی آخر کیوں' مسلمان مسلمان رہے گا تو آپ کا کیا ہو گا۔ کوئی سارے کافر ایک جیسے ہیں کافروں کے بھی کتنے بے شمار عقیدے ہیں۔ عقائد مختلف ہوں کفر ایک ہی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

الکفر ملتہ الواحدۃ. کفر ایک ملت ہے اُس کے رنگ کتنے ہوں کتے سارے ہی کتے ہوتے ہیں اُن کے رنگ مختلف ہوں' نسلیں مختلف ہوں' قد مختلف ہوں' کوئی کاٹنے والا کوئی شکاری ہے کوئی کیسا ہے کوئی کیسا ہے کوئی چوکیداری والا ہے کوئی محض آوارہ ہے لیکن کتا ہونے میں سب برابر ہیں اس طرح کفر کی جتنی اقسام بھی ہیں کفر ہونے میں سب برابر ہیں کفر میں سب ایک ہیں۔ الکفر ملتہ الواحدۃ۔ اور اسلام۔ کفر ظلمت ہے تاریکی ہے اسلام نری روشن خیالی نہیں اسلام روشن ہے نور ہے۔ اب ظلمت اور نور کسی طرح اکٹھے ہوں گے نور کے خلاف تو ظلمت سازشیں کرے گی تو۔ اگر روشنی پھیلے گی تو ظلمت کی موت ہے تاریکی کی موت ہے۔ اسلام کی بقا کفر کے لئے موت ہے۔

امریکہ کے صدر نے ایک جملہ کہا تھا اور کبھی کبھی سچ بولتا ہے جیسے ایک دفعہ جنگ کے بارے کہہ دیا تھا کہ یہ صلیبی جنگ ہے پھر بعد میں کہا نہیں وہ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ لیکن بات تو منہ سے نکل گئی اسی طرح اس کے منہ سے نکل جاتی ہیں باتیں۔ ایک دن افغانستان کی تباہی پہ تقریر کر رہا تھا تو جو جرم اُن کا گنوایا افغانوں کا وہ یہ تھا کہ

The were going to destroy

www.naqshbandiaowaisiah.com

our culture around the globe.

کہ انہوں نے ایک ایسا معاشرہ بنا لیا تھا کہ ہماری تہذیب کو تو یہ روئے زمین سے مٹا دینے والے تھے۔ اُس نے لفظ تو "کلچر" استعمال کیا لیکن اُس کلچر میں اُن کا عقیدہ اور عمل دونوں شامل ہیں کہ جو ہمارا طرز زندگی ہے' ہمارے نظریات ہیں' ہمارا کردار ہے' جسے ہم تہذیب کہتے ہیں اُسے تو یہ ختم کر رہے تھے اور واقعی صحیح بات تھی۔ اگر اس طرح کی عادلانہ حکومت ہو اور آج تو دنیا بیدار ہے اور روئے زمین ایک "گلوبل ولیج" کا تصور دے رہا ہے پوری دنیا ایک گاؤں بن گئی ہے۔ ہر جگہ کی خبر ہر دوسرے بندے کو پہنچتی ہے۔ اتنے ذرائع ابلاغ ہیں تو لوگ فطرتاً سکون چاہتے ہیں۔ جو ایمان میں ہے جو عمل صالح میں ہے جو انصاف میں ہے جو حق میں ہے۔ تو حکومت تباہ کرنے کے باوجود ہزاروں لوگ مغرب میں اسلام قبول کر رہے ہیں۔ جو چند روز رہی اُس کا یہ اثر ہے کہ لوگ اسلام قبول کئے جا رہے ہیں اور جس بے جگری سے وہ لڑے' جس طرح سے انہوں نے شہید ہونا قبول کیا یہ ایک اور وجہ بن گئی ہے اہل مغرب کے لئے قرآن کریم کو پڑھنے کی کہ اس میں کیا بات ہے لوگ مرنے سے بھی نہیں ڈرتے' پرواہ ہی نہیں کرتے۔ آدمی سارے حیلے تو زندہ رہنے کے لئے کرتے ہیں یہ عجیب لوگ ہیں یہ مرنے کو چل پڑتے ہیں۔ وجہ کیا ہے؟ تو شہدا کا ہر قطرہ خون بھی رائیگاں نہیں جاتا بلکہ وہ زمین میں فصل کی طرح بویا جاتا ہے اور پھر اُس سے سینکڑوں لوگ مسلمان ہوتے ہیں۔ پھر اُس پر ثمر لگتا ہے پھل لگتا ہے' وہ اُگتا ہے۔ یہ میری آپ کی تقریروں سے یا ہماری کوشش سے نہیں شہدا حق کے خون کی لالی ہے جو لوگوں کو نورِ ایمان بن کر نظر آ رہی ہے اور ایمان کی طرف دعوت دے رہی ہے۔

امر تریدون ان تسئلوا رسولکم کما سُئل موسیٰ من قبل. کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام پر یہ اسرائیلی خود اعتراض کرتے تھے موسیٰ علیہ السلام پر اُس طرح تم بارگاہ محمد رسول اللہ ﷺ میں لب کشائی کرو۔ اگر کسی نے یہ جرات کی تو یہ یاد رکھو!

مایَنطق عن الھویٰ . ان ھو الا وحی' یوحیٰ. آپ ﷺ کا نطق مبارک' آپ ﷺ کے لب ہائے مبارک' آپ ﷺ کی زبان مبارک تب تک کوئی لفظ خارج نہیں کرتی جب تک اللہ کی طرف سے حکم نہیں آتا اس لئے کہ اعتراض کی گنجائش وہاں نہیں ہے۔ جو فرما دیا وہ حق ہے اُس میں شبہے کی اعتراض کی گنجائش نہیں ہے اور ایمان یہ ہے کہ صدق دل سے اُسے مانا جائے اور اُس پر عمل کرنے کے لئے جان لگا دی جائے اور اگر کوئی اعتراض کرے گا تو اُس نے ایمان کو کفر سے بدل لیا' ایمان سلب ہو گیا اور وہ کفر میں چلا گیا۔

فقد ضل سواء السبیل اور ہدایت کا راستہ چھوڑ کر گمراہی میں غیب ہو گیا۔

ودکثیرٌ من اھل الکتٰب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفاراً. اہل کتاب کی اکثریت کی تو یہی کوشش ہے کہ کسی حیلے کسی بہانے تمہیں ایمان سے واپس کفر میں کھینچ لائیں۔ اُن کی ساری کوششیں اُن کے ذرائع ابلاغ اُن کے وسائل اُن کے نظام......

ہمارے ایک حکمران نے کہا تھا شاید یہ جملہ آپ لوگ بھول گئے ہوں لیکن مجھے کبھی نہیں بھولے گا کہ "اسلام کی سزائیں وحشیانہ ہیں"۔ اس ایک جملے کا تجزیہ کر کے دیکھ لیں کہ یہ جملہ کہنے والا فرد مسلمان ہے یا اگر مسلمان تھا تو اس کے اظہار کے بعد وہ مسلمان رہا جس نے حدود اللہ کو قرآن حکیم کے احکام کو یا سنت رسول اللہ ﷺ اور ارشادات محمد رسول اللہ ﷺ کو ظالمانہ کہا' اس کے بعد گنجائش رہ جاتی ہے اور عجیب عجیب لوگ ہیں ہم کہ ایسے ایسے لوگ ہم پر حکومت کرتے ہیں۔ وہ کیوں کرتے ہیں؟

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ **اعمالکم اموالکم.** تمہارا کردار تم پر حکومت کرے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم مسلمان نام کے تو ہیں ہمارا کردار ایسا نہیں ہے کہ ہم پر حکمران بھی مسلمان اور اچھے اور نیک اور عادل ہوں' ہمارے گناہ متشکل ہو کر۔ جس طرح وہ دہلی میں قتل عام کا حکم دیا تھا نادر شاہ ایرانی نے تو کسی نے اس پہ کہا تھا کہ

زیشتی اعمال ماصورت نادر گرفت

کہ یہ نادر شاہ دہلی ویسے نہیں آیا ہمارے گناہ مجسم ہو کر نادر شاہ بن گئے

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہیں نادر شاہ ایرانی نے دہلی میں قتل عام کرا دیا۔ کہ ہمارے گناہ جو ہیں زیشتی اعمال ما۔ ہمارے گناہ جو ہیں وہ جمع ہو کر صورت نادر گرفت۔ وہ نادر شاہ بن گئے ہیں ہمارا بھی یہی حال ہے کہ ہم کلمہ تو پڑھتے ہیں لیکن محمد رسول اللہ ﷺ سے وفا نہیں کرتے۔ نام نامی آئے تو انگوٹھے چوم لیتے ہیں لیکن اطاعت نہیں کرتے' حکم نہیں مانتے' کم و بیش ہر مسلمان اپنے نام کے ساتھ محمد لگانا باعث فخر سمجھتا ہے اور مسلمان واحد قوم ہے جن میں کم از کم نوے فیصد لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے نام کے ساتھ محمد ہوتا ہے بلکہ اس سے چڑتے بھی ہیں کافر۔

ہمارے ایک عزیز ڈاکٹر تھے' بہت بڑا ہسپتال ہے یہودیوں کا اُس میں انہوں نے سروس کی تو وہ جب جائن کیا تو اس نے نام پوچھا تو "محمد" سے شروع ہوتا تھا تو اُن کے منہ سے "محمد" نکلا تو وہ چیف کہنے لگا "یہ تو تم سب ہی ہوتے ہو آگے بتاؤ کیا ہے"۔ یعنی اُسے اتنا دکھ لگا کہ جو بھی مسلمان آتا ہے پہلے "محمد" کہتا ہے یار یہ تو تم سارے ہی ہوتے ہو اس سے آگے بتاؤ کیا ہے۔ انہیں دکھ لگتا ہے اور مسلمان اس اسم گرامی کو بطور تبرک بطور سعادت اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہیں۔ لیکن نام کے ساتھ محمد لگا کر' محمد رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرنا یہ کتنی گستاخی ہے' کتنی جہالت ہے' کتنی زیادتی ہے۔ اپنے آپ کے ساتھ! تو فرمایا ودکثیر' من اھل الکتب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفاراً یہ تمہیں اس طرح کے اعتراضات' دین میں نئی نئی اختراعات' دین میں نئے نئے رواج کبھی ائمہ پہ اعتراض ہے کبھی ذکر اذکار پہ اعتراض ہے کبھی قرآن کی کسی تعبیر و تفسیر پہ اعتراض ہے کبھی کسی حدیث کے حکم پہ اعتراض ہے کبھی سنت پہ اعتراض ہے' کیوں کرتے ہیں یہ؟ یردونکم من بعد ایمانکم کفاراً دل کی گہرائی سے چاہتے ہیں کہ تمہیں کافر بنا دیں تمہیں مسلمان نہ رہنے دیں۔ اس لئے کہ اسلام کفر کے لئے موت ہے اور اپنی موت کی سلامتی کون چاہتا ہے حسداً من عند انفسھم من بعد ما تبین لھم الحق اور یہ کوئی کسی نادانی سے یا غلطی سے نہیں کر رہے۔ یہود و نصاریٰ یا کفار کسی غلط فہمی کی بنیاد پر نہیں کر رہے اُن پر بھی ظاہر ہے کہ حق محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمایا ہوا ہے۔ اسلام حق ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ حق ہے' شریعت کے احکام حق ہیں تبین لھم الحق. اُن پر حق واضح ہو چکا ہے' وہ جانتے ہیں کہ حق ہے لیکن خود قبول کرنے کی توفیق نہیں ہوئی' خود مخالفت کر رہے ہیں تو جنہیں قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے چاہتے ہیں کہ انہیں بھی اس سعادت سے محروم کر کے اپنے ساتھ لے جائیں فرمایا فاعفوا و اصفحوا. درگزر کرو برداشت کرو۔ حتی یاتی اللہ بامرہ. حتی کہ اس معاملے میں اللہ کریم اپنا کوئی حکم بھیج دیں۔ تب تک جہاد فرض نہیں ہوا تھا اور کتنا مشکل کام تھا کہ ساری تکلیفیں برداشت کرو اور اُف نہ کرو۔ برداشت کرتے چلے جاؤ اور برسوں مسلمان برداشت کرتے چلے گئے کیا عجیب لوگ تھے!۔

اب آج کفار نے یہ اعتراض بھی سکھا دیے ہیں کہ وہ لوگ مسلمان بھی تھے یا نہیں۔ آج یہ اعتراض بھی کئے جاتے ہیں کہ صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مسلمان بھی تھے یا نہیں یہ تو وہ لوگ تھے جنہوں نے ہر دکھ کو سینے سے لگایا اور اُف نہیں کی۔

حتی یاتی اللہ بامرہ. تا آنکہ اللہ اپنا واضح حکم بھیج دیں۔ ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر. کہ اللہ ہر چیز پہ قادر ہے یا جہاد کا حکم آ جائے یا زندگی کے خاتمے کا حکم آ جائے اللہ بہتر جاننے والا ہے۔ اور وہ بہتر حساب کرنے والا ہے وہ سب سے معاملہ طے کرے گا پھر جہاد کا حکم ہوا تو جہاد میں بھی قتل و غارت گری مطلوب نہیں ہے۔ باطل کو باطل کہنا اور حق کو حق ثابت کرنا جہاد ہے جس ذریعہ سے ہو سکے کہیں زبان سے بات کرنا جہاد ہے کہیں قلم سے لکھنا جہاد ہے سب سے بڑا جہاد اپنے کردار سے ثابت کرنا ہے اور جہاں ضرورت پڑے وہاں جان دینا اور جان لینا بھی جہاد ہے لیکن اس کا فیصلہ اس جہاد کا فیصلہ ہر فرد نہیں کر سکتا۔ دینی ادارہ جس کو اختیار قضا ہو' جس کے پاس حکم کا اختیار ہو اُس کا حق ہے کہ وہ فیصلہ کرے ماوشما اٹھ کر ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جائیں اور جسے جی چاہے کافر کہہ کر گولی مار دیں یہ جہاد نہیں ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو ہدایت پہ قائم رکھے دین کی سمجھ عطا فرمائے اور دین پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

و آخر دعونا ان الحمدللہ رب العلمین

www.naqshbandiaowaisiah.com

امیر محمد اکرم اعوان

دارالعرفان منارہ، ضلع چکوال 6-8-2005

سوال :- ہومیو پیتھی میڈیسن میں الکوہل جس سے نیند کا غلبہ بھی ہوتا ہے یا ایلو پیتھی میں مسکن ادویہ بطور علاج استعمال کرنے سے منفی اثرات تو نہیں پڑتے؟

الحمدللّٰہ رب العلمین و الصلوۃ و السلام علی حبیبہ محمد و الہٖ و اصحابہٖ اجمعین.

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمo

جواب :- ایک غلط فہمی بھی ہے کہ الکوحل شراب نہیں ہوتی۔ خود شراب میں سات پرسنٹ الکوحل ہوتی ہے۔ سات فیصد الکوحل شراب میں ہوتی ہے۔ الکوحل ایک "پرزیوٹو" ہوتا ہے۔ ایک ایسا عنصر ہے جو چیزوں کو خراب ہونے سے محفوظ رکھتا ہے تو ادویات میں جو استعمال ہوتی ہے الکوحل اُس کی تھوڑی سی مقدار اس لئے استعمال ہوتی ہے کہ وہ اجزا اُس میں آمیزہ بنایا جائے وہ خراب نہ ہو۔ چونکہ شراب میں الکوحل ہوتی ہے پھر اُس کا ایک نام بھی پڑ گیا۔ شراب کا "الکوحل" تو وہ خطرہ ہر ایک کو لگا رہتا ہے تو میرا نہیں خیال کہ کوئی دوائی کھا کر بھی کوئی بندہ حواس باختہ ہوتا ہو یا نشے میں آ جاتا ہو۔ بعض ایسی دوائیں جن میں نشہ ہوتا ہے وہ تو میرا خیال ہے خود حکومت انہیں بین کر دیتی ہے ایک دفعہ ایک کھانسی کا شربت آیا تھا۔ بہت عرصہ پہلے، بڑی مدت پہلے اُس میں کچھ اس طرح کا ہوتا تھا۔ پھر وہ بیماروں کے علاوہ اور لوگوں نے لے لے کر پینا شروع کر دیا نشے کے لئے تو وہ بین کر دیا گیا۔ تو بالکل ہی کسی دوائی میں نہ ہو بہت زیادہ نہ ہو۔ نیند آنے سے یا اس سے نہیں۔ وہ جو دماغ میں فتور پیدا کر دے، بھلے بُرے کی تمیز نہ رہے نشہ اُسے کہتے ہیں۔ تو یہ اکثر دواؤں میں ہوتا ہے الکوحل اور یہ پرزیوٹو ہوتا ہے۔ بعض حضرات بڑی شدومد سے خوشبوؤں کو منع کرتے ہیں جن میں الکوحل ہوتا ہے وہ بیچنے والے بھی ایک پہ لیبل لگا دیتے ہیں "الکوحل فری" پیسے دُگنے کر دیتے ہیں تو جو خوشبوجات میں الکوحل استعمال ہوتا ہے وہ کھانے والا نہیں ہوتا۔ وہ پٹرولیم سے بنتا ہے۔ جس سے پٹرول اور ڈیزل بنتا ہے جو پٹرولیم کا مادہ نکلتا ہے کچا تیل جو نکلتا ہے اُس میں سے آگے جا کر وہ الکوحل بھی بنتا ہے جو خوشبوجات میں استعمال ہوتا ہے۔ وہ کھانے والا ہوتا ہی نہیں تو اُن پہ بھی کوئی نہیں۔ اور جو ایلو پیتھی میں بھی مسکن ادویات ہیں ان میں الکوحل کی وجہ سے نہیں ہوتا مسکن ہمیشہ "افیون" ہوتی ہے اور اگر ڈاکٹر کسی بیمار کو اُس کو ایک معمولی سی مقدار دیتا ہے جو مسکن ہے تو اُسکا حرج نہیں ہے اور وہ بڑی تھوڑی مقدار کسی دوائی میں ہوتی ہے۔ مسکن ادویہ میں سب میں افیون ہوتی ہے الکوحل نہیں ہوتی۔

سوال :- محبت الٰہی میں منازل و مقامات کس حد تک معاون ہوتے ہیں۔ ایک شخص جو احدیت پر بیٹھا ہوا ہے کیا اُس کی اللہ سے محبت زیادہ نہیں ہو سکتی اُس شخص سے جو عرش پر بیٹھا ہوا ہے؟۔

جواب :- عمر تو ساری ہم نے بھی اسی راستے پہ گزاری لیکن یہ سوال ہماری سمجھ میں نہیں آئے جو آپ کو سوجھتے ہیں۔ پتہ نہیں کیوں ہم آنکھیں بند کر کے کرتے رہے کہ جو شیخ فرما رہا ہے وہی ہے بس بات ختم۔ آجکل تو تحقیقات کا زمانہ ہے کام تھوڑ کرتے ہیں اور تحقیقات زیادہ بڑا عجیب سا سوال ہے۔

میرے بھائی! ہم نے تو عرش سے بالا بیٹھے ہوؤں کو بھی سر کے بل گرتے دیکھا ہے مراقبات کا ہو جانا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ آپ کو اللہ سے محبت بھی ہے۔ کیونکہ مراقبات تو معیت شیخ سے ہو رہے ہیں اور یہ سارے مراقبات تو ابلیس کو بھی ہو گئے تھے۔ وہ معلم الملکوت نہیں ہو گیا تھا وہ بھی تو ایک جن تھا زمین کا باسی۔ لیکن قرآن حکیم فرماتا ہے کان من الکفرین یہاں "کان" ماضی کا صیغہ ہے یہاں سارے ترجمہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہیں' 'ہو گیا'' ہو کیسے گیا؟ تھا ہی کافروں میں سے' تھا ہی کافر۔ تو پھر اُسے کیوں مراقبات ہوئے؟ اللہ کریم کا ایک اپنا نظام ہے وہ جانتا ہے کون کیا ہے۔ لیکن جب تک اُس جرم کا ظہور نہیں ہوتا۔ اُس پر سزا مرتب نہیں ہوتی۔ جرم اگر کسی کے دل میں ہو کہ میں فلاں کو قتل کر دوں گا اور حکومت کو عدالت کو پتہ بھی ہو تو کیا وہ اُسے سولی پہ لٹکا دیں گے' پھانسی دے دیں گے! قتل کرے گا تو سزا پائے گا۔ دل میں خلوص نہیں ہوتا تو بھی اہل اللہ کے ساتھ شیخ کے ساتھ بیٹھنے سے اُس کی برکت سے اُس کی قوت سے بھی مراقبات ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جب اپنا کردار ظاہر ہوتا ہے تو وہ ہر چیز اُس کی کوئی قیمت نہیں رہتی مراقبات کا ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اُس بندے کو اللہ سے محبت ہے یا خلوص ہے وہ تو انجام پہ پتہ چلے گا کہ کس طرح انجام نصیب ہوتا ہے۔ خلوص ہے یا محبت ہے تو منازل و مراقبات ایک آن میں بھی اور وہ مرنے کے بعد بھی عطا کر سکتا ہے اُس پہ کوئی پابندی نہیں ہے۔

حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک شخص کا واقعہ سنایا کرتے تھے کہ کہیں دریائے نیل کے کنارے ایک شخص بیٹھا رہتا تھا اور ایک جھونپڑا سا بنایا ہوا تھا اور اُس کے پاس مٹی کی دو ''سہنکیاں'' تھیں۔ جن میں قرآن کریم رکھ کر دوسری پر اُلٹ دیتا وہاں بارشیں وغیرہ زیادہ ہوتی ہیں ویسے بھی کنارہ دریا نمی ہوتی ہے۔ یہی سارا اُس کا اثاثہ تھا اور دریا کے کنارے رہتا کچھ مل گیا کھا لیا نہ ملا نہ سہی۔ تو اُسے جاسوسی کے شبہے میں کسی نے اُس کی شکایت کی۔ پولیس والوں کو حکم اُسے گرفتار کر لو۔ اب ہر وقت اپنے حال میں رہتا تھا۔ تو وہ اُسے گرفتار کرنے گئے۔ وہ اُسے ہتھکڑی لگاتے تو وہ ایک دفعہ ''اللہ'' کہتا تو وہ کھل کے گر جاتی۔ کئی بار ایسا ہوا تو وہ چھوڑ کر چلے گئے یہ تو کوئی درویش آدمی ہے۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ سے یہ سوال میں نے عرض کیا تھا کہ اُس کے مراقبات تھے؟ فرمایا اُسے تو لطائف کا بھی پتہ نہیں تھا' نہ اُسے کوئی بندہ ملا نہ کسی نے سکھایا' نہ پتہ تھا لیکن بیٹھا ہر وقت اللہ اللہ کرتا رہتا تھا اللہ اللہ کرتا۔ لطائف میں ہمارے پاس تو بڑے اعلیٰ سب سے اونچے مراقبات والے جو ہیں اُن میں بھی یہ کیفیت تو نہیں ہے۔

یہ محبت ایک کیفیت قلبی ہے دل کی بات ہے۔ اب اپنا اپنا ارادہ ہوتا ہے کوئی مراقبات کرتا ہے یا علم حاصل کرتا ہے تو اپنی بڑائی اُس کے ذہن میں ہوتی ہے کہ میں بہت بڑا بن جاؤں گا۔ تو سب کچھ ریت کا گھر ہوتا ہے۔ اس طرح مختلف چیزیں ہوتی ہیں تو جب تک خلوص نہ ہو محض اللہ کی رضا اور اُس کے قرب کے لئے نہ ہو اور یہ بات دل کی گہرائی میں نہ بسے تو ان چیزوں کا اعتماد نہیں رہتا۔ آدمی ساری عمر عمل تو کرتا رہتا ہے لیکن **انما الاعمال بالنیات.** او **کمال قال رسول اللہ** ﷺ کہ اعمال کا مدار بھی نیتوں پر ہے کس ارادے سے کرتا رہا۔ تو اپنی نیت اور اپنے ارادے کو ہر آن دیکھتے رہنا چاہئے اللہ اللہ یا ذکر الٰہی سب سے بڑا علاج بھی ہے سب سے بڑا معاون بھی ہے کہ دل میں اللہ کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔ اور اُس وقت یہ معاون ہے جب ہم عملی طور پر اتباع نبی کریم ﷺ اپنا لیں۔ یہ لازم و ملزوم ہیں اگر اتباع نہیں ہو گا تو وہ فائدہ نہیں ہو گا جو ہونا چاہئے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ اللہ اتباع رسالت پناہی ﷺ کی توفیق بھی عطا کر دے۔ لیکن بات تب ہی بنے گی دیکھنا یہی ہو گا ساتھ سب سے بڑا مقام یہی ہے کہ مجھے اللہ نے اپنی یاد کی توفیق دی' یہ بہت بڑا مقام ہے۔ آپ روئے زمین پر نگاہ کریں کہ کتنے لوگ ہیں جو ذکر قلبی کے حامل ہیں کم وبیش چھ ارب آبادی ہے دنیا کی چھ ارب میں سے آپ نکالیں تو کتنے لوگ ہیں؟ یہ بہت بڑا مقام ہے کہ اُس نے اپنی یاد کی توفیق دی۔ پھر اس اللہ اللہ کے ثمرات میں سے پہلا پھل یہ ہے کہ اتباع نبوت ﷺ نصیب ہو جائے۔ ایک محبت پیدا ہو جائے۔ غلطی ہو تو اُس پہ دکھ لگے اور اتباع کا شوق پیدا ہو جائے' رغبت پیدا ہو جائے' یہ چیزیں ضروری ہیں جن پر نگاہ رکھی جانی چاہئے انجام اُس کے اپنے ہاتھ میں ہے اور **یہدی الیہ من ینیب .** بات وہی آ جاتی ہے کہ جس دل کی گہرائی سے کوئی چاہے گا اُتنی ہی اُس کو راستہ اللہ کریم دکھاتے جائیں گے' چلاتے جائیں گے' آسان کرتے جائیں گے۔

وآخر دعونا ان الحمدللّٰہ رب العلمین

www.naqshbandiaowaisiah.com

المرشد سے انتخاب

جشنِ عید میلاد النبی ﷺ اور بعثت رحمت عالم ﷺ

ہم امیدیں لگائے بیٹھے ہیں کہ دینی جماعتوں کے یا دینی سیاسی جماعتوں کے سربراہان جو واقعی صاحب علم ہیں نیک ہیں اچھے لوگ ہیں وہ دین نافذ کردیں گے لیکن ہم اتنے بے وقوف ہیں کہ ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ ان کی اپنی ساری اہمیت اس بات میں ہے کہ دین نافذ نہ ہو۔ ساری دینی سیاسی جماعتیں یا ساری دینی جماعتیں ابھی تک اسی بنا پر قائم اور زندہ ہیں کہ ملک میں دین نافذ نہیں ہے اگر دین نافذ ہو جائے تو ان کا تو وجود ختم ہو جائے۔ ان کا دماغ خراب ہے کہ اسلام نافذ کرا کے اپنی روزی روٹی ختم کروالیں اور بیٹھ جائیں میری اور آپکی طرح مزدوری کرنے۔

امیر محمد اکرم اعوان

دارالعرفان منارہ، ضلع چکوال 98-7-10

اعوذ باللہ من الشیطٰنِ الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیمo

وما ارسلنک الا رحمتہ اللعلمینo الانبیاء ۱۰۷

ماہ ربیع الاول ہے پاکستان بھر میں مختلف طریقوں سے مختلف انداز سے کہیں جلسہ کر کے کہیں جلوس نکال کر عید میلاد النبی کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ نبی کریم ﷺ وہ ہستی ہیں جن کی بعثت کے بعد تا قیام قیامت کسی نئے نبی کے آنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رکھی گئی۔ سلسلہ انبیاء علیہم السلام نسل آدم کے زمین پر قدم رکھنے سے شروع ہوا آدم علیہ السلام خود نبی تھے اور عیسیٰ علیہ السلام تک مختلف اوقات میں مختلف ادوار میں جاری رہا اس لئے کہ بدلتے حالات کے تقاضوں کے پیش نظر انسانیت کو نئے نئے سوالوں کے جوابات کی ضرورت رہتی تھی۔ کیسی عجیب بات ہے کہ اللہ کے ایک بندے ﷺ نے مبعوث ہو کر نسل انسانی کی قیامت تک کی تمام بات کی تکمیل کردی، تمام سوالوں کے جواب دے دیئے، تمام مسائل کا حل بتا دیا۔ یہ ذات محض جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کے لئے نہیں تھی اس کی عظمت کا ادراک ہی اسلام ہے معرفت پیامبر ﷺ کا حاصل ایمان ہے اور سارے کا سارا اسلام یہ ہے کہ ہم عظمت محمد رسول اللہ ﷺ کا اپنی حیثیت کے مطابق تو ادراک کرلیں۔ جس شخص کے زمین پر قدم رکھنے کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہ رہی نئی کتاب کی ضرورت باقی نہ رہی اور انسانی معاشرے میں قیامت تک آنے والے سوالوں کا جواب جس نے دے دیا آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ نعرے لگانے سے یا جلوس نکالنے سے اس کی عظمت کا حق ادا ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ عظمت رسول ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ نسل انسانی کا ہر فرد آپ ﷺ کی غلامی کا حق ادا کردے۔ بہت ہی بدنصیب ہیں وہ جو آپ ﷺ کی عظمت سے آشنا نہ ہوئے، آپ ﷺ کی [illegible] لت پر ایمان نہ لا [illegible] کفر کی تاریکیوں میں بھٹک گئے۔ اور بڑے خوش قسمت ہیں وہ جنہیں نور ایمان نصیب ہوا۔ نور ایمان کا تقاضا ہے ایمان اس بات کا نام ہے کہ جو خود کو مومن کہلاتا ہے، اس نے عظمت رسالت ﷺ کو پہچان لیا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے مطابق مقام نبوت سے واقف ہے۔ وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ کا برحق رسول جانتا ہے اور وہ یہ بات مانتا ہے کہ زندگی کے ہر سوال کا جواب اسوہ حسنہ میں موجود ہے۔ اسے اس بات پر یقین ہے کہ پوری دنیا کا نظام اللہ کے حبیب ﷺ نے اپنی شریعت میں، اپنے لائے ہوئے دین میں عطا کر دیا ہے جو یہ سب جانتا ہے اور مانتا ہے

www.naqshbandiaowaisiah.com

وہ مسلمان کہلاتا ہے لیکن وہ کیسے مانتا ہے جب کہ اس کی اپنی عملی زندگی میں یہ سب کچھ نہیں آتا۔ یہ ماننے کا کونسا انداز ہے کہ جب وہ کمانے کے لئے نکلتا ہے تو وہ ایسے طریقے اختیار کرتا ہے جن سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے اور جب وہ خرچ کرنے کے لئے جاتا ہے تو وہاں خرچ کرتا ہے جہاں سے حضور علیہ السلام نے منع فرمایا یعنی زبانی اقرار کرتا ہے عظمت رسول اللہ ﷺ کا اور عملاً انکار کرتا ہے نور نبوت ﷺ کا۔ یہ کونسی قسم ہے مسلمان کی؟ یہودیوں کے بارے قرآن کریم نے فرمایا۔

وقالو سمعنا وعصینا آپ علیہ السلام کی بات ہم نے صرف سن لی بلکہ ہم نے جان لیا آپ کیا کہتے ہیں۔ آپ علیہ السلام کو نبی بھی مانتے ہیں' آپ علیہ السلام کی بات بھی سمجھ لی' لیکن ہم آپ علیہ السلام کی بات ماننے والے نہیں۔ اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے یہودیوں نے یہ کہا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو جب اللہ کی اطاعت کا حکم دیا' جہاد فی سبیل اللہ کی باری آئی اور فرمایا اللہ کا حکم ہے اس شہر میں داخل ہو جاؤ اور ان سے قتال کرو تو وہ کہنے لگے۔

فاذھب انت وربک فقاتلا موسیٰ علیہ السلام آپ جائیں آپ کے ساتھ پروردگار عالم ہے' رب العلمین ہے آپ علیہ السلام کو کس کی ضرورت ہے آپ اور آپ کا رب لڑیں انـــــا ھھنا قاعدون ہم آپ کو نبی مانتے ہیں رسول مانتے ہیں لیکن ہم لڑنے کے لئے آپ کے ساتھ نہیں آئے ہم یہاں بیٹھے ہیں آپ جائیں اور لڑیں۔ اس لئے رب جلیل نے ارشاد فرمایا تھا کہ اپنے نبی ﷺ کو ایذا نہ دو کما اذوا موسی جس طرح امت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی تھی۔

دنیا عالم اسباب ہے اور اس میں اتنی وسعت ہے کہ صدیاں بیت گئیں نسل انسانی اپنی تحقیقات پر فخر کرتے اور پھر نت نئی تحقیقات سامنے آتی ہیں اور صدیاں بیت جائیں گی اس کے راز ختم نہیں ہوں گے ہر آنے والا محقق وہ سائنس سے متعلق ہو وہ طب یا کیمیا سے متعلق ہو یا وہ کسی بھی شعبہ زندگی سے تعلق رکھتا ہو تو اپنے موضوع پہ نئی نئی تحقیقات کرتا اور نئے نئے راز کھوجتا رہتا ہے لیکن وسعت کائنات کا یہ عالم ہے کہ اس میں اتنے راز پوشیدہ ہیں کہ وہ ختم ہونے میں نہیں آتے۔ جب انسان ان حقائق کا مجموعی طور پر احاطہ نہیں کر سکتا تو اس میں اپنے رہنے کے لئے راستہ کیسے متعین کرے گا؟۔ جس دریا کی گہرائی' جس پہاڑ کی بلندی سے ہم واقف نہیں ہیں جس جنگل کے حدود اربعہ سے ہم واقف نہیں ہیں کہ اس میں کہاں پانی ہے' کہاں خشکی ہے' کہاں ریت ہے اس میں ہم راستہ کیسے متعین کریں گے؟۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا رہنما چاہئے جو اس کی ہر ہر حقیقت سے کماحقہ آشنا ہو اور احسان ہے انسانیت پر خالق کائنات کا جس نے آپ ﷺ کو اس خارزار جہاں میں زندگی گزارنے کا صحیح راستہ بتانے والا بنا کر بھیجا۔ اب اس پر بس نہیں ہے کہ زندگی کا ایک سلامتی کا راستہ عطا فرما دیا بلکہ اس پر اپنی حفاظت' اپنی تائید اور اپنی مدد کا وعدہ فرمایا اور تیسرا کمال یہ کہ پھر اس پر آخرت کی کامیابی کا وعدہ فرما دیا۔ زندگی آسانی سے بسر ہو' مشکلات اور مصائب سے نکلنے کا راستہ ہو اور اس پر عمل کرنے میں اللہ کی مدد شامل حال ہو اور انجام کار آخرت کی کامیابی بھی اسی پر موجود ہو اور پھر ماننے والا یہ کہے کہ حضور ﷺ میں آپ ﷺ کو نبی تو مانتا ہوں لیکن آپ ﷺ کی باتوں پر عمل کرنا میرے بس میں نہیں ہے۔ اگر اللہ معاف کر دے وہ کریم ہے ورنہ میرے ذاتی خیال میں نہ ماننے والے سے اس نے زیادہ گستاخی کی۔ جس شخص نے کہہ دیا میں نہیں مانتا اس سے زیادہ گستاخی کا مرتکب وہ ہوا جس نے کہا کہ آپ ﷺ کی عظمت کو تو مانتا ہوں لیکن آپ ﷺ کی باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں آپ ﷺ کی باتیں عمل کے قابل نہیں ہیں۔

کہتے ہیں دنیا میں مسلمانوں کی چھپن ریاستیں ہیں۔ کون کون سی ہیں مجھے تو نام نہیں آتے سب کے لیکن ضرور ہوں گی۔ ان ریاستوں کی آبادی کی اکثریت مسلمانوں پہ مشتمل ہے اور وہاں کی حکمران

www.naqshbandiaowaisiah.com

جماعتیں یا حکمران افراد مسلمان ہیں کتنے دکھ کی بات ہے کہ چھپن میں سے کسی ایک ریاست کو یہ توفیق نہیں ہے کہ وہ دین اسلام کو اپنا ملکی آئین و دستور بنا لے۔ یا اپنے انداز اتباع محمد رسول اللہ ﷺ کے مطابق ڈھال لے بلکہ اگر تجزیہ کیا جائے تو ہر ریاست کا حکمران طبقہ اسلام کو روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے صرف حکمران نہیں ہر ریاست کے امراء کا طبقہ' ہر ریاست کے سیاست دانوں کا طبقہ ہر ریاست کے افسروں کا طبقہ' بلکہ ہر ریاست کے دانشور اور اہل دانش جدید صحافت کے لوگ' علم و ادب کے لوگ' شعراء اور مضمون نگار اس بات پہ متفق ہیں کہ اسلام دین اچھا ہے ہمارا ایمان ہے لیکن ہمارے رنگ میں بھنگ نہ ڈالے۔ ہم سے اس پر عمل نہیں ہوتا۔ ہاں جلوس نکالو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد پر' کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جلسہ کرو کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ مت کہو کہ وہ انداز حکمرانی بھی اپنایا جائے جسے محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنانے کا حکم دیا۔ یہ مت کہو کہ کسی غریب کو اس کا وہ حق دیا جائے جو اسے اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ عطا کرتا ہے۔ یہ مت کہو کہ کسی شہری کو وہ اہمیت' وہ آبرو' وہ عزت' وہ تحفظ دیا جائے جو شریعت اسلامیہ اسے دیتی ہے۔ ایسا مت کہو۔ وہ اس لئے کہ لوگ ہمارے غلام ہیں' ہم ان کے سلطان ہیں' ہم جو چاہیں کریں جسے چاہیں زندہ رہنے دیں جسے چاہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیں ہمارا ہاتھ مت روکو۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ طبقات جو حکمرانوں سیاست دانوں بیوروکریٹس اور امراء اور بااثر طبقات پر مشتمل ہیں کیا ان کی تعداد ملک میں اتنی ہوتی ہے کہ یہ دین کا راستہ روک سکیں۔ یہ تو کسی بھی ملک میں ایک ڈیڑھ فیصد لوگ بھی نہیں ہوتے بلکہ ایک فیصد سے بھی کم لوگ ہوتے ہیں۔ اگر ہم پاکستان میں ہی جاننا چاہیں تو اگر پاکستان کی آبادی چودہ کروڑ ہے اس میں تو چودہ ہزار لوگ ہوں گے۔ ایک لاکھ بھی ہو جائیں تو کیا فرق پڑتا ہے چودہ کروڑ کی صحت پر۔ تو کیا یہ لوگ اسلام کا راستہ روک سکتے ہیں۔ کون روکتا ہے؟ پھر ظاہر ہے جو لوگ اکثریت میں ہیں انہوں نے روک رکھا ہے۔ اکثریت میں تو میں اور آپ ہیں' عام آدمی ہے تو ہم کون سے اسلام کے حق میں ہیں۔ ہم نے بھی تو اسلام کی راہ روکی ہوئی ہے جتنا ہمارے بس میں ہے۔ اگر ہم ریڑھی پر فروٹ بیچتے ہیں تو اس میں بھی ہم دھوکا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم ملازمت کرتے ہیں تو اس میں بھی ہم بددیانتی کرنا چاہتے ہیں' ہم تنخواہ لینا چاہتے ہیں کام نہیں کرنا چاہتے' بیماری کا بہانہ بناتے ہیں۔ دیہاڑی کی مزدوری پر کام کرنے والا فرد نماز کے بہانے دو دو گھنٹے ضائع کر دیتا ہے دوسرے کا کام نہیں کرتا۔ یعنی ایک عام آدمی جس کے حقوق کے تحفظ کے لئے نبی رحمت ﷺ نے اپنا رخ اقدس زخمی کروایا' دندان مبارک شہید کروائے' جاں نثار ذبح کروائے اور خود شمشیر بکف ہو کر میدان میں جہاد فرمایا' جس کے حقوق کے لئے لڑتے رہے حضور ﷺ وہ آپ ﷺ کی اطاعت کرنے پہ راضی نہیں ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ اسلام آئے وہ مولوی صاحب کو اسلام کا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ علماء کا کام ہے' یہ مولویوں کا کام ہے یہ دینی جماعتوں کا کام ہے' یہ لوگ اکٹھے ہو جائیں اور اسلام نافذ کر دیں' میر کا ایک شعر ہے کہ

میر بھی کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

ہم امیدیں لگائے بیٹھے ہیں کہ دینی جماعتوں کے یا دینی سیاسی جماعتوں کے سربراہان جو واقعی صاحب علم ہیں نیک ہیں اچھے لوگ ہیں وہ دین نافذ کر دیں گے لیکن ہم اتنے بے وقوف ہیں کہ ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ ان کی اپنی ساری اہمیت اس بات میں ہے کہ دین نافذ نہ ہو۔ ساری دینی سیاسی جماعتیں یا ساری دینی جماعتیں ابھی تک اسی بنا پر قائم اور زندہ ہیں کہ ملک میں دین نافذ نہیں ہے اگر دین نافذ ہو جائے تو ان کا تو وجود ختم ہو جائے۔ یہ عشر یہ زکوٰۃ یہ چندے یہ قربانی کی کھالیں اگر اسلام نافذ ہو جائے تو یہ تو بیت المال والے لے جائیں گے یہ ریاست ویلفیئر سٹیٹ بن جائے گی۔ ہر فرد کو زندہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

رہنے کے لئے اس کی ضرورت کی تکمیل کے لئے ریاست ذمہ دار ہوگی وہ اسے روزگار دے یا وظیفہ دے وہ تو ریاست کے گلے پڑ جائے گا۔ ہر بیمار کا علاج ریاست کی ذمہ داری ہوگی ہر بچے کی تعلیم ریاست کی ذمہ داری بن جائے گی اور رفاہ عامہ کے کام کے لئے زکوۃ عشر قربانی اور صدقات یہ سارے تو بیت المال لے جائے گا تو ان دینی سربراہوں کو کیا ملے گا؟ ان کا دماغ خراب ہے کہ اسلام نافذ کرا کے اپنی روزی روٹی ختم کروالیں اور بیٹھ جائیں میری اور آپکی طرح مزدوری کرنے۔ انہوں نے تو مزدوری کرنے کا سوچا بھی نہیں۔ اگر اسلام نافذ ہو جائے تو ان کے جو بڑے بڑے دفاتر اور ان کا یہ وی آئی پی سٹیٹس اور حکومت سے ان کے مفادات اور وزراء اعظم سے ان کی ٹکریں اور ان کی خبریں اور اخباروں میں ان کے فیچر اس کی کیا ضرورت اور اہمیت رہ جائے گی یہ تو سب ختم ہو جائے گا تو اسلام دراصل ہماری صحت کے لئے صحیح نہیں ہے۔ حکمران کی صحت کے لئے اس لئے صحیح نہیں کہ اسے موج نہیں کرنے دیتا' اسے پابند کر دیتا ہے۔ سیاست دان کو مفادات اور دوسروں کے حقوق لوٹنے کی اجازت نہیں دیتا۔ عام آدمی کو بے ایمانی سے روکتا ہے جب کہ بے ایمانی ہماری سرشت میں داخل ہو چکی ہے ہمیں حلال کا لقمہ مزا ہی نہیں دیتا۔ جس لقمے میں کسی کا خون شامل نہ ہو وہ لقمہ ہمیں ہضم ہی نہیں ہوتا۔ ہر کام میں بے ایمانی کرنا ہم باعث فخر سمجھتے ہیں۔ بددیانتی کو فن سمجھتے ہیں' اپنا کمال سمجھتے ہیں کہ دوسرے کو پتہ نہیں چلنے دیا اور میں نے بے ایمانی کر لی۔

ہمارے پیر اور مولوی کو بھی اگر اسلام راس نہیں آتا تو پھر اسلام کون نافذ کرے گا؟ کس پر نافذ ہوگا؟ ایک راستہ ہے کہ کچھ لوگ ایسے بے وقوف ہوں جو نفع ونقصان سے بے نیاز ہو جائیں' کچھ ایسے پاگل ہوں جو زندگی اور موت میں تمیز کرنا چھوڑ دیں۔ کچھ ایسے دیوانے ہوں جنہیں مفادات کا یا حکومت کا یا سیاست کا یا عہدوں کا لالچ نہ ہو۔ وہ صرف اور صرف نظریے پہ جم جائیں تو پھر دنیا کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ "لینن" نے جب روس کا تختہ الٹنے کی بنیاد رکھی تو اس کے ساتھ اکیس آدمی تھے اور روس بہت بڑی طاقت تھا دنیا کی اور "زاران روس" بہت بڑے سلطان اور شہنشاہ تھے اور بہت بڑے لاؤلشکر تھے ان کے پاس۔ بہت وسیع ملک تھا ان کے پاس' بہت مال قوت تھی ان کی اور لینن اکیس آدمیوں کے ساتھ اس سارے نظام کے خلاف ڈٹ گیا اور بالآخر اس نے روسی حکومت کا تختہ الٹ دیا جو وہ چاہتا تھا وہ اس نے نافذ کر دیا اس میں کتنے لوگ مرے' کتنی تباہی آئی' کیا ہوا کیا نہیں ہوا اس سے بحث نہیں ہے۔ بحث اس بات سے ہے کہ جو وہ چاہتا تھا وہ غلط تھا وہ باطل تھا لیکن وہ باطل اس نے نافذ کر دیا۔

چین میں صدیوں سے شہنشاہیت چلی آ رہی تھی ماؤزے تنگ اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے پاس کوئی آسمانی کتاب نہیں تھی۔ کسی نبی کا اسوہ حسنہ نہیں تھا۔ ڈیڑھ سو آدمیوں کے ساتھ اس نے ابتدا کی اور چین جیسی عظیم سلطنت کو تہہ وبالا کر دیا۔ جو وہ چاہتا تھا وہ غلط تھا یا صحیح اس سے بحث نہیں لیکن جو وہ چاہتا تھا اسے نافذ کر دیا۔

کل ایران میں خمینی صاحب کی حیثیت یہ تھی کہ شہنشاہ ایران نے اسے ملک سے نکال دیا اور کوئی ایسا آدمی نہیں تھا جو اسے ملک میں روک کر پناہ دے سکتا برسوں فرانس میں پناہ گزیں رہا۔ اسے کچھ لوگ میسر آ گئے۔ دو چار برس بڑھتے بڑھتے عوام کی حمایت اسے اتنی ملی کہ بغیر ایک گولی فائر کئے۔ پوری فوج پورے لشکر' پورے جدید ہتھیار' سب کچھ ہونے کے باوجود شہنشاہ کو بھاگنا پڑا اور ملک خمینی کے سپرد ہوا۔ اس کا جو اپنا نظریہ تھا' اس کا جو اپنا عقیدہ تھا جس بات کو وہ درست سمجھتا تھا وہ اس نے نافذ کر دی۔ ہم اس کے عقیدے سے متفق ہوں یا نہ ہوں یہ الگ بات ہے لیکن شہنشاہ ایران سے ایک گولی فائر کئے بغیر اس نے ملک لے لیا۔ اگر لوگ مرے تو خمینی کی حکومت نے آ کر انہیں مارا۔ سزائیں دیں۔ تبدیلی کے لئے کسی کو مرنا نہیں پڑا۔ اس کا مطلب ہے کہ چند لوگ بھی اگر طے کر لیں' تہیہ کر لیں یا خلوص

www.naqshbandiaowaisiah.com

کے ساتھ کسی بات پہ جم جائیں تو وہ سب کچھ ہو جاتا ہے جو انہونی نظر آرہا ہوتا ہے۔

لہذا اس ملک میں بھی اگر ہمیں اسلام کے ساتھ محبت ہے یا عقیدت ہے یا ہم اس کا نفاذ چاہتے ہیں تو سب سے پہلے وہ افراد تلاش کریں یا خود کو ان جیسا بنائیں جو باقی سارے مفادات سے کٹ کر صرف اور صرف محمد رسول اللہ ﷺ کے ہو کے رہ جائیں۔ جو سونا' جاگنا' کھانا' پینا' مرنا' جینا' نفع ونقصان ایک ہی حوالے سے سوچیں اور وہ حوالہ ہو محمد رسول اللہ ﷺ کا اور یہ یاد رکھیں لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ' آپ ﷺ کی ایک ایک ادا اسوہ حسنہ ہے ذات پیامبر ﷺ غیر منقسم ہے نا قابل تقسیم ہے۔ یہ ایمان نہیں ہے کہ آپ ﷺ کی ایک ادا کو اپنا لیا جائے اور دوسری کو چھوڑ دیا جائے یہ یہودیانہ طرز فکر ہے' افتو منون ببعض الکتب وتکفرون ببعض۔ کتاب میں سے بعض کو قبول کر لیتے ہو اور بعض کا انکار کر دیتے ہو' یہ یہودیوں کا رویہ ہے۔ جو اپنانا چاہے اسے پورے کا پورا اسوہ حسنہ اپنانا پڑے گا۔ اور پورا اسوہ حسنہ یہ ہے کہ راتیں جانماز پر بسر ہو جاتیں' قدوم مبارک متورم ہو جاتے۔ ام المومنین حبیبہ حبیب کبریا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ مجھ سے فرمانے لگے کہ اے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی اگر تو چاہے تو آج کی رات میں عبادت میں بسر کر لوں۔ ذمہ داری کو دیکھیے کہ اللہ کی عبادت کو جی چاہا تو زوجہ محترمہ سے اجازت طلب فرما رہے ہیں۔ چونکہ اس کا بھی حق ہے فرمایا! بیشک۔ حجرہ مقدسہ میں جگہ اتنی ہی تھی کہ آپؓ فرماتی ہیں حضور ﷺ عبادت کے لئے کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ کا جائے نماز جو تھا جہاں آپ ﷺ کی سجدہ گاہ تھی وہاں میری ٹانگیں تھیں۔ جب حضور ﷺ سجدے کے لئے جاتے تو میں ٹانگیں پیچھے کھینچ لیتی۔ جب حضور ﷺ قیام کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو میں لمبی کر لیتی۔ فرماتی ہیں حضور ﷺ نے طویل قیام فرمایا اور طویل رکوع اور طویل سجود فرمائے سینہ اطہر علیہ الصلوۃ والسلام سے اس طرح آواز آتی تھی جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے اور اشک ہائے مبارک اس طرح رواں تھے کہ ریش مبارک بھیگ کر سینہ اقدس پر بارش کی طرح موتی گر رہے تھے۔ جب حضور ﷺ فارغ ہوئے تو فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کہ دنیائے ایمان کے ہر فرد کو آپ ﷺ کی شفاعت پہ بھروسہ ہے۔ سارے مسلمانوں کا سارا سرمایہ آپ ﷺ کی شفاعت ہے کہ اس پر لوگوں کی نجات ہوگی اور آپ ﷺ خود اتنا گریہ فرما رہے ہیں تو فرمایا افلا اکون عبدالشکور۔ اگر اللہ نے مجھے اتنی عظمت دی ہے تو میں اس کا شکر ادا کروں۔ خانگی امور میں بازار سے سودا لاتے ہیں' کپڑے دھونے میں شرکت فرماتے ہیں' سبزی کاٹ کر دیتے ہیں' آٹا گوندھواتے ہیں' آگ جلواتے ہیں اور لکڑیاں جمع فرماتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ عبادت کا یہ عالم ہے کہ دنیا سے پردہ فرمانے کا وقت آ گیا نقاہت کا غلبہ ہے' قدموں پر کھڑے نہیں ہو سکتے' حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں طرف سے سہارا دے رکھا ہے اور دونوں کی گردنوں میں حضور ﷺ نے بازو مبارک ڈالے ہوئے ہیں۔ قدم مبارک اٹھا کر رکھنے کی سکت نہیں' پائے اقدس گھسیٹ کر آگے رکھتے ہیں حضور ﷺ اور نماز باجماعت کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ یہ وہ ہستی ہے جس کی شفاعت پہ ہر مومن کو امید نجات ہے۔ عبادت کا عالم یہ ہے اور دوسری طرف ایک ایک فرد کے حق کے لئے شمشیر بکف ہیں۔ مسلمانوں کے حق کے لئے نہیں انسانوں کے حق کے لئے اللہ کی زمین پر بسنے والے ہر بندے کو وہ بنیادی حق نصیب ہو جو اللہ نے اسے عطا کیا ہے۔ وہ اسلام لاتا ہے یا نہیں یہ بعد کی بات ہے۔ ظلم کے خلاف بنفس نفیس سینہ سپر ہیں اس لئے فرمایا۔

وما ارسلنک الا رحمتہ اللعلمین۔ تمام جہانوں کے لئے آپ ﷺ کا وجود عالی رحمت الٰہی ہے کہ جو ایمان نہیں لاتا اس کو اس

www.naqshbandiaowaisiah.com

کے انسانی حقوق دلانے کے لئے بھی آپ ﷺ شمشیر بکف ہیں۔
اب اگر کسی نے نمازیں اختیار کرلیں اور عملی زندگی کا وہ حسین پہلونظر انداز کر دیا جو جہاد ہے ظلم کے خلاف تو اس کے پاس آدھا دین ہے اور اگر کوئی میدان عمل میں واقعی ان اداؤں کو واپس لانا چاہتا ہے لیکن عبادات کا پہلو چھوٹ گیا تو آدھا دین ہے اس کے پاس۔ عظمت رسالت ﷺ اور اتباع محمد رسول اللہ ﷺ کا تقاضا تو یہ ہے کہ عبادات میں بھی ثابت قدمی ہو اور عملی زندگی میں ہر قدم ظلم کے خلاف جہاد تصور ہو۔ اسلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر مسلمان اپنی ذمہ داری کا احساس کر کے صرف اپنی ہی نہیں دوسرے کی ذمہ داری بھی اپنے سر لینا چاہتا ہے اور یہ حسن اسلام ہے۔ آج ہماری یہ حالت ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریاں بھی چاہتے ہیں کہ دوسرا ادا کر دے۔

ربیع الاول ہمیں جشن منانے کی دعوت نہیں دیتا بلکہ ہمیں ایک عجیب فکر عطا کرتا ہے کیسی عجیب بات ہے کہ آج بھی زمین کا نصف سے زیادہ حصہ مسلمانوں کے زیرنگیں ہے اور آج دنیا کے وسائل کا اسی فیصد مسلمانوں کے پاس ہے زندگی کے وسائل کا اسی فیصد دنیائے اسلام کے پاس ہے' مسلمان ریاستوں کے پاس ہے۔ زرخیز زمینیں ان کے پاس ہیں' پھلوں سے لدی وادیاں ان کے پاس ہیں' جانور ان کے پاس ہیں' زیرزمین ذخائر وہ پٹرول ہو یا تیل' سونا ہو یا جواہرات وہ ان کے پاس ہیں۔ خوبصورت بندرگاہوں پہ ان کا قبضہ ہے خشکی کا حصہ ہو یا سمندر کے سارے بہترین حصے' مسلمانوں کے پاس ہیں اور ساری دنیائے کفر کے پاس زمین کے وہ حصے ہیں جہاں کہیں نصف سال برف رہتی ہے کہیں سال کے دس مہینے برف پڑی رہتی ہے۔ وسائل سارے مسلمانوں کے پاس ہیں اور ان سب کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہم کافروں جیسے ہو جائیں۔ ہمارا لباس کافروں جیسا ہونا چاہئے۔ ہماری شکل ان جیسی نظر آنی چاہئے۔ ہمارا انداز گفتگو ان جیسا ہونا چاہئے۔ ہمارے روزمرہ کے معمولات ان کی طرح ہونے چاہئیں۔ ہمیں صاحب بہادر نظر آنا چاہئے۔

اب اس پس منظر میں تلاش کیجئے اپنے آپ کو' اپنے عقیدے کو' اپنے نظریے کو اور اپنے اس دعوے کو جو اسلام اور نفاذ اسلام کے لئے ہم رکھتے ہیں۔ اس دعوے کو تلاش کیجئے وہ ہے کہاں! کیا عہد نبوی ﷺ میں جب دنیائے کفر سے ٹکر لی گئی تھی تو مسلمانوں نے یہ کہا تھا مولوی جمع ہو کر میدان میں نکلیں یا پیر صاحبان آگے آئیں۔ نہ کوئی پیر تھا نہ کوئی مولوی تھا ہر مسلمان محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام تھا اور آج بھی کسی پیر کسی مولوی کی کوئی حیثیت نہیں ہے کہ وہ مسلمان اور اس کے نبی ﷺ کے درمیان حائل ہو ایسی کوئی حیثیت نہیں ہے کسی کی کہ وہ ایک دیوار بن جائے اللہ کے نبی ﷺ اور اللہ کے بندے کے درمیان۔ پیر یا مولوی کا احسان صرف یہ ہے کہ جب ہم بھٹکیں تو وہ ہمیں وہ راستہ دکھا دے جو بارگاہ نبوی ﷺ کو جاتا ہے۔ اگر ہم بھٹک رہے ہیں اگر ہم سے وہ راستہ چھوٹ رہا ہے تو پیر صاحب کا یا مولوی صاحب کا احسان ہم پہ یہ ہے کہ وہ ہمیں اپنا اسیر نہ بنائے' بلکہ ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کا راستہ دکھا دے۔ اس کے علاوہ کسی پیر' کسی مولوی کا کوئی مصرف نہیں۔ تو اس کے بعد بھی اگر ہم یہ بوجھ بھی پیر اور مولوی پر ہی رکھیں کہ وہ ریاستیں امور بدل دے گا وہاں اسلام نافذ کر دے گا تو تف ہے ہماری مسلمانی پر۔ ہم کیسے مسلمان ہیں! آخر ہماری ذمہ داری کیا ہے۔ ہمارا خون کس دن کام آئے گا۔ ہماری جراتیں ہماری ہمتیں کس دن کام آئیں گی۔ ہم کس کام کے لئے ہیں۔

تو میرے بھائی! آپ کے سیاست دان تو خیر اس طرف آتے ہی نہیں حکمران آنا چاہتے ہی نہیں بیوروکریٹس اس راستے سے گزرنا نہیں چاہتے اور آپ کا پیر اور آپ کا مولوی بھی نفاذ اسلام نہیں چاہتا۔ اسے بھی گردش ایام نے اس جگہ کھڑا کر دیا ہے جہاں وہ کرتا کچھ نہیں پاتا سب کچھ ہے اور اسلام میں بنیادی طور پر غیر معروف ذرائع سے جو رزق حاصل ہوتا ہے وہ حرام ہے۔ خواہ وہ پیر صاحب کو

www.naqshbandiaowaisiah.com

آتا ہو مولانا کو آتا ہو سیاست دان کو آتا ہو مجھے ملتا ہو یا آپ کو ملتا ہو۔ معروف ذرائع ہیں چار ملازمت ہے' تجارت ہے' زراعت ہے' مزدوری ہے' یہ چار معروف ذرائع ہیں اگر ان معروف ذرائع کے علاوہ غیر معروف ذرائع سے رزق ملتا ہے تو وہ حرام ہے وہ خواہ پیر صاحب کھائیں مولانا صاحب کھائیں میں کھاؤں آپ کھائیں وہ حلال نہیں ہوتا۔ اور ہماری جتنی قیادت ہے وہ دینی ہے یا دنیوی ان کے ذرائع غیر معروف ہیں۔ پتہ نہیں کہاں سے بادل ان پہ برس جاتا ہے ان کے پاس کروڑوں اربوں کھربوں روپیہ جمع ہو جاتا ہے۔ کہاں سے آتا ہے' کیسے آتا ہے' اس کا کوئی جواز کوئی راستہ کوئی اس کا طریقہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا۔ جو شخص حرام کھانے پہ قناعت کر لیتا ہے اس سے کسی نیکی' کسی شرافت' کسی دین داری کی توقع فضول ہے' خود فریبی ہے۔ مردار خوری سب سے قبیح عمل ہے۔ آپ نے مردار خور جانوروں کو کبھی شکار کرتے دیکھا؟ ایک دفعہ جو جانور مردار کھانے کا عادی ہو جائے وہ شکار کر کے نہیں کھا سکتا۔ اس میں وہ سکت ہی نہیں رہتی۔ اس کی فکر ہی آلودہ ہو جاتی ہے۔ وہ یہ سوچتا ہی نہیں گدھ کبھی نہیں سوچتا کہ اپنا شکار مار کر بھی کھایا جا سکتا ہے۔ وہ دو دو دن بیٹھ کر مرنے والے کی موت کا انتظار کر سکتا ہے۔ دو دو تین تین دن بھوکا پیاسا کسی مرنے والے کے سرہانے کسی پتھر پہ' کسی درخت پہ' ٹنڈ پہ بیٹھا رہتا ہے کہ یہ مر جائے تو کھاؤں۔ کسی کو مار کر کھانے کی اس میں فکر ہی ختم ہو جاتی ہے۔ جو انسان غیر معروف ذرائع سے رزق کھانے کا عادی ہو جاتا ہے وہ گدھ بن جاتا ہے اس سے انقلابات کی امیدیں وابستہ کرنا خود فریبی ہے۔ اور یہاں رزق کے معروف ذرائع ہی معدوم ہیں۔ کسی کو پتہ نہیں معروف ذرائع ہوتے کیا ہیں۔ معروف ذرائع سے رزق کمانا تو بڑے دور کی بات ہے۔

تو میرے بھائی! الحمد للہ اس ماہ مبارک میں مسلمان ویسے سمجھ دار ہیں کہ جشن ولادت مناتے ہیں کیوں کہ جشن ولادت میں کوئی پیغام نہیں ہے۔ جشن بعثت نہیں مناتے کہ اس میں پیغام ہے کہ یہ کرو یہ نہ کرو۔ تو میں نے کبھی اپنی اس چونسٹھ سالہ زندگی میں انہیں بعثت پہ جلسہ کرتے نہیں دیکھا۔ میں نے نہیں دیکھا شاید کرتے ہوں۔ لیکن ولادت پہ کرتے ہیں کیونکہ ولادت میں کھایا پیا' نعتیں پڑھیں' شعر پڑھے' گایا بجایا چلے گئے۔ چندہ جمع ہو گیا' حلوہ پک گیا' کھا پی لیا شاباش تم بھی بخشے گئے میں بھی بخشا گیا۔ اس میں کوئی Message کی بات کوئی پیغام کی بات کریں' ولادت تو' گستاخی معاف! ابولہب نے بھی منائی تھی۔ لیکن اعلان بعثت پہ دنیا میں اسلام کا سب سے بڑا دشمن بن گیا۔

حضرت عباسؓ عم رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا ابولہب کو اور میں نے پوچھا سناؤ بھائی اب کیا حال ہے تو کہنے لگا بہت برا بہت ابتر حال ہے لیکن ایک بات اس کے باوجود بھی ہے کہ جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو میری ایک کنیز نے آکر مجھے مبارک دی کہ مبارک ہو تمہیں حضرت عبداللہ کے ہاں بیٹا ہوا ہے تو میں نے اسے خوشی میں آزاد کر دیا اور اس طرح اشارہ کیا تھا ہاتھ سے کہ اچھا تو تم آزاد ہو۔ جب ہفتے کا وہ دن اور وہ لمحہ آتا ہے تو اس طرح مجھے سمجھ آتی ہے کہ کسی ہاتھ نے مجھ پر ٹھنڈا پانی چھڑک دیا جہنم میں۔ عجیب بات ہے کہ جشن ولادت تو اس نے بھی منایا غیر شعوری طور پر جانتا نہیں تھا کہ یہ ہستی کون ہے کیا ہے اور اس کا پیغام کیا ہے اس کے باوجود اللہ نے اسے جہنم کے عذابوں میں تھوڑی سہی لیکن کمی تو کر ہی دی۔ ریلیف تو دے ہی دیا۔ تو میرے خیال میں ولادت کی بات جہاں تک تھی اس میں تو ابولہب بھی شریک ہے لیکن جب بات بعثت کی آئی تو پھر وہ شخص مقابلے میں ڈٹ گیا جو فرعون تھا۔ دنیا فرعونوں کی ہے چھوٹے بڑے مختلف فرعون ہیں۔ کوئی فرعون اپنی انا اپنی فرعونیت قربان کرنا نہیں چاہتا مولانا رومی نے فرمایا تھا۔

نفس مارا کم تر از فرعون نیست

لیک او را عون ما را عون نیست

www.naqshbandiaowaisiah.com

اس کے پاس طاقت تھی ہمارے پاس طاقت نہیں ہے ورنہ ہم اس سے کم نہیں ہیں۔تو دنیا چھوٹے بڑے فرعونوں سے بھری ہوئی ہے اور ہر فرعون عملی زندگی میں حضور علیہ السلام کی مخالفت پہ اڑ گیا ہے۔ ہر ابو لہب نے حضور ﷺ کی عملی زندگی کی مخالفت کی۔ دیکھنا ہمیں یہ ہوگا کہ عملی زندگی میں کتنے قدم ہم حضور ﷺ کے نقش قدم کی طرف بڑھتے ہیں اور کتنے فیصلے ہمارے فرعونوں کی اقتدا میں اور ان کے اتباع میں ہیں۔ اگر ہماری زندگی کا' ہمارے شب و روز کا اکثر و بیشتر حصہ فرعون کے ساتھ بسر ہوتا ہے تو ہم کس طرح کے مسلمان ہیں۔ تو میرے بھائی! اگر ہمیں واقعی حضور ﷺ کے تشریف لانے کی خوشی ہے اور اللہ کرے ہمیں ہو تو ہمیں کچھ بے وقوفوں کی' کچھ پاگلوں کی' کچھ ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو زندگی کو دنیا کے مختلف پیمانوں سے نہ ناپیں بلکہ زندگی کے ہر حوالے کو محمد رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے جانچیں۔ اگر لینن اپنا فلسفہ نافذ کر سکتا ہے' ماؤزے تنگ اپنا فلسفہ نافذ کر سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ کوئی مسلمان اپنا فلسفہ حیات مسلمانوں سے نہ منوا سکے۔ شاید ہم منوانا نہیں چاہتے۔ ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو ذمہ دار بنانے پہ لگے ہوئے ہیں تو یہ ایک سوال ہے ہمارے سامنے یہ میرے لئے بھی ہے یہ آپ کے لئے بھی ہے ہر اہل وطن کے لئے بھی ہے اور ہر اہل ایمان کے لئے بھی ہے۔

الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللّٰہ. کب آئے گی وہ گھڑی کب وہ لمحہ آئے گا جب اپنے آپ کو ایمان دار کہلانے والوں کے دل اللہ کی یاد میں پسیج جائیں گے۔ کب وہ لمحہ آئے گا جب وہ احکامات الٰہی پر جان نچھاور کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ کب وہ لمحہ آئے گا جب وہ دنیا پہ اسم محمد ﷺ کا نقش ثبت کر دیں گے؟ کب وہ لمحہ آئے گا جب وہ اللہ کی کتاب کو دنیا کا آئین منوانے کے لئے کھڑے ہو جائیں گے؟ الم یان للذین امنو. مسلمانوں پہ کوئی ایسی گھڑی نہیں آ رہی کیوں نہیں آ رہی؟

حضرات گرامی! میں بھی دعا کرتا ہوں آپ بھی دعا کریں اللہ ہمیں وہ جنون وہ دیوانگی عطا کر دے جو ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر کچھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے سارے جلسے ہمارے سارے میلاد ہمارا سارا جو شعبہ نعت ہے میں نے بڑا مطالعہ کیا ہے اس کا' سب میں لینے کی بات ہے اپنی مصیبتوں کی بات ہے' اپنی بیماریوں پریشانیوں کی بات ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس بارگاہ میں لینے کی بات کرنا حماقت ہے اس لئے کہ حضور ﷺ اپنا تعارف جو خود کراتے ہیں یہ ہے انما انا قاسم و اللّٰہ یعطی. یہ یقینی بات ہے میرا کام ہی تقسیم کرنا ہے' عطا کرنا اللہ کا کام ہے۔ اس کے خزانے ہیں اور میں لٹائے جا رہا ہوں تو جہاں جس ہستی کا تعارف ہی یہ ہو کہ وہ خود کو قاسم' تقسیم کرنے والا کہہ کر تعارف کرائے اس سے مانگنے کی کیا حاجت ہے وہاں سے تو بغیر مانگے اتنا عطا ہوگا کہ شاید اتنا ہم مانگنے کا سوچ بھی نہ سکیں۔ اصل قیمت میری رائے میں اس چیز کی ہے کہ اس بارگاہ میں جو جہاں میں نعمتیں تقسیم فرما رہا ہے' ہماری کون سی چیز قبول ہوتی ہے ہم دے کیا سکتے ہیں۔ جان دے سکتے ہیں' مال دے سکتے ہیں' آبرو دے سکتے ہیں' کوئی لمحہ دے سکتے ہیں' کوئی دل دے سکتے ہیں' کوئی نظریہ' کوئی کردار' اپنا کوئی عمل' زندگی کی کوئی ایسی بات' کوئی ایسا لمحہ' کوئی ایسی چیز جو ہماری طرف سے وہاں بطور تحفہ پہنچے وہ ہماری رگ جان کا خون ہو' وہ ہماری روح کی تڑپ ہو' وہ ہمارے دل کا خلوص ہو یا وہ انقلاب اسلام کی بات ہو۔ تو اصلی کمال یہ ہے کہ ہم شریعت پیامبر ﷺ کو دے کیا سکتے ہیں۔ جان' مال' آبرو سے کتنی طاقت' کتنی قوت' کتنی قوت نافذہ۔

اللہ کریم ہمیں یہ فلسفہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس پر عمل کی توفیق ارزاں کرے' ہمیں وہ عشق عطا کرے جو مفادات سے بالاتر کر کے ہمیں صاحب جنون بنا دے۔

خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
میرے مولا مجھے صاحب جنوں کر

و آخر دعونا ان الحمدللّٰہ رب العالمین

تو نے محبوب کا روپ دھارا نہیں

کفر کے توڑ کا تجھ کو یارا نہیں
تو نے محبوب کا روپ دھارا نہیں
تو نے کردار اپنا سنوارا نہیں
خالی مدحت خدا کو گوارا نہیں

قعرِ ذلت میں تیری خودی یوں گری
خوف طاغوت میں ساری اُمت گھری
ایسے غارت ہوئی تجھ سے غیرت تری
کہ تیری راکھ میں اب شرارا نہیں

تیرے ہوتے ظلم ہے جور ہے
تیری تاریخ کا یہ سیاہ دور ہے
تیرا تن در حرم من کہیں اور ہے
تو تماشائی ہے بزم آرا نہیں

گلشن دین پہ چھا گئی یوں خزاں
چھین لی کفر نے ہم سے روحِ اذاں
حب آقاؐ میں گرچہ ہیں رطب اللسان
ان سی صورت یا سیرت گوارا نہیں

ہو گیا نظم اسلام زیر و زبر
ظلم ہے چار سو ہر طرف ہے جبر
رنج وغم سے نہیں ہے کسی کو مفر
ہے یہاں کون جو غم کا مارا نہیں

ہم زباں سے اگرچہ کہیں لا الہ
قلب میں جاگزیں ہے مگر ما سوا
آپؐ کی ہر اداپہ نہ ہو جو فدا
اس میں حب نبیؐ کا حرارہ نہیں

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہم اٹھائیں قدم آپؐ کی ماں کے
ہم رہیں منسلک ان کے دامان سے
نعت لکھنا ہے خون رگ جان سے
خالی سُر لے سے ہوگا گزارا نہیں

دامن دل سے باطل جھٹکتے رہو
جذب وبستی میں ڈوبو ابھرتے رہو
اس کی موجوں سے سر کو ٹپکتے رہو
یہ سمندر ہے جس کا کنارا نہیں

موج میلوں میں گر تو نے جاں ہار دی
لاج رکھی نہ تو نے اگر پیار کی
کام دے گی نہ مدحت رخ یار کی
گیسوئے یار کو گر سنوارا نہیں

☆☆☆

تیرے قلب حزیں کی قلعی یوں کھلے
تو گلے جب ملے دور ہوں سب گلے
جان کے مول بھی وصل جاناں ملے
اس تجارت میں کوئی خسارا نہیں

یوں رضائے الٰہی میں ہو جاؤ خم
سر اوامر نواہی پہ ہو جائے خم
حرمت دیں کی خاطر اٹھے ہر قدم
کہ سوا اس کے اب کوئی چارا نہیں

ہو گئی بات لمبی جو تھی مختصر
ہے زیاں سے تو ہر حال میں بے خطر
جاں لٹا دے اویسی تو گر دیں پر
جان دے کے بھی بازی تو ہارا نہیں

☆ ....انجینئر عبدالرزاق اویسی ٹوبہ

☆☆☆

www.naqshbandiaowaisiah.com

گستاخانہ خاکے اور اُمت مسلمہ کی ذمہ داری

ابو الاحمدین

لولاک لما خلقت الافلاک

اس حدیث قدسی سے بڑھ کر آقائے نامدار ﷺ کی شان اقدس میں اور کیا مدح پیش کی جاسکتی ہے کہ آپ ﷺ کی ذات والا صفات باعث تخلیق کائنات ہے۔ بلندی افلاک، حسن ارض وسما، سورج، چاند اور ستاروں کی ضیاء پاشی، طیور کی نغمہ سرائی اور ظاہری و باطنی حسن کی ہر وہ صورت اور کیفیت، نگاہ جس کا احاطہ کر سکتی ہے اور بصیرت جس کا ادراک کر سکتی ہے، وہ حبیب کبریا ﷺ کے ورود مسعود کی رہین منت ہے۔ آپ ﷺ کی شان قرآن حکیم میں اس طرح بیان ہوئی کہ حسن بیان کے ان گنت پہلو نظر آتے ہیں اور ہر پہلو بے مثل، کہیں عظمت تو کہیں محبوبیت، کہیں اپنائیت اور اس قدر اپنائیت کہ آپ ﷺ کی جان کی قسم کھائی تو کہیں رفعت اور اس قدر رفعت کہ چار دانگ عالم میں ذکر حبیب ﷺ بلند کرنے کا تذکرہ فرمایا۔ آپ ﷺ کو وہ بے مثل و بے مثال نام عطا فرمایا، محمد ﷺ جس کا مطلب ہی وہ ممدوح جس کی تعریف کی انتہا کر دی گئی۔ یہ انتہا اسی صورت ممکن تھی جب آپ ﷺ کی تعریف خود اللہ تعالیٰ فرمائے ورنہ نام محمد ﷺ کا حق ادا نہ ہوتا اور اگر تعریف اس پیرائے میں کی جاتی جس کا ادراک انسانی شعور تک محدود ہو تو یہ تعریف اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق نہ ہوتی چنانچہ حبیب پاک ﷺ کی تعریف کہیں ان الفاظ میں فرمائی گئی جن کے مفاہیم اور معنی کی وسعتوں کو صرف ذات باری تعالیٰ ہی جانتی ہے یا جسے مخاطب فرمایا گیا، ﷺ۔ یٰسین طٰہٰ، کون جانے ان الفاظ میں تعریف کے، محبت کے اور آپ ﷺ کی مدح کے کون کون سے سمندر پنہاں ہیں اور ان کی گہرائیوں اور وسعتوں کا احاطہ سوائے ذات باری تعالیٰ کے اور کون کر سکتا ہے۔ اگر کسی نے کچھ کہنے کی ہمت بھی پائی تو آخر میں واللہ اعلم کہہ کر اپنی بے بسی کا اعتراف کر لیا۔ مقام محمد مصطفی ﷺ کا ادراک سوائے ذات باری تعالیٰ کسی ملائکہ و بشر کی بساط نہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی الوہیت اس بات سے بے نیاز کہ تمام مخلوق اس کی عبادت کرے یا عبادت چھوڑ دے، اسی طرح محمد مصطفی ﷺ کی شان اس سے کہیں بلند ہے کہ پوری انسانیت سراپا مدح بن جائے یا کوئی شخص، کوئی قوم یا گروہ اوج ثریا کی طرف منہ اٹھا کر اپنے ہی تھوک سے اپنے چہرے کو داغدار کر لے۔

ان خاکوں کو تخلیق کرنے والے اذہان اور ان کی سرپرستی کرنے والے عناصر ایسی ہی ہذیانی کیفیت کا شکار ہیں۔ یہ حفاظت ناموس رسالت ﷺ اور ''توہین'' کی جنگ نہیں۔ مجھے اس لفظ ''توہین'' سے اختلاف ہے کہ یہ گستاخانہ فعل، گستاخی و دیوانگی تو ہے، سوئے ادب ہے لیکن توہین کی شکل میں دور دور تک کوئی نتیجہ مرتب کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ جب آپ ﷺ کی شان کو خود اللہ تعالیٰ نے چار دانگ عالم میں بلند کر دیا تو اس کے منافی کسی بھی حرکت سے اس شان میں ذرہ بھر کمی واقع ہو سکتی ہے نہ یہ کسی کے اختیار میں ہے۔ یہ سب کچھ جانتے ہوئے دنیائے کفر آج اس دیوانگی میں کیوں مبتلا ہے؟ آج صلیبی جنگوں کے آغاز کی بڑکیں کیوں ہانکی جا رہی ہے؟ آج اہل مغرب کو اپنی تہذیب کے بچاؤ کی جنگ کے لئے کیوں خبردار کیا جا رہا ہے؟ آج دشمنان اسلام پر جنون کی یہ کیفیت کیوں طاری ہے؟

یہود و ہنود غزوۃ الہند کی خبر سے بے خبر نہیں جس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ یہود و نصاریٰ غلبہ اسلام کے متعلق خوب جانتے ہیں جس کا ذکر تمام دستبرد کے باوجود ان کی کتابوں میں کسی نہ کسی طور اب بھی موجود ہے لیکن بات اب اس سے بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ مغرب کے دانشور اب اس

www.naqshbandiaowaisiah.com

حقیقت کا اعتراف برملا کر رہے ہیں اور ان کی یہ بات نہ صرف اہل یورپ کے اذہان کو مسخر کر رہی ہے بلکہ اسباب ظاہری سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ مغرب اپنے ہاں اسلام کے تیزی سے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ سے پریشان ہے اور مستقبل کے نقشہ کو دیکھتے ہوئے بوکھلا اٹھا ہے۔ یہ لوگ قرآن کو مانتے ہیں نہ نبی صادق ﷺ نے مستقبل کے بارے میں جو بتلایا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اب اس صورت حال سے کس طرح روگردانی کر سکتے ہیں کہ ان کے اپنے مفکر اور دانشور بھی یورپ کے مستقبل کا وہی نقشہ پیش کر رہے ہیں جس میں اسلام کا رنگ غالب نظر آتا ہے۔ یہاں صرف ایک یورپی مفکر سر جارج برنارڈ شاہ کی تصنیف The Genuine Islam, Vol ,1 No.8, 1936 سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جن میں موصوف نے اسلام کے بارے میں ایک مبنی بر حقیقت جائزہ پیش کیا ہے۔

"آئندہ صدی میں اگر کسی مذہب کو صرف انگلینڈ پر ہی نہیں بلکہ یورپ پر حکمرانی کا موقعہ ملے گا تو یہ مذہب صرف اسلام ہو سکتا ہے"۔

"میں نے ہمیشہ (حضرت) محمد ﷺ کے مذہب کو اس کی حیران کن فعالیت کی وجہ سے انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا ہے یہ واحد مذہب ہے جو زمانے کے تغیر و تبدل کے ساتھ ساتھ سازگار ہونے کی صلاحیت کی وجہ سے ہر عہد کے لئے کشش رکھتا ہے۔ میں نے آپ ﷺ کا مطالعہ کیا ہے، معجزاتی شخصیت جو میری رائے میں قطعاً (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف نہیں۔ لازم ہے کہ آپ ﷺ کو انسانیت کا نجات دہندہ کہا جائے"۔

"میرا یقین ہے کہ اگر آپ ﷺ جیسی شخصیت آج کی دنیا کی ڈکٹیٹر شپ اختیار کر لے تو تمام مسائل کو اس کامیابی سے حل کر سکے گی کہ دنیا میں اس خوشی اور امن کا دور دورہ ہو جائے گا جس کی ضرورت ہے۔ میں حضرت محمد ﷺ کے دین کے متعلق پیش گوئی کرتا ہے کہ یہ کل کے یورپ کے لئے قابل قبول ہوگا جس طرح آج کے یورپ کے لئے اس کی قبولیت کا آغاز ہو چکا ہے"۔

یہ ہے مستقبل کے یورپ کی وہ تصویر جسے دیکھ کر وہاں کے ارباب اختیار ہذیان میں مبتلا ہیں اور ان خاکوں جیسے اوچھے وار کر رہے ہیں وہ تو نوشتہ دیوار پڑھ چکے ہیں لیکن کیا ہمیں بھی غلبہ اسلام کے بارے میں اعتماد اور یقین کی کیفیت حاصل ہے؟ یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم، یہی وہ ہتھیار ہیں جن سے تہذیبوں کے اس ٹکراؤ میں فتح کی امید کی جا سکتی ہے جذباتیت اور توڑ پھوڑ کی ضرورت نہیں۔ اپنی ہی املاک کو نقصان پہنچا کر گستاخ زبانوں کو روکا نہیں جا سکتا لیکن جب خود اہل مغرب میں سے غازی علم الدینؒ غازی عبدالقیومؒ اور غازی مرید حسینؒ جیسے کردار پیدا ہوں گے تو نہ کسی رشدی کو تحفظ مل سکے اور نہ کسی مصور کو خاکوں جیسی گستاخی کے بعد کہیں پناہ مل سکے گی۔ تہذیب مغرب سے جنگ کی ضرورت نہیں، یہ تو خود اپنے خنجر سے خودکشی کے لئے تیار ہے لیکن ہمارے لئے اس وقت سب سے بڑا چیلنج یہ درپیش ہے کہ کیا ہم اپنے دین کو ایک تہذیب کی صورت، ایک نظام کی صورت دنیا کے سامنے پیش کر سکے ہیں جو تہذیب مغرب کی جگہ لے سکے۔ کیا اس دین کو ہم خود اپنی ذات پر نافذ کر پائے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر ہم اپنے ہی نہیں بلکہ یورپ کے بھی مجرم ہوں گے۔

☆☆☆

ضرورت ہے

صقارہ اکیڈمی دارالعرفان منارہ ضلع چکوال میں دو اساتذہ کی ضرورت ہے۔

تعلیمی قابلیت

ایم۔ایس۔سی یا بی۔ایس۔سی

ایم۔اے یا بی۔اے

پُرکشش تنخواہ، رہائش اور کھانے کی سہولت دی جائے گی۔ تجربہ لازمی ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

برڈ فلو

آصف محمود
☆ ....ڈسکہ

برڈ فلو کے خوف سے آج ساری دنیا لرز رہی ہے آج ہر بچہ بوڑھا خاتون مرد ہر کوئی برڈ فلو کے نام سے واقف ہے لیکن بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ برڈ فلو ہے کیا؟

یہ فلو کی شکل ہے یا کوئی پرندوں کی بیماری ہے اور یہ انسانوں کیلئے کس حد تک خطرناک ہے۔

برڈ فلو کیا ھے

انسانوں کی طرح پرندوں اور دوسرے جانداروں کو بھی فلو لگنے کے امکانات ہوتے ہیں دنیا میں برڈ فلو کی تقریباً 15 اقسام پائی جاتی ہیں جن میں H5 اور H7 نامی اقسام جان لیوا ہوسکتی ہیں 2003ء میں برڈ فلو کی بیماری ایک درجن سے زائد مما لک مین پھیلی اس بیماری کے وائرس کو روکنے کیلئے لاکھوں پرندوں کو ہلاک کر دیا گیا آج کل برڈ فلو وائرس کی قسم باعث تشویش ہے وہ ہے H5N1 ایچ فائیو این ون یہ وائرس انسانوں میں موت کا سبب بن سکتا ہے انسانوں میں اس وائرس سے متاثر ہونے کے واقعات سب سے پہلے 1997ء میں ہانگ کانگ میں سامنے آئے تھے انسانوں کو یہ بیماری متاثرہ پرندوں کے قریب رہنے سے لگ سکتی ہے متاثرہ پرندوں کے فضلے کے ذریعے یہ وائرس باہر آجاتا ہے اور فضلا خشک ہونے کے بعد یہ وائرس ہوا کے ذریعہ انسانوں میں داخل ہوسکتا ہے اس کی علامات بھی عام فلو کی طرح ہوتی ہیں مثلاً گلے میں سوزش کھانسی وغیرہ اور سب سے اہم یہ وائرس انسانی پھیپھڑوں کو بہت متاثر کر دیتا ہے اس طرح یہ کئی طرح کی بیماریوں کی شکل میں ظاہر ہوسکتا ہے۔

برڈ فلو سے کتنے انسان متاثر ہوئے

19 جنوری 2005ء میں عالمی ادارہ صحت نے مختلف مما لک میں انسانوں میں برڈ فلو کے 146 کیسز کی نشاندہی کی ان مما لک میں انڈونیشیا' ویت نام' تھائی لینڈ' کمبوڈیا' چین اور ترکی شامل ہیں برڈ فلو سے اب تک 76 اموات ہوچکی ہیں ترکی میں اس سال کے آغاز پر ہی اس بیماری کے کئی واقعات سامنے آئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں برڈ فلو تیزی سے پھیل رہا ہے عالمی ادارہ صحت نے ترکی میں کئے جانے والے تمام کیسوں کی برڈ فلو تصدیق کر دی تو یہ بات مزید بگڑ جائے گی یہ بیماری عام طور پر انسانوں میں زکام کے وائرس سے گھل مل سکتی ہے اور اس طرح اس کے امکانات بہت بڑھ جائیں گے ابھی تک برڈ فلو کے خلاف قوتِ مدافعت رکھنے والی ویکسین تیار نہیں ہوسکی لیکن تحقیق جاری ہے۔

کیا مرغی کا گوشت کھایا جا سکتا ھے؟

سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کیا مرغی کا گوشت کھایا جاسکتا ہے تو اس کا جواب ہے ہاں کھایا جاسکتا ہے صرف اُن افراد میں اس وائرس سے متاثر ہونے کے زیادہ چانس ہوتے ہیں جو مرغی ذبح کا کام کرتے ہیں عالمی ادارہ صحت کے مطابق اگر گوشت کو 70 ڈگری سینٹی گریڈ تک پکا لیا جائے تو یہ ہر طرح سے محفوظ ہو جاتا ہے اسی طرح انڈوں کو بھی زیادہ اُبال کر کھایا جاسکتا ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

برڈ فلو کتنی تیزی سے پھیل رہا ھے

1997ء میں پہلی بار ہانگ کانگ میں ایک شخص پر برڈ فلو وائرس کا انکشاف ہوا تھا اس کے بعد ایک اور شخص اور اُس کے بیٹے میں بھی یہ وائرس موجود پایا گیا یہ کہنا مشکل ہے کہ برڈ فلو کس تیزی سے پھیل رہا ہے تاہم اس کے واقعات کئی ممالک میں اچانک سامنے آئے ہیں لیکن وہ بڑے پیمانے پر نہیں ہیں کہ انہیں وبا کا نام دیا جا سکے۔

برڈ فلو کا شکار ھونے والوں کی تعداد

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی سروے رپورٹ کے مطابق 13 فروری 2006ء تک انسانوں میں برڈ فلو کے 169 کیس پائے گئے۔ اس وائرس سے متاثر ہونے والے لوگ انڈونیشیا تھائی لینڈ ویت نام کمبوڈیا چین ترکی اور عراق میں تھے جن میں سے تقریباً 91 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

احتیاطی اقدامات

جس ملک میں بھی اس وائرس کی اطلاع ملی وہاں پر بڑے پیمانے پر مرغیاں ہلاک کر دی گئیں پولٹری فارم کے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اجنبی پرندوں کو اپنی مرغیوں میں شامل نہ ہونے دیں سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ وائرس چونکہ پرندوں کی وجہ سے پھیلتا ہے اس لئے اسی کو روکنا اتنا آسان نہیں ہے لیکن احتیاطی اقدامات کے ذریعے اس پر قابو پایا جا سکتا ہے حال ہی میں پاکستان میں چارسدہ اور ایبٹ آباد میں ہزاروں مرغیوں کو پولٹری فارموں میں ہلاک کر دیا گیا تھا اور اُن کے خون کے نمونے برطانیہ میں لیبارٹریوں میں بھیجے گئے لیکن H5N1 کے وائرس کی تصدیق نہیں ہو سکی لیکن اس کے باوجود احتیاطاً تمام مرغیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اس پُر اسرار بیماری میں پہلے مرغیوں کو نزلہ زکام کا اٹیک ہوتا ہے پھر مرغیوں پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے اور چند گھنٹوں کے اندر مرغیاں مرنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ابھی تک اس بیماری کے خلاف قوتِ مدافعت رکھنے والی کوئی ویکسین دریافت نہیں ہو سکی البتہ کچھ اینٹی وائرل ادویات ہیں جن کے استعمال سے اس بیماری سے بچا جا سکتا ہے چنانچہ پاکستان میں اس وائرس کے خطرے کے پیشِ نظر باہر کے ممالک سے اینٹی وائرل ادویات منگوالی گئی ہیں ماہرین کا کہنا ہے کہ احتیاط کے پیشِ نظر گھر میں پالتو پرندوں کے قریب جانے سے بھی گریز ہی کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

............☆☆☆☆............

ضرورت نمائندگان

ماہنامہ المرشد کیلئے پاکستان کے تمام اضلاع سے نمائندگان کی ضرورت ہے۔ اس کارِ خیر میں شرکت کے خواہش مند احباب درج ذیل ایڈریس پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

"ماہنامہ المرشد" اے۔ٹی۔ایم بلڈنگ
پُل کوریاں، سمندری روڈ فیصل آباد
فون نمبر 0301-6045981

www.naqshbandiaowaisiah.com

من الظلمت الی النور

عبیداللہ قادری

میرا نام کارلا ہے ابتدائی بچپن ہی سے اپنے مذہبی رجحان کی وجہ سے مجھے عیسائیت سے گہرا لگاؤ تھا لیکن جوں جوں شعور کی آنکھ کھلتی گئی' عیسائیت کے عقائد کی فرسودگی اور پادریوں کے غیر تسلی بخش جوابات نے عیسائیت سمیت حقیقت کی تلاش کا داعیہ میرے اندر پیدا کر دیا اور دنیا کے مختلف مذاہب پر تحقیق کا ایک طویل دور شروع ہوا۔

اسلام لانے کے لئے مجھے ایک طویل عرصہ تحقیق کرنا پڑی غالباً ۲۰ برس تک میں نے اسلام کا بغور مطالعہ کیا ۱۲ برس کی عمر سے ہی میں نے اسلام اور مسلم معاشروں کے بارے میں غور وخوض کرنا شروع کر دیا مجھے والدین نے انگریزی طرز کے مہنگے ترین اسکول میں داخل کرایا تھا جہاں عیسائیت کے علاوہ چند دیگر مذاہب کے بارے میں بھی پڑھایا جاتا تھا اسکول میں وردی کو لازمی قرار دیا گیا تھا اور اس پر خصوصی توجہ دی جاتی تھی دنیا کے مختلف مذاہب کے بارے میں ہمیں اسکول میں مختلف کتابیں پڑھنے کو ملتی تھیں اس دوران میں نے عیسائیت' یہودیت' ہندومت اور بدھ مت کا بھی تقابلی جائزہ لیا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اسلام کے مطالعہ سے میں سب سے زیادہ متاثر ہوئی اور تقابلی ادیان میں میں نے اسے دوسرے ادیان سے منفرد اور فطری خیال کیا میں یہ سوچنے پر مجبور ہوگئی کہ مسلمان عیسائیوں کی طرح منافقت سے کام نہیں لیتے' مجھے یاد ہے کہ اسلام میں دو چیزوں نے میرے ذہن کو مطمئن کیا پہلا ایک رب اور اللہ کے بارے میں اسلام کا تصور عیسائیت میں مصلح کے خداوند ہونے کے فلسفہ کو میں نے تسلیم نہیں کیا تھا اور میرا ذہن اس طرح کے خیال کو ماننے پر آمادہ نہیں تھا دین اسلام میں اس سوال کا مجھے تسلی بخش جواب ملا دوسری بات جس نے مجھے مطمئن کیا وہ صلوٰۃ یعنی نماز تھی' پانچ وقت کی نماز میرے سوال کا جواب نہیں تھی اصل بات جس سے میں متاثر ہوئی وہ یہ تھی' یہ صرف نماز ہی ہے جو ایک بندے کو تمام دنیا سے بے نیاز کر کے صرف اور صرف ایک اللہ کی بندگی کی طرف راغب اور متوجہ کرتی ہے' اور بندہ اپنے معبود سے قریب تر ہوتا جاتا ہے' عیسائیت میں عبادت کرنے انفرادی مسئولیت اور توجہ کے بجائے Gimme Prayer ادا کرتے ہیں جس میں پادری انجیل یا بائیبل سے کچھ پڑھتا ہے سامعین کو اس سے کوئی مطلب نہیں کہ کیا پڑھا جا رہا ہے وہ بس گھٹنوں کے بل جھکے ہوتے ہیں اس کا مقصد بھی بہت محدود نوعیت کا ہوتا ہے کہ خدا مجھے یہ اور یہ چیز عطا کر۔

واشنگٹن ڈی سی کے ایک کالج میں جانے کا مجھے اتفاق ہوا جہاں مسلمانوں کی ایک اچھی خاصی تعداد موجود تھی یہاں بھی اسلام کے حوالے سے میری دلچسپی بڑھتی گئی حالانکہ میں کم گو اور شرمیلی ہوں اور اپنی خواہش کے باوجود جھجک محسوس کرنے کی بنا پر مساجد اور اسلامی سینٹروں میں نہیں جا سکتی تھی تاہم میرے ذہن میں نہیں آ رہا تھا کہ میں اسلام کے بارے میں کہاں سے مزید معلومات حاصل کروں؟ مسجد جانے سے میں کتراتی تھی مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ عورت مسجد جا بھی سکتی ہے یا نہیں؟ اور جائے تو کس طرح کا لباس ہونا چاہئے؟ پھر عربی جاننا ضروری ہے۔ بہر حال اس دوران انگریزی ترجمہ سے قرآن کا مطالعہ میں نے جاری رکھا اور اسی سے اپنے سوالات کے جوابات تلاش کرنے شروع کر دیئے۔

ابتدا ہی سے میں عیسائیت کے روایتی عقیدہ تثلیث (باپ بیٹے اور روح القدس کا ذات باری میں اتحاد کا عقیدہ) کی قائل نہ تھی کیونکہ عقیدہ تثلیث کی تردید خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی ہے وہ بشر تھے اور پیدا کیئے گئے تھے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم ہی یہ تھی کہ انسان اپنے خالق و مالک اللہ سے دل ودماغ اور روح سے محبت کرے' یہی وہ بات تھی جس کی مجھ

www.naqshbandiaowaisiah.com

جستجو رہتی تھی پادریوں سے اپنے شکوک وشبہات کا اظہار کرنے پر ان کا ایک ہی جواب ہوتا تھا کہ بس جو کچھ روایتی طور پر عیسائیوں کے مسلمات ہیں ان پر ایمان رکھو اور مت کریدو' بائبل کے ایک درس میں ایک پادری مسلمانوں کے حوالے سے دروغ گوئی کر رہا تھا مجھے غصہ آیا میں اٹھ کر بولی کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سچ نہیں ہے' اس کے بعد میں اس محفل سے اٹھ گئی۔

جوں جوں اسلام کا میرا مطالعہ بڑھتا گیا بتدریج عیسائیت سے بیزاری بڑھتی گئی جب کبھی گرجا گھر جاتی تو وہاں دیوار پر یسوع مسیح کی مصلوب تصویر مجھے ناقابل یقین عجیب وغریب دکھائی دیتی وہ بالکل ایک بت کی مانند ہے جس کی یہ لوگ پوجا کرتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے ایک ایسے ہی کسی مرکز میں رقعہ لکھ کر بھیجا تھا کہ آیا وہاں اسلام سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے کسی درس کا اہتمام ہوتا ہے؟ لیکن مجھے اس خط کا کوئی جواب نہیں ملا جس کے بعد میں نے خود ہی انگریزی ترجمہ پر مشتمل قرآن پاک کا ایک نسخہ خرید لیا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا یہ مسحور کن تھا اور اس نے مجھے متحیر کر دیا اس کی تعلیم سیدھی میرے دل میں اتر گئی جس کو بیان بھی نہیں کیا جا سکتا۔

ابتداہی میں مجھے اسلام کی جس تعلیم نے حیران کر دیا وہ عورتوں کے حقوق تھے جو اسلام نے عورتوں کو دیئے ہیں حالانکہ عیسائی اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے عورتوں کے حقوق کے حوالے سے اسلام کو مطعون کرتے رہتے ہیں جبکہ مجھے عورتوں کے حقوق کے بارے میں اسلامی تعلیمات جان کر عیسائی اور دوسرے مذہبی پیشواؤں کے تعصب پر بہت افسوس ہوا میں جانتی ہوں کہ آج کل کے زمانے میں عورتوں کو اباحیت زدہ اور رونق محفل بنانے والے لوگ میری اس بات کا مذاق اڑائیں گے لیکن بائبل کو جاننے والے اور پڑھنے والے کیا کہیں گے؟ اسلام نے عورتوں کو وہ حقوق دیئے ہیں جو مجھے بائبل میں بھی نہیں ملے' اسلام نے عورت کو یہ حق دیا ہے کہ وہ خاندان والوں کی طرف سے رشتہ ازدواج کیلئے شریک حیات کے انتخاب کو قبول یا مسترد کر سکتی ہے جبکہ ساتویں صدی عیسوی میں مخصوص مغربی عیسائی تہذیب میں عورت کو اس کے باپ کی جائیداد قرار دیا جاتا تھا جائیداد یا وراثت کا بیشتر حصہ بڑے بیٹے کو ملتا تھا اور مجوزہ معاہدے پر رضا مندی کی صورت میں عورت کو بھی تھوڑا بہت باپ یا خاوند کی طرف سے مل جاتا تھا جبکہ اسلام نے باقاعدہ عورت کے اس حق کو تسلیم کیا ہے والدین اور خاوندوں کو تائید کی ہے کہ وہ اس پر عمل کریں امریکہ میں 19 ویں صدی کے وسط تک عورتوں کو اپنے حقوق حاصل نہ تھے' پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے معصوم لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے سے سخت منع کیا ہے حالانکہ آج بھی بھارت اور چین سمیت دنیا کے مختلف حصوں میں انہیں زندہ درگور کیا جاتا تھا لیکن آج کے جدید وترقی یافتہ دور میں سائنسی وتکنیکی طریقوں سے مغرب میں بچوں کی کثیر تعداد کو قتل کیا جا رہا ہے۔ آج الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں پرورش پانے والا بچہ صنف نسواں سے ہو سکتا ہے تو اسے پیدائش سے قبل ہی ضائع کر دیا جاتا ہے اسلام نے مردوں اور عورتوں کو علم حاصل کرنے کی تاکید کی ہے اس لئے عورتوں کی تعلیم پر قدغن لگانے پر اسلام کو مطعون نہیں کیا جا سکتا' لیکن کھلی اباحیت اور مادر پدر آزادی کی تعلیم اور بے راہ روی کی اجازت بھی نہیں دی جا سکتی' بہرحال اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج کے مسلمانوں نے اپنے رسم ورواج اور مقامی معاشرتی رسوم کو اسلامی حقوق پر ترجیح دے رکھی ہے جس کا الزام اسلام پر عائد نہیں کیا جا سکتا۔

میں نے گریجویشن کے آخری سال کے دوران اسلام کے نام سے ٹیلی ویژن پر پیش کئے جانے والے ایک دعوتی پروگرام کا مشاہدہ کیا تھا یہ ایک سلسلہ وار فیچر تھا جس میں ایک مغربی طرز کی عورت لوگوں سے اسلام کے بارے میں مختلف موضوعات پر سوالات پوچھتی رہتی تھی' یہ پروگرام اسلامک انفارمیشن سروسز کی جانب سے پیش کیا جا رہا تھا' میں نے اس پروگرام کو وی سی آر کے ذریعے اپنے ٹیپ ریکارڈ پر منتقل کرایا تھا تاہم بدقسمتی سے اس وقت تک میرا کسی مسلمان سے رابطہ نہیں ہو سکا تھا جو اسلام کے بارے میں میری رہنمائی کرتا مجھے ہر دم اس بات کی پریشانی رہتی تھی کہ میری ہر وقت کی اس بے چینی اور اضطراب کو دیکھ کر میرے دوست اور

www.naqshbandiaowaisiah.com

گھر والے کیا سوچیں گے؟

گریجویشن سے فراغت کے بعد ایک دن سعودی سفارتخانے کی جانب سے واشنگٹن میں اسلامی فن پاروں کی نمائش منعقد کی گئی' نمائش کے بعد میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ اسلام کے حوالے سے مزید معلومات بھی حاصل ہوسکتی ہیں لیکن جب اس نے انکار میں سر ہلا دیا تو مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ اعلیٰ تعلیم کی اورنٹیٹیشن Orientation کے دوران ایک معلم طالب علم سے ملاقات ہوئی لیکن اس کا مطالعہ ہی انوکھا تھا یہ اکثر یونیورسٹی سے باہر رہتا خودسر اور شرابی تھا' نماز تک نہیں پڑھتا تھا اس سے مجھے اسلام کے بارے میں کیا مدد مل سکتی تھی میں نے عیسائی ہونے کے باوجود کبھی شراب کو ہاتھ نہیں لگایا تھا' بہر حال اورنٹیٹیشن کے حوالے سے اس سے مدد ملی تاہم اسلام کے بارے میں اس کی سدھ بدھ مجھ سے بھی ناقص تھی۔ اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی کی اور ایک مقامی اسلامی مرکز سے میرا رابطہ ہو گیا۔

2003ء سے میں نے اس مقامی اسلامی مرکز میں جانا شروع کر دیا جہاں نومسلموں کیلئے ہر بدھ کو درس کا اہتمام کیا جاتا تھا یہیں میں نے پہلی بار علی الاعلان کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد سے باقاعدہ نماز شروع کر دی ہے اس دوران میں نے عربی سیکھنا بھی شروع کر دی۔

دس گیارہ سال پہلے بھی میں نے اپنے واشنگٹن ڈی سی کے اپارٹمنٹ میں تنہا ہی کلمہ شہادت پڑھا تھا اور 2001ء سے حجاب بھی شروع کر دیا تھا اس لئے مرکز میں کلمہ شہادت اور حجاب میں مجھے کوئی رکاوٹ حائل نہ تھی میں نے اپنے دفتر میں بھی حجاب کر رکھا ہے یہاں لوگ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود میرے اسلام لانے پر تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس مذہب میں تو عورتوں کے حقوق ہی نہیں ہیں' دراصل یہ یکطرفہ پروپیگنڈہ کے شکار لوگ ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو میں اسلام کی تعلیمات سے روشناس کراتی ہوں۔

بدقسمتی سے آج اسلام کو ماننے والوں کی اکثریت اسلام کی تعلیمات سے نابلد ہے اور عملی طور پر ایک مسلم اور غیر مسلم میں فرق کرنا بے حد مشکل ہے اسلامی تعلیمات کو جان لینے کے بعد میرے سامنے صرف دو ہی راستے تھے ایک یہ کہ جن عقائد پر میں دل سے یقین رکھتی ہوں یعنی اللہ اور اس کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفی ﷺ کی تعلیمات اور تمام انبیاء کی رسالت کو تسلیم کرنا اس کو تسلیم کرلوں یا اس کا انکار کر دوں اور پھر مسلم معاشرے کے حالات کو بدلنے کی اپنی سی جدوجہد کروں' سو میں نے پہلے راستہ کو چن لیا اور اللہ تعالیٰ مجھے اس پر مستقیم رکھے۔ آمین

بشکریہ ہفت روزہ "تکبیر" کراچی

☆☆☆☆

اِنا للہ وانا الیہ راجعون

درج ذیل احباب کے عزیز و اقارب نے رحلت فرمائی۔

☆ شاہ کوٹ سے اصغر علی خالد کے والد محترم چوہدری خوشی محمد

☆ اسلام آباد سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی عبدالمجید کے والد گرامی۔

☆ اٹک سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی گلاب خاں ولد سلطان خاں۔

☆ لاہور سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی ڈاکٹر ندیم اختر کی والدہ محترمہ۔

☆ کالا شاہ کاکو سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی ڈاکٹر محمد اختر کی والدہ محترمہ۔

☆ گوجرہ سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی ضیاء الدین کی ہمشیرہ صاحبہ۔

☆ سرگودھا سے سپیشل کلاس کے ساتھی محمد نواز کے والد محترم۔

☆ تاندلیانوالہ (فیصل آباد) سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی محمد اسماعیل کی دادی اماں اور پھوپھا جان۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کو جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین

احباب سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

☆☆☆